ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیغام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

اسرائیل کا غزہ شہر میں مستقل موجودگی کا منصوبہ، یورپی ممالک کی جانب سے مذمت ص:08

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.53 , Sunday 31 August, 2025, 8 Pages

جلد نمبر(۳)، شمارہ نمبر(۵۴)، بروز اتوار، ۳۱ راگست، ۲۰۲۵ء، ۷ ربیع الاول، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

اسرائیلی فوج کی غزہ میں بربریت جاری، مزید 67 فلسطینی شہید

غزہ (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوج کی بربریت کا سلسلہ جاری ہے، تازہ حملوں میں مزید 60 سے زائد فلسطینی شہید ہوگئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق غزہ بھر میں اسرائیلی فوج کے حملوں میں کم از کم 67 فلسطینی شہید ہوگئے، شہید ہونے والوں میں امداد کے متلاشی 6 افراد بھی شامل تھے۔

فلسطینی طبی کارکنوں کے مطابق امداد کے 3 متلاشی افراد کو وسطی غزہ میں اسرائیلی فوج نے گولیاں مار کر شہید کردیا۔ اس کے علاوہ اسرائیلی فضائی حملوں میں خان یونس کے مغربی علاقے کو نشانہ بنایا گیا، جس میں کم از کم 5 فلسطینی شہید اور درجنوں زخمی ہوگئے۔

دوسری جانب اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی سے اسیر ایلان ویس کی لاش برآمد کرلی ہے۔ یہ آپریشن فوج کی سدرن کمانڈ نے [?] انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ، شن بیٹ اور اسپیشل فورسز کے تعاون سے کیا۔

فوج نے کہا کہ نیشنل سینٹر فار فارنزک میڈیسن میں شناختی عمل کے بعد مین پاور ڈائریکٹوریٹ میں یرغمالیوں کی ٹیم نے [ویس] خاندان اور بیری کمیونٹی کو اطلاع دی۔ فوج نے بتایا کہ ویس کبٹز بیری کا رکن تھا اور اسے 7 اکتوبر 2023 کو اس کے گھر سے مار کر لے جایا گیا تھا۔ موت کے وقت ویس کی عمر 55 سال تھی۔ ان کی اہلیہ شیری اور بیٹی نوگا کو بھی یرغمال بنا لیا گیا لیکن بعد میں نومبر 2023 میں عارضی جنگ بندی کے تحت رہا کر دیا گیا۔ اسرائیل کے یرغمالیوں اور لاپتہ خاندانوں کے فورم، جس نے غزہ میں اسیروں کی واپسی کے لیے جنگ بندی کا مطالبہ کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے کیے ہیں، ایلان ویس کے نقصان پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔

ایکس پر بیان میں انہوں نے کہا کہ ہمارے دل آج خاندان کے ساتھ ہیں، ان کی واپسی سے خاندان کو 692 دنوں تک بے یقینی کے ڈراؤنے خواب میں انتظار کرنے کے بعد کچھ سکون ملے گا۔

غزہ میں حاملہ اور دودھ پلانے والی 10 میں سے 7 خواتین شدید غذائی قلت کا شکار

غزہ: بین الاقوامی تنظیم "ایکشن ایڈ" نے آج ہفتے کے روز خبردار کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کی ایک بڑی تعداد شدید غذائی قلت کا سامنا کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق روزانہ ہسپتال العودہ میں آنے والی تقریباً 300 خواتین میں سے 70 سے 75 فیصد ایسی ہیں جو خوراک کی کمی اور حمل کے دوران ضروری سپلیمنٹس کی عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات میں مبتلا ہیں۔ 'ایکشن ایڈ' نے بتایا کہ اسے غزہ کے ڈاکٹروں اور حاملہ خواتین سے گواہیاں ملی ہیں کہ کس طرح بھوک اور ادویہ و طبی سامان کی قلت کے باعث حمل کے دوران پیچیدگیاں بڑھ گئی ہیں۔ یہ صورت حال اس وقت سامنے آئی ہے جب ایک ہفتہ قبل "عالمی فوڈ سکیورٹی فیز کلاسیفکیشن" (IPC) نے غزہ شہر میں قحط کی موجودگی کی تصدیق کی تھی۔ ہسپتال کے ڈاکٹر یاسر نے کہا کہ "خواتین شدید غذائی قلت کا شکار ہیں جس کے نتیجے میں ان کا وزن کم ہو رہا ہے، بچے کا وزن گھٹ رہا ہے، جنین کی حرکت میں کمی آرہی ہے اور ماں اور بچے کی صحت دن بدن بگڑ رہی ہے۔ آئرن کی کمی، کیلشیم کی کمی اور وٹامن ڈی کی کمی عام ہو چکی ہے جو ماں اور بچے دونوں کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔" ڈاکٹروں نے متنبہ کیا کہ کیلوریز اور غذائی اجزاء کی کمی حاملہ ماؤں اور ان کے بچوں کی زندگی کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کمی کی وجہ سے حمل کی پیچیدگیاں بڑھ رہی ہیں جن میں اسقاط حمل کے واقعات بھی شامل العودہ ہسپتال کے قائم مقام ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد صالحہ نے کہا کہ "غزہ کی صورت حال نہایت سنگین ہے۔ 60 ہزار سے زیادہ خواتین غذائی قلت کی براہ راست متاثرہ ہیں۔ ان میں سے بیشتر بدترین غذائی کمی کا سامنا کر رہی ہیں۔ اگرچہ ہمارا نیوٹریشن ڈیپارٹمنٹ سپلیمنٹس تقسیم کر رہا ہے لیکن ضرورت ہماری گنجائش سے کہیں زیادہ ہے۔" متاثرہ خواتین نے بھی اپنی اذیت بیان کی۔ نیفین نامی خاتون جو دوسرے مہینے کی حاملہ ہیں، کہتی ہیں کہ "کھانے کو کچھ ہے نہ طبی سامان میسر ہے۔ وٹامنز اور طبی نگہداشت کی کمی کی وجہ سے میں دو بار اسقاط حمل کا شکار ہو چکی ہوں۔" دعاء نامی خاتون جو ولادت کے قریب ہیں، کہتی ہیں: "بھوک کی وجہ سے چکر آتے ہیں اور بدن کانپتا ہے۔ کوئی دوا یا علاج دستیاب نہیں"۔

ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اسرائیل اور امریکہ ایران کو تباہ اور تقسیم کرنا چاہتے ہیں: ایرانی صدر

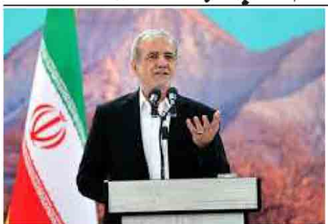

تہران (یو این آئی) ایرانی صدر نے مسعود پزشکیان نے کہا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اسرائیل اور امریکہ ایران کو تباہ اور تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ایران جنگ نہیں چاہتا لیکن اسرائیل اور امریکہ ایران کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، کہ اسرائیل اور امریکہ نے ایران پر حملہ کیا تو ایران بھرپور جواب دے گا۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان کا کہنا ہے امریکہ اور ایران دونوں ممالک ایران کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں لیکن کوئی بھی ایرانی شہری یہ نہیں چاہے گا کہ ایران تقسیم ہو۔

دوسری جانب اقوام متحدہ میں برطانیہ، جرمنی اور فرانس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایران عالمی جوہری ایجنسی کو رسائی اور یورینیم افزودگی پر خدشات دور کرے۔ تینوں ممالک نے مطالبہ کیا کہ ایران امریکہ کے ساتھ دوبارہ جوہری مذاکرات میں شریک ہو، انہوں نے ایران کو 3 شرائط پوری کرنے پر پابندیوں میں تاخیر کی پیشکش بھی کی۔

پاک وزیراعظم شہباز شریف وفاقی وزرا کے ہمراہ 6 روزہ دورے پر چین روانہ

اسلام آباد (یو این آئی) وزیراعظم شہباز شریف 25 ویں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے چین کے 6 روزہ دورے پر روانہ ہوگئے۔

ڈان نیوز کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف کے ساتھ نائب وزیراعظم اسحٰق ڈار، وزیر اطلاعات عطااللہ تارڑ اور مشیر طارق فاطمی بھی چین کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔

وزیراعظم شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس سے خطاب کریں گے۔

سماجی رابطے کے پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیراعظم شہباز شریف نے لکھا کہ 'چین کے تاریخی دورے کے دوران شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہان مملکت اجلاس میں شرکت کروں گا۔' وزیراعظم بیجنگ میں دوسری جنگ عظیم فتح کی 80 ویں سالگرہ کی تقریب میں شرکت کریں گے، صدر شی جن پنگ سمیت دیگر عالمی رہنماؤں سے ملاقات بھی کریں گے، چین کے ساتھ موسمی اسٹریٹجک تعاون پر مبنی شراکت داری مزید مضبوط بنائیں گے۔

اپنی پوسٹ میں وزیراعظم نے کہا کہ خطے کے دیگر اہم ممالک سے تعلقات کو فروغ پر بات چیت ہوگی، وزاعظم نے علاقائی اور کثیرالجہتی تعاون کو مستحکم کرنے پر زور دیا اور کہا کہ امن و خوشحالی کے مشترکہ اہداف کو آگے بڑھائیں گے۔ یاد رہے کہ دفتر خارجہ نے گزشتہ روز بتایا تھا کہ وزیر اعظم شہباز شریف 30 اگست سے 4 ستمبر تک چین کا دورہ کریں گے، جہاں وہ تیانجن میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

حماس کا اسرائیلی فوج پر بڑا حملہ، 2 ہلاک، 4 کو یرغمال بنالیا

غزہ (یو این آئی) غزہ میں فلسطینی مزاحمتی تنظیم اور اسرائیلی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی ہیں جس میں 2 اسرائیلی فوجی ہلاک اور 10 سے زائد زخمی ہوگئے۔ فلسطینی رہنما اور القسام بریگیڈز کے ترجمان ابو عبیدہ کے ایک مختصر پیغام کے فوراً بعد غزہ کے علاقے میں الزیتون میں القسام بریگیڈ نے مزاحمتی کارروائیاں کی، جس کے نتیجے میں 2 اسرائیلی فوجی ہلاک اور 4 لاپتہ ہوگئے۔

ابو عبیدہ نے خبردار کیا تھا کہ اسرائیل کا غزہ پر قبضے کا منصوبہ تل ابیب کی سیاسی اور عسکری قیادت کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا، انہوں نے کہا تھا کہ جنگی حالات سے فوجیوں کو پکڑنے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

اسرائیلی میڈیا کے مطابق غزہ شہر کے زیتون محلے میں فلسطینی مزاحمتی گروپ اور اسرائیلی فوج کے درمیان جھڑپ میں کم از کم 2 اسرائیلی فوجی ہلاک اور 11 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیلی میڈیا نے یہ بھی رپورٹ کیا ہے غزہ میں حماس کے جنگجوؤں کے ساتھ جھڑپوں کے دوران چار اسرائیلی فوجی لاپتہ ہوئے ہیں، حماس کے جنگجوؤں نے اسرائیلی فوجیوں کو نائٹ وژن آلات کے ذریعے ٹریس کیا، جس کے نتیجے میں شدید جھڑپیں شروع ہوئیں۔

اسرائیلی میڈیا کے مطابق فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز کے جنگجوؤں نے غزہ کے علاقے الزیتون میں اسرائیلی فوجی دستے کے خلاف آپریشن کیا اور گھات لگا کر حملے کیے۔

اسرائیلی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج کی 162 ویں ڈویژن اور 401 ویں بریگیڈ کے دستے الزیتون میں حملے کا شکار ہوئے جبکہ اسرائیلی فوج کے ہیلی کاپٹر پر بھی فائرنگ کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مزاحمتی حملوں کے جواب میں اسرائیلی جنگی طیارے کم بلندی پر پرواز کر رہے ہیں اور زیتون اور صبرا محلے کے ساتھ ساتھ جبالیہ میں بھی گولہ باری کی جا رہی ہے۔

ہندوستان جاپان کے ساتھ اسٹریٹجک اہمیت کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کو تیار ہے: وزیر اعظم مودی

ٹوکیو/نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندوستان سیمی کنڈکٹر جیسے اسٹریٹجک اہمیت کے حامل شعبوں میں جاپان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ جاپان کے دورے کے دوسرے اور آخری دن ہفتہ کے روز وزیر اعظم مودی نے اپنے جاپانی ہم منصب شگیرُ واایشیبا کے ساتھ بلیٹ ٹرین میں سوار ہو کر میاگی صوبے کے سینڈئی شہر میں واقع سیمی کنڈکٹر کے شعبے کی ایک معروف جاپانی کمپنی ''ٹوکیو الیکٹران میاگی لمیٹڈ (ٹی ای ایل میاگی)'' کا دورہ کیا۔

وزیر اعظم کو عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں 'ٹی ای ایل' کی اہمیت، اس کی جدید مینوفیکچرنگ صلاحیتوں اور ہندوستان کے ساتھ اس کے مجوزہ اشتراک کے بارے میں تفصیلات فراہم کی گئیں۔ اس فیکٹری کے دورے سے دونوں رہنماؤں کو سیمی کنڈکٹر سپلائی چین، تیاری اور ٹیسٹنگ کے میدان میں تعاون بڑھانے کے مواقع کو عملی طور پر سمجھنے میں مدد ملی۔

سینڈئی کے اس دورے نے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کے ماحولیاتی نظام اور سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی اور آلات میں جاپان کی اعلیٰ مہارت کے درمیان باہمی تعاون کے امکانات کو اجاگر کیا۔ فریقین نے اس شعبے میں تعاون کو مزید مستحکم کرنے، ہند-جاپان سیمی کنڈکٹر سپلائی چین پارٹنرشپ پر مفاہمت نامہ (ایم او یو)، ہند-جاپان صنعتی مسابقتی اشتراک اور اقتصادی سیکیورٹی کے تحت جاری تبادلہ خیال میں شراکت داریوں میں اضافے کے تئیں اپنی عہد بستگی دہرائی۔ وزیر اعظم مودی اور وزیر اعظم اشیبا کے اس مشترکہ دورے نے ہندوستان اور جاپان کے درمیان ایک مضبوط، لچکدار اور قابلِ بھروسہ سیمی کنڈکٹر سپلائی چین تیار کرنے کے مشترکہ وژن کو بھی نمایاں کیا۔ وزیر اعظم مودی نے اس دورے میں شامل ہونے پر وزیر اعظم ایشیبا کا شکریہ ادا کیا اور اس اہم اسٹریٹجک شعبے میں جاپان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے تئیں ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر اعظم ایشیبا نے سینڈئی میں وزیر اعظم مودی کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام بھی کیا، جس میں میاگی صوبے کے گورنر اور دیگر معزز شخصیات شریک ہوئیں۔ بعد ازاں وزیر اعظم مودی جاپان کے اپنے دوروزہ دورے کے اختتام پر چین روانہ ہوں گے، جہاں وہ صدر شی جن پنگ کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کے علاوہ شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہی اجلاس میں بھی شرکت کریں گے۔

روس یوکرین تنازع کے حل کی پرامن کوششوں کی حمایت کرتے ہیں: پاکستانی مندوب

اقوام متحدہ (یو این آئی) اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب عاصم افتخار نے کہا کہ روس یوکرین تنازع کے حل کی پرامن کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ میں پاکستانی مستقل مندوب سفیر عاصم افتخار نے یوکرین میں انسانی جانوں کے ضیاع اور سفارتی وثقافتی اداروں کو پہنچنے والے حالیہ نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب عاصم افتخار نے خطاب میں کہا کہ عالمی قوانین واضح ہیں اور اس پر عمل درآمد لازم ہے، تمام ارکان کو ویانا کنونشن کا احترام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صدر ٹرمپ کے تنازع کے حل کے لیے کردار کو سراہتے ہیں، امریکہ اور روس کے درمیان اعلیٰ سطح رابطے خوش آئند ہیں، امید ہے روس یوکرین کے رابطوں کا مثبت نتیجہ آئے گا۔ پاکستانی مندوب کا کہنا تھا کہ روس یوکرین میں امن کی کوششیں رکنی نہیں چاہیے، تنازعات کے حل کے لیے طاقت کا استعمال مناسب نہیں ہے طاقت کے استعمال سے انسانوں کی تکالیف بڑھتی ہیں، روس یوکرین تنازع کے حل کی پرامن کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔

کوپن ہیگن اجلاس: غزہ کے حوالے سے یورپی یونین میں اختلاف

کوپن ہیگن، 30 اگست (یو این آئی) یورپی یونین کے وزرائے خارجہ آج (ہفتے کے روز) غزہ کی جنگ پر اپنے اختلافات کو زیر بحث لائیں گے۔ یہ اجلاس ایسے وقت منعقد ہو رہا ہے جب یورپی یونین کی انسانی ہمدردی کی امور کی سربراہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ رکن ممالک ایک ''مضبوط آواز'' تلاش کریں جو ہماری اقدار اور اصولوں کی عکاسی کرے۔ یہ بحث 27 رکن ممالک کے وزرائے خارجہ کے درمیان ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ہونے والے اجلاس میں کی جائے گی۔ کئی یورپی حکومتوں نے جنگ میں اسرائیل کے رویے پر سخت تنقید کی ہے، خاص طور پر شہریوں کی ہلاکت اور انسانی امداد کی ترسیل پر عائد پابندیوں کے حوالے سے۔ یہ تنقید اس وقت اور شدید ہوگئی جب گزشتہ ہفتے عالمی سطح پر بھوک کی نگرانی کرنے والے ادارے ''انٹیگریٹڈ فوڈ سیکیورٹی فیز کلاسیفیکیشن'' "آئی پی سی" نے اعلان کیا کہ غزہ میں قحط پایا گیا ہے۔ اسرائیل نے اس اعلان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم یورپی یونین کے ارکان ایک مشترکہ رد عمل پر متفق نہیں ہو سکے۔ کچھ ممالک نے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے اقتصادی اقدامات کا مطالبہ کیا، جبکہ دوسرے ممالک نے بات چیت جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ گزشتہ ماہ یورپی کمیشن نے تجویز دی تھی کہ اسرائیل کی یورپی یونین کے تحقیقی فنڈنگ پروگرام تک رسائی محدود کی جائے، لیکن اس تجویز کو اب تک رکن ممالک کی جانب سے خاطر خواہ حمایت نہیں ملی۔ سفارت کاروں کے مطابق، فرانس، نیدرلینڈز، اسپین اور آئرلینڈ جیسے ممالک نے اس تجویز کی حمایت کی ہے، لیکن جرمنی اور اٹلی جیسے دیگر ممالک نے اس کی تائید نہیں کی۔ یورپی کمشنر برائے مساوات، تیاری اور بحرانوں کی انتظامیہ حاجہ لحبیب نے کہا "وقت آ گیا ہے کہ یورپی یونین غزہ کے بارے میں ایک اجتماعی آواز تلاش کرے۔" انھوں نے اس ہفتے برسلز میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کسی مخصوص اقدام کی وضاحت نہیں کی، مگر واضح کیا کہ وہ اسرائیل پر مزید دباؤ ڈالنا چاہتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا "جو کچھ وہاں (غزہ) میں ہو رہا ہے وہ مجھے بے چین کرتا ہے، اور یہ ہم سب کو بے چین کرنا چاہیے۔ یہ ایک سانحہ ہے اور تاریخ ہمیں اس پر جواب دہ ٹھہرائے گی۔" دوسری طرف اسرائیل ان تنقیدوں کو مسترد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کی فوجی کارروائی حماس کو شکست دینے کے لیے ضروری ہے۔ یورپی وزراء سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ کوپن ہیگن کے اجلاس میں اپنی آراء پیش کریں گے، مگر کسی فیصلے پر پہنچنے کا امکان کم ہے۔

اسرائیل نے غزہ شہر کو 'خطرناک جنگی علاقہ' قرار دیا

یروشلم (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے ایک بڑے حملے سے قبل غزہ شہر کو "خطرناک جنگی علاقہ" قرار دیا ہے۔ جمعہ کو غزہ میں ایک یرغمالی کی لاش اور دوسرے کی باقیات برآمد کی گئیں۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے کہا ہے کہ غزہ شہر میں اب فوجی سرگرمیوں میں ''اسٹریٹجک رکاوٹ'' نہیں ہوگی۔ یہ تعطل ایک ماہ قبل شروع ہوا تھا جب جنگ زدہ علاقے میں بگڑتے ہوئے انسانی بحران اور غذائی قلت کے حوالے سے بین الاقوامی غم وغصہ بڑھ گیا تھا۔ اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) نے اس وقت کہا تھا کہ 10 گھنٹے کا تعطل "انسانی مقاصد" کے لیے تھا۔ لیکن جب اس ماہ کے اوائل میں اسرائیلی سکیورٹی کابینہ نے غزہ شہر پر قبضے کی منظوری دی تو انہوں نے واضح کر دیا کہ شہر کے اندر امداد کی تقسیم کے کوئی مراکز نہیں ہوں گے، جس سے لوگ خوراک کی تلاش میں شہر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اسرائیل نے غزہ شہر کے مضافات میں بمباری شروع کر دی ہے اور شہر کے مرکز پر حملہ کرنے سے پہلے گنجان آباد علاقے کے کنارے آباد بستیوں پر حملہ کر رہا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش کے مطابق آس پاس کے علاقوں پر حملوں نے فلسطینیوں کو غزہ شہر کے اندرونی حصے میں بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ شمال میں، حماد اسپتال نے جمعہ کو کہا کہ اسے 11 افراد کی لاشیں ملی ہیں، جنہیں "شمالی غزہ کی پٹی میں اسرائیلی قابض افواج نے گولی ماردی تھی" جب وہ امداد کے منتظر تھے۔ اسپتال کا کہنا ہے کہ فائرنگ میں 100 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ شمالی غزہ میں ایمبولینس اور ہنگامی خدمات کے ڈائریکٹر فارس عفانی نے کہا، "اسرائیل فضائی حملوں، کواڈ کاپٹر حملوں اور محلوں میں دھماکہ خیز روبوٹ کے دھماکوں کے ذریعہ رہائشی علاقوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔

اسرائیلی فوجی قافلہ شام میں قنیطرہ کے دیہی علاقے میں داخل، متعدد مقامات کی تلاشی

دمشق (یو این آئی) جنوبی شام میں اسرائیلی افواج کی جانب سے ایک نئی دراندازی سامنے آئی ہے۔ اس کے دوران درجنوں عسکری گاڑیاں جن میں اسرائیلی فوجی سوار تھے، قنیطرہ کے نواحی علاقے کے گاؤں العشہ میں داخل ہوگئیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق ان فوجیوں نے متعدد مقامات اور گھروں کی تلاشی لی۔ تاہم چند گھنٹوں بعد یہ فوجی وہاں سے واپس لوٹ کر دوبارہ مقبوضہ جولان کی حدود میں چلے گئے۔ ایک روز قبل قنیطرہ اور درعا کی فضاؤں میں اسرائیلی طیاروں کی کثیر پروازیں دیکھنے میں آئیں۔ اسی دوران اسرائیلی فوجی گاڑیاں قنیطرہ کے گاؤں مشرقی صمدانیہ میں گھس گئیں اور ایک گھر پر چھاپا مار کر اس کی تلاشی لی۔ اسرائیلی فوج نے اپنے بیان میں کہا کہ جنوبی شام کے مختلف مقامات پر رات کے وقت کی گئی کارروائیوں میں "متعدد دشمن عناصر کو گرفتار" کیا گیا اور "ہتھیار و دیگر جنگی وسائل" برآمد کیے گئے۔ اس کارروائی سے قبل بدھ کی رات اسرائیلی افواج نے دمشق کے جنوب میں تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک فوجی مرکز پر چھاتا بردار کمانڈوز کے ذریعے کارروائی بھی کی تھی۔ یہ مرکز پچھلے چند دنوں میں بارہا بمباری کا نشانہ بنتا رہا ہے۔ یاد رہے کہ سابق شامی حکومت کے خاتمے کے بعد سے اسرائیل نے جنوبی شام میں اپنی زمینی اور فضائی کارروائیاں بڑھا دی ہیں اور کئی مقامات کو نشانہ بنایا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو پہلے ہی یہ واضح کر چکے ہیں کہ اسرائیل جنوبی شام میں ایک "غیر فوجی علاقہ" قائم کرنے کے لیے پرعزم ہے، جس میں اکثریتی طور پر دروز آبادی والا سویداء صوبہ بھی شامل ہوگا۔

سعودی عرب میں مسجد سے چوری کرنے والا غیر ملکی گرفتار

ریاض (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارتِ اسلامی امور، دعوت وارشاد کی فیلڈ ٹیم نے جازان ریجن کی صبیا کمشنری میں واقع ایک مسجد سے بجلی چوری میں ملوث ایک غیر ملکی کو گرفتار کر لیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایک غیر ملکی نے مسجد کے میٹر سے تار نکال کر اپنے گھر تک پہنچائی اور پورے گھر کو مسجد کی بجلی سے منسلک کر دیا۔ وزارت کے متعلقہ ادارے نے کارروائی کرتے ہوئے بجلی چوری کے اس غیر قانونی کنکشن کو ختم کیا اور معاملہ متعلقہ حکام کو بھیج دیا تاکہ مقیم شخص کے خلاف قانونی کارروائی ہو، اسے جواب دہ بنایا جائے اور اس پر مسجد کی سابقہ کھپت کی مکمل بجلی کا بل ادا کرنا لازم قرار دیا جائے۔ وزارت نے واضح کیا کہ وہ مساجد کی سہولتوں میں کسی بھی قسم کی چوری یا چھیڑ چھاڑ پر ہرگز نرمی نہیں برتے گی بلکہ سختی اور سنجیدگی سے نمٹے گی۔ دوسری جانب سعودی عرب میں قطیف کمشنری کی عدالت میں اوقاف کے جج کو اغوا کر کے قتل کرنے والے شخص پر سزائے موت کا فیصلہ نافذ کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ سعودی شہری جلال بن حسن بن عبدالکریم لباد نے دہشت گرد تنظیم سے وابستگی اختیار کی، ملک میں تخریب کاری کا ارتکاب کیا اور متعدد دہشت گردانہ کارروائیوں شامل رہا۔ رپورٹس کے مطابق مذکورہ شخص نے دیگر مطلوب افراد کے ساتھ مل کر سیکیورٹی اہلکاروں پر فائرنگ اور بمباری کر کے انہیں قتل کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ وزارت کے مطابق تمام ثبوت اور دلائل کے ساتھ مذکورہ شخص کو عدالت میں پیش کیا گیا جہاں الزام ثابت ہونے اور زمین میں فساد پھیلانے پر سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا گیا۔

پاکستانی پنجاب کی 43 جیلوں میں 645 قیدی ایڈز میں مبتلا، اڈیالہ جیل 148 قیدیوں کے ساتھ سرفہرست

اسلام آباد (یو این آئی) راولپنڈی کی سینٹرل جیل (اڈیالہ جیل) میں ایچ آئی وی (ایڈز) کے مریضوں کی بڑی تعداد سامنے آئی ہے، جہاں 148 قیدی ایڈز سے متاثر پائے گئے ہیں، یہ اب تک صوبہ پنجاب کی کسی بھی جیل میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔

ڈان نیوز کے مطابق یہ صورتحال محکمہ جیل خانہ جات اور پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام (پی اے سی پی) کی سنگین کوتاہیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ اڈیالہ جیل حالیہ دنوں میں خبروں میں اس لیے بھی رہی ہے کہ سابق وزیر اعظم عمران خان بھی یہاں قید ہیں، تاہم یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ عمران خان کو الگ تھلگ رکھا گیا ہے اور انہیں دیگر قیدیوں کے ساتھ میل جول کی اجازت نہیں۔

اس وقت یہ جیل شدید حد تک گنجائش سے زیادہ بھری ہوئی ہے، جہاں ایک ہزار 994 قیدیوں کی گنجائش کے مقابلے میں 4 ہزار 337 قیدی موجود ہیں۔

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی رپورٹ کے مطابق صوبے کی 43 جیلوں میں مجموعی طور پر 645 قیدی ایچ آئی وی سے متاثر ہیں، ان میں سے کچھ پہلے ہی اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی (اے آر ٹی) لے رہے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں متاثرہ قیدیوں کی موجودگی دیگر قیدیوں کی صحت اور زندگی کے لیے سنگین خطرہ ہے، اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو وائرس کے پھیلاؤ کو روکنا مشکل ہوگا۔

ماہرینِ طب کے مطابق ایچ آئی وی جسم کے مدافعتی نظام پر حملہ کرتا ہے اور اب تک لاعلاج ہے۔

ایک ماہر صحت نے کہا کہ ایک بار اگر یہ انفیکشن ہو جائے تو جسم اسے ختم نہیں کر سکتا، تاہم ایسی ادویات دستیاب ہیں جو ایچ آئی وی کو قابو میں رکھ سکتی ہیں، اور پیچیدگیوں سے بچاسکتی ہیں، ہر متاثرہ فرد کو اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی (اے آر ٹی) پر رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے شدید تشویش کا اظہار کیا کہ اگر اڈیالہ جیسی بڑی اور نمایاں جیل میں ایچ آئی وی/ایڈز پر قابو پانے میں ناکامی ہو رہی ہے تو دیگر جیلوں میں صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی رپورٹ صوبے کی جیلوں میں ایچ آئی وی/ایڈز کے مریضوں کی صورتحال پر روشنی ڈالتی ہے، رپورٹ کے مطابق پنجاب کی 43 جیلوں میں مجموعی طور پر 645 قیدی ایچ آئی وی مثبت پائے گئے ہیں، جن میں سب سے زیادہ تعداد اڈیالہ جیل کی ہے، جہاں 148 قیدی متاثر ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق لاہور کی ڈسٹرکٹ جیل (کیمپ جیل) میں 83 قیدی متاثر پائے گئے، اس کے بعد فیصل آباد کی سینٹرل جیل میں 37، جب کہ لاہور کی سینٹرل جیل (کوٹ لکھپت) اور گوجرانوالہ کی سینٹرل جیل میں 27، 27 قیدی ایچ آئی وی پازیٹو نکلے۔ باقی 38 جیلوں میں ایچ آئی وی مثبت قیدیوں کی مجموعی تعداد 323 ہے، سرکاری ذرائع کے مطابق کئی متاثرہ قیدیوں کو ادویات کی فراہمی میں رکاوٹ کا سامنا ہے۔

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے پروٹوکول کے تحت، اسکریننگ کے بعد قیدی کو متعلقہ ضلع کے اے آر ٹی سینٹر منتقل کیا جاتا ہے، جہاں مزید ٹیسٹ کیے جاتے ہیں تاکہ تشخیص کی تصدیق ہو سکے۔

اس کے بعد قیدی کو دوبارہ جیل بھیج دیا جاتا ہے اور پروگرام کی طرف سے اسے 3 ماہ کے لیے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ پی اے سی پی کی ٹیمیں عام طور پر ہر 6 ماہ بعد جیلوں کا دورہ کر کے قیدیوں کی اسکریننگ کرتی ہیں۔ پنجاب کی جیلوں، خصوصاً اڈیالہ جیل میں ایچ آئی وی/ایڈز کے پھیلاؤ نے پی اے سی پی حکام کو شدید تشویش میں مبتلا کر دیا ہے، جو ایک سرکاری مراسلے سے بھی ظاہر ہوتا ہے، جس میں پی اے سی پی کے سربراہ نے فوری طور پر پروگرام کے تحت قائم تمام اے آر ٹی مراکز کو متحرک کر دیا ہے۔

چین میں شنگھائی تعاون تنظیم کے اجلاس میں ترک صدر ایردوان کی شراکت کی اہمیت

انقرہ (یو این آئی) ترکیہ کے مواصلاتی ڈائریکٹر برہان الدین دوران نے جمعہ کو ترک سوشل میڈیا پلیٹ فارم این سوشل پر ایک پوسٹ کے ذریعے اعلان کیا ہے کہ "ترک صدر رجب طیب ایردوان 31 اگست تا یکم ستمبر شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کی 25 ویں سربراہان مملکت کونسل کے اجلاس میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی غرض سے چین کے شہر تیانجن کا دورہ کریں گے۔"

یہ دورہ اردوان کا پانچ سال بعد چین کا پہلا دورہ ہوگا اور انقرہ اور بیجنگ کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک تعلقات کے پس منظر میں ہو رہا ہے۔ اجلاس کے دوران، ایردوان ایس سی او کے توسیعی اجلاس سے خطاب کریں گے اور چینی صدر شی جن پنگ سمیت دیگر شریک رہنماؤں کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتیں کریں گے۔

اس سال کا ایس سی او اجلاس عالمی بحرانوں کے پس منظر میں خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ روس-یوکرین جنگ بندی پر سوالیہ نشان موجود ہے اور عالمی معیشت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ٹیرف پالیسیوں کے اثرات سے دوچار ہے۔

ترکیہ کی نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کے جوائنٹ وار انسٹیٹیوٹ کے پروفیسر مہمت اوزکان نے کہا ہے کہ "ایس سی او اجلاس میں شرکت کے ذریعے، ترکیہ کا مقصد اپنی موجودگی کو ظاہر کرنا، دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانا اور تنظیم کے فریم ورک کے اندر کثیر الجہتی طور پر مشغول ہونا ہے"۔

انہوں نے ٹی آر ٹی ورلڈ کو بتایا، "ترکیہ ایس سی او کو کسی ایک ملک کے زیر اثر بلاک کے طور پر نہیں دیکھتا بلکہ اسے مغرب کے زیر تسلط بین الاقوامی نظام کے متبادل کے طور پر دیکھتا ہے۔" ترکیہ 2012 سے ایس سی او کا ڈائیلاگ پارٹنر ہے، اور یہ نیٹو کا واحد ملک ہے جس نے یہ حیثیت حاصل کی ہے، جو یوریشیا میں گہرے تعلقات قائم کرنے کے لیے انقرہ کی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ایس سی او، جو 2001 میں چین، روس، اور وسطی ایشیائی ریاستوں کے ذریعے قائم کی گئی تھی، علاقائی سلامتی، اقتصادی تعاون، اور دہشت گردی کے خلاف اقدامات پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ اس کے مستقل اراکین میں اب ہندوستان، پاکستان، ایران، اور بیلاروس بھی شامل ہیں۔

ایردوان کی قیادت میں، ترکیہ نے ایس سی او کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کیا، 2017 میں ایس سی او انرجی کلب کی صدارت کی اور چین اور روس جیسے اہم اراکین کے ساتھ تجارت میں اضافہ کیا۔

جنوبی کوریا کی ہولوگرافک پولیس کا حیران کن کارنامہ

سیئول (یو این آئی) جنوبی کوریا میں ہولوگرافک پولیس کی تعیناتی کے تجربے کا مثبت نتیجہ برآمد ہوا ہے، شہریوں کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے جرائم کی شرح میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔

تفصیلات کے مطابق جنوبی کوریا میں جرائم کی روک تھام کے لیے دل چسپ تکنیکی اقدام کا مثبت نتیجہ نکلا ہے، جس کے تحت بے جان پولیس افسران تعینات کیے گئے۔

سیئول کے پارک میں ایک لائف سائز تھری ڈی ہولوگرام پولیس اہلکار نصب کیا گیا ہے جو شام 7 بجے سے رات 10 بجے تک فعال رہتا ہے، یہ اہلکار سیاحوں کو پیغام دیتا ہے کہ تشدد یا ہنگامی صورت میں پولیس فوری کارروائی کرے گی اور یہاں ہر جگہ سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں۔

یہ ایک تھری ڈی ہولوگرام ہے جو شہریوں کو ذہنی اطمینان فراہم کرنے اور بدنظمی کی روک تھام کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، یہ ہولوگرافک پولیس نظام دراصل ''اسمارٹ پولیسنگ'' کی جدید مثال ہے۔ اس میں ٹیکنالوجی کے ذریعے پولیس کی بغیر حقیقی موجودگی کے بھی عوام میں تحفظ کا احساس پیدا کیا گیا ہے۔ دل چسپ امر یہ ہے کہ یہ حقیقی پولیس اہلکار نہ ہونے کے باوجود جرائم روکنے میں کردار ادا کر رہا ہے، اور اسے آبادی والے علاقوں کے قریب کھڑا کیا گیا ہے تاکہ شہریوں میں تحفظ کا احساس اجاگر کیا جا سکے۔

اس ہولوگرام میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) سے چلنے والا کیمرا لگا ہوا ہے جو لوگوں کو شناخت کرتا ہے، اور اس سے وقتاً فوقتاً آواز نکلتی رہتی ہے، اور حقیقی افسران اس ہولوگرام کے سیٹ اپ کو مانیٹر کرتے ہیں، اس سے پولیس کے لیے ایک کامیاب منصوبہ ثابت ہوا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ اس سے معاشرے میں بہت زیادہ نگرانی اور کنٹرول کا احساس ابھرتا ہے (جو اصطلاح میں ڈسٹوپین سسٹم کہلاتا ہے) تاہم، اس کے مثبت اثرات سامنے آ رہے ہیں۔ سیئول کے ایک پولیس افسر کم ہیون ڈان نے میڈیا سے گفتگو میں دعویٰ کیا کہ شہر کے اُن علاقوں میں جہاں ہولوگرام نصب کیا گیا ہے، جرائم میں 22 فی صد تک کمی آئی ہے، اور یہ نظام فوری نوعیت کے جرائم کو روکنے میں اثرانداز ہو رہا ہے۔

صدر ایردوان کا ترکیہ کے یوم فتح کے موقع پر پیغام

انقرہ (یو این آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے تاریخ ترکیہ کے ایک اہم موڑ 30 اگست یوم فتح کے موقع پر ایک پیغام جاری کیا۔

ایردوان نے اپنے پیغام میں اس دن کو قوم کے غیر متزلزل ایمان، بہادری کے جذبے اور آزادی وخود مختاری کے لیے اجتماعی جدوجہد کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "یہ عظیم فتح، جو ہماری بہادر فوج کی حب الوطنی اور قوم کی متحدہ قوت ارادی کے ذریعے حاصل کی گئی، غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر ہماری آزادی کا راستہ ہموار کیا۔"

ایردوان نے اس بات پر زور دیا کہ یوم فتح صرف ایک فوجی کامیابی نہیں بلکہ ترک قوم کی وجود کی جدوجہد اور اس کی دائمی آزادی کا ''احیاء'' بھی ہے۔ جمہوریہ ترکیہ کے بانی مصطفیٰ کمال اتاترک کی قیادت میں 26 اگست 1922 کو شروع ہونے والی عظیم جارحانہ مہم، جو یوم فتح کا حصہ تھی، نے ترکیہ کی آزادی کو یقینی بنایا اور اسی سال 18 ستمبر کو مکمل ہوئی۔

صدر اردوان نے کہا کہ یوم فتح نے نہ صرف ترک قوم بلکہ تمام مظلوم اقوام کو امید دی جو غلامی کے زیر اثر تھے۔ انہوں نے کہا، "اس فتح کے ذریعے ترک قوم نے ایک بار پھر پوری دنیا کو اعلان کیا کہ یہ قوم کبھی زیر نہیں ہوگی، کبھی غلامی قبول نہیں کرے گی، اور اپنی آزادی پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔"

صدر نے اس بات پر زور دیا کہ قوم کا فرض ہے کہ وہ اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ آزادی کے مشعل کو ایک مضبوط مستقبل کی طرف لے جائے۔

انہوں نے اپنے پیغام کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ کیا، "اس بامعنی دن پر میں خاص طور پر غازی مصطفیٰ کمال اتاترک اور ان کے ساتھیوں اور ان شہداء، جنہوں نے وطن کے لیے اپنی جانیں قربان کیں کی مغفرت کا دعا گو ہوں، اور اپنے بہادر غازیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

ترکیہ قابض افواج کے خلاف فتح کی 103 ویں سالگرہ منا رہا ہے

انقرہ (یو این آئی) ترکیہ 103 ویں یوم فتح کی یاد منا رہا ہے جو 1922 میں ڈُملوپینار کی جنگ میں یونانی افواج کے خلاف فیصلہ کن فتح کی علامت ہے۔ ترکیہ کے بانی مصطفیٰ کمال اتاترک کی قیادت میں یہ فوجی کاروائی جو جنگ آزادی کا ایک حصہ تھی، 26 اگست 1922 کو شروع ہوئی اور اسی سال 18 ستمبر کو ترکیہ کی آزادی کو یقینی بنایا۔

مورخین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اتاترک کی قیادت میں حاصل ہونے والی یہ فتح ترکیہ کے خود مختاری کے عزم اور اناطولیہ میں اس کے مستقل وجود کا پیش خیمہ تھی۔ صدر رجب طیب اردوان نے ترک قوم کے یوم فتح کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف ایک عسکری فتح ہے بلکہ "یہ ہماری قوم کی بحالی، اس کے وجود کی جدوجہد، اور اس کی ابدی آزادی کی علامت بھی ہے۔" ایردوان نے ہفتے کے روز کہا، "آج ہمارا فرض ہے کہ 30 اگست کو روشن کردہ آزادی کی مشعل کو اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ ایک مضبوط مستقبل کی طرف لے جائیں۔" ترکیہ ادارہ تاریخ کے سربراہ یگسیل اوزگین نے اس فتح کو 1071 کی ملازگرت جنگ سے تشبیہ دی اور کہا کہ یہ فتح اس بات اعلان تھی کہ ترک قوم اناطولیہ کی سرزمین میں جڑ پکڑ چکی ہے۔ اوزگین نے کہا، "جس طرح فتح ملازگرت نے اس خطے کے دروازے کھولے اور ہمیں ایک نیا افق اور نئی تہذیب بنانے کا موقع دیا، اسی طرح معرکہ عظیم اور 30 اگست کی فتح نے دنیا بھر میں اعلان کر دیا کہ ترک اناطولیہ میں ہمیشہ کے لیے موجود رہیں گے۔" "عظیم معرکے نے وہ پردہ چاک کر دیا جو سامراجی طاقتیں ترکوں پر ڈالنا چاہتی تھیں۔ یہ اس سوچ پر کاری ضرب تھی جو ترکوں کو پہلے یورپ اور پھر اناطولیہ سے وسطی ایشیا بھیجنا چاہتی تھی۔" پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کی شکست کے بعد اتحادی طاقتوں نے ملک کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر لیا، جس کے نتیجے میں جنگ آزادی کی جنگ شروع ہوئی۔ اتاترک کی قیادت میں ترک فوجیوں نے اناطولیہ میں غیر ملکی قبضے کو ختم کر دیا۔ 30 اگست 1922 کو مغربی صوبے کتاہیا کے دملوپینار میں فیصلہ کن معرکے نے یونانی افواج کو شکست دی اور یونانی-ترک تنازع کو ناقابل واپسی طور پر ترکیہ کے حق میں کر دیا۔ 1922 کے آخر تک غیر ملکی افواج پیچھے ہٹ گئیں، جس سے اگلے سال جمہوریہ ترکیہ کے اعلان کی راہ ہموار ہوئی۔ صدر رجب طیب ایردوان نے سینئر وزراء اور جنرلز کے ہمراہ، دارالحکومت انقرہ میں اتاترک کے مقبرے پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور اپنے خیالات کو قلم بند کیا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.

Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

آل رضا اور جمیل مظہری کی مرثیہ نگاری کا تقابلی مطالعہ

• نغمہ امیر، برمنگھم، برطانیہ

مقدمہ

اردو ادب کی تاریخ میں مرثیہ نگاری کو ایک منفرد اور اہم صنف کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ محض شعری صنف نہیں بلکہ ایک تہذیبی، مذہبی اور جذباتی روایت ہے جو برصغیر میں صدیوں سے پروان چڑھتی رہی ہے۔ مرثیہ کربلا کے واقعہ کی یادگار کے طور پر ایک ایسا ادبی اظہار ہے جس کے ذریعے نہ صرف غم و اندوہ کی کیفیت کو بیان کیا جاتا ہے بلکہ اخلاقی، روحانی اور انقلابی پیغامات کو بھی عام کیا جاتا ہے۔

مرثیہ نگاری کی عظیم روایت میر انیس اور میرزا دبیر کے ہاتھوں اپنے عروج پر پہنچی، لیکن بیسویں صدی اور اس کے بعد آنے والے شعرا نے بھی اس روایت کو جاری رکھا اور نئی فکری و فنی جہتیں فراہم کیں۔ انہی میں دو اہم نام آل رضا اور جمیل مظہری کے ہیں۔ دونوں شعرا نے اپنے اپنے انداز میں مرثیے کی روایت کو آگے بڑھایا۔ یہ دونوں جدید اردو مرثیہ نگاری میں الگ الگ جہتوں کے نمائندہ سمجھے جاتے ہیں۔

آل رضا کی مرثیہ نگاری

آل رضا بیسویں صدی کے ایک ممتاز شاعر تھے جنہوں نے مرثیہ نگاری کو ایک فکری اور نظریاتی سمت عطا کی۔ ان کے مرثیوں میں صرف حزنیہ پہلو نہیں بلکہ ایک انقلابی روح بھی نظر آتی ہے۔ وہ کربلا کو صرف ایک المیہ کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ اسے انسانی آزادی، عدل، اور ظلم کے خلاف جدوجہد کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

ان کے مرثیوں میں یہ پہلو بار بار نمایاں ہوتا ہے کہ کربلا محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ہر دور کے لیے ایک زندہ پیغام ہے۔ وہ یزیدیت کو ظلم اور ناانصافی کی علامت قرار دیتے ہیں اور حسینیت کو حق و صداقت کا استعارہ بناتے ہیں۔

شہیدِ کربلا نے جو دیا درسِ وفا
وہ آج بھی ہے زندگی کا اصل ماجرا
ستم کے سامنے جھکنا گوارا نہیں کیا
حسین نے دکھا دیا ہے کردار کا چراغ

آل رضا کی مرثیہ نگاری میں زبان و بیان کی پیچیدگی اور فکری گہرائی موجود ہے۔ وہ فلسفیانہ علامتوں، تشبیہات اور استعارات کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے اشعار قاری کو صرف غمگین نہیں کرتے بلکہ سوچنے اور عمل کی طرف مائل کرتے ہیں۔

جمیل مظہری کی مرثیہ نگاری

جمیل مظہری اردو ادب کے معتبر شاعر تھے

جنہوں نے غزل اور نظم کے ساتھ ساتھ مرثیہ نگاری میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان کی مرثیہ نگاری زیادہ تر جذباتی اور حزنیہ رنگ لیے ہوئے ہے۔ وہ کربلا کے المیے کو انسانی رشتوں، محبتوں اور درد کی کیفیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

ان کے مرثیوں میں منظر نگاری کا کمال پایا جاتا ہے۔ وہ کربلا کے میدان، خیموں کی کیفیت، بچوں کی پیاس، اور شہادت کے مناظر کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ قاری کے دل پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔

وہ رات، وہ اندھیرا، وہ خیموں کی سسکیاں
کیا حال تھا سکینہ کا، سوچو تو رو پڑو
پیاسے لبوں پہ جب حسین کا نام آیا
فرات لرز گیا، سمندر بھی رو پڑا

جمیل مظہری کا اسلوب سادہ مگر پر اثر ہے۔ وہ پیچیدہ فلسفیانہ انداز کے بجائے براہِ راست دل کو چھونے والے الفاظ اور منظر کشی پر زور دیتے ہیں۔ ان کی شاعری کا سب سے بڑا حسن یہی ہے کہ قاری ایک لمحے کے لیے خود کو کربلا کے منظر میں محسوس کرتا ہے۔

تقابلی جائزہ

.1**موضوعات:**

* آل رضا کے مرثیوں میں کربلا کا واقعہ ظلم و جبر کے خلاف ایک علامتی اور انقلابی جدوجہد کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
* جمیل مظہری کے مرثیوں میں کربلا کو زیادہ تر ایک حزنیہ المیہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

.2**اسلوب:**

* آل رضا کا اسلوب فکری، علامتی اور فلسفیانہ ہے۔ وہ استعارات اور علامتوں کے ذریعے پیغام پہنچاتے ہیں۔
* جمیل مظہری کا اسلوب زیادہ بیانیہ، سادہ اور جذباتی ہے جو براہِ راست قاری کے دل کو متاثر کرتا ہے۔

.3**شاعرانہ محاسن:**

* آل رضا کی شاعری میں تشبیہات، استعارات اور فکری گہرائی نمایاں ہے۔
* جمیل مظہری کے ہاں منظر نگاری، سادہ بیانیہ اور رقت انگیزی نمایاں ہے۔

.4**عصری معنویت:**

* آل رضا نے کربلا کو ہر دور کے حالات اور جدوجہد سے جوڑ کر پیش کیا۔ ان کے ہاں حسینیت ایک ہمہ وقت زندہ استعارہ ہے۔
* جمیل مظہری نے کربلا کو زیادہ تر کلاسیکی اور روایتی انداز میں پیش کیا، جس میں حزنیہ پہلو غالب رہا۔

حوالہ جاتی اشعار اور ان کا تجزیہ

آل رضا:

خونِ حسین سے ہے ضمیرِ جہاں بیدار
یہ ہے پیامِ حق کا سب سے روشن چراغ

یہ شعر کربلا کو بیداریِ ضمیر کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ آل رضا کے نزدیک کربلا انسانی شعور کو زندہ رکھنے کا استعارہ ہے۔

جمیل مظہری:

تیم بچی کی آنکھوں میں اشکوں کی جھلکیاں
ہر قطرہ کہہ رہا تھا یہ کیسا ستم ہوا

یہ شعر کربلا کے المیے کو انسانی جذبات کے آئینے میں پیش کرتا ہے۔ قاری کے دل پر براہِ راست اثر ڈالنے والا انداز جمیل مظہری کے اسلوب کا خاصہ ہے۔

نتیجہ: آل رضا اور جمیل مظہری دونوں نے اردو مرثیہ نگاری میں نمایاں کردار ادا کیا۔ دونوں نے کربلا کے واقعے کو اپنی اپنی انفرادیت کے ساتھ پیش کیا۔

* آل رضا کے ہاں کربلا ظلم کے خلاف ایک انقلابی استعارہ ہے جو ہر دور کے انسان کو جدوجہد اور قربانی کا پیغام دیتا ہے۔
* جمیل مظہری کے ہاں کربلا ایک حزنیہ المیہ ہے جو انسانی رشتوں، محبتوں اور درد کی یادگار ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ دونوں شعرا نے مرثیہ نگاری کی روایت کو اپنے اپنے انداز میں نئی جہتیں عطا کیں۔ آل رضا نے فکر و فلسفہ کے ذریعے مرثیے کو عصری معنویت بخشی جبکہ جمیل مظہری نے حزنیہ کیفیت اور رقت انگیزی کے ذریعے اسے دلوں میں زندہ رکھا۔

☆☆

--- دو شاعر ایک زمین ---

سلام

• رضوان عرقی، لکھنؤ

عجب ہے خیمۂ نصرت عجب نظارہ ہے
بجھے چراغ کے چاروں طرف اجالا ہے
اسی لیے تو ہر اک روشنی کو پیارا ہے
یہ چاند چہرۂ اکبرؑ کا استعارہ ہے
یہ بات دل کی تجارت میں آشکارہ ہے
جہاں حسینؑ نہیں ہیں وہاں خسارہ ہے
کوئی فرات ہو اس کا یہی فسانہ ہے
جریؑ کی مشک میں آنا ہے ڈوب جانا ہے
علم کے سائے میں بیٹھا ہوا یہ سوچتا ہوں
یہ پیڑ کتنے پرندوں کا آشیانہ ہے
ان آنسوؤں کو اندھیرے ڈرا نہیں سکتے
یہ وہ دیے ہیں جنہیں روشنی نے پالا ہے
ضرور خواب میں اصغرؑ کو دیکھتا ہوگا
وہ شیرخوارؑ جو سوتے میں مسکراتا ہے
چمک رہا ہے جو یہ آسمان پر سورج
جریؑ کے نیزے سے نکلا ہوا شرارہ ہے
کھڑے ہیں راہ میں سورج نظر جھکائے ہوئے
غمِ حسینؑ کا آنسو نکلنے والا ہے
کمان و تیر کی میزان ٹوٹ جاتی ہے
جب اس کے ایک تبسم کو تولا جاتا ہے
گلی گلی میں سبیلوں پہ بٹ رہی ہے فرات
اب اس زمیں پہ تری پیاس کا زمانہ ہے
خیال آ کے چلا آیا اس کے چلو تک
میں سوچتا تھا سمندر کہاں سماتا ہے
بس ایک بار چھوا تھا جریؑ کی ہیبت نے
سمندروں کا بدن اب بھی تھرتھراتا ہے
یہ آسماں کی بلندی کوئی دلیل نہیں
جو ان کے در پہ اتر آئے وہ ستارہ ہے
دیارِ ظلم میں ہیں بیڑیوں کی آوازیں
سنا ہے شام میں سورج نکلنے والا ہے
جمالِ جونؑ کی کس سے مثال دوں عرقی
یہ آفتاب بھی پھیکا دکھائی دیتا ہے

سلام

• سلطان سرور لکھنوی

عزا کے دن ہیں علَم تعزیوں کا جلوہ ہے
ہمارے شہر میں سورج کا کام ہی کیا ہے
یونہی نہیں کوئی مقتل میں مسکرایا ہے
ہنسی بتاتی ہے تیروں سے رس ٹپکتا ہے
کوئی بھی جی نہیں سکتا بغیر پانی کے
مگر حسینؑ نے یہ بھی اصول بدلا ہے
جدھر جدھر بھی گیا ہے کچل دیا لشکر
جریؑ کے سائے کا سوچو تو وزن کتنا ہے
ہمارے دل کی حویلی میں کوئی اور نہیں
بڑے سکون سے عشقِ حسینؑ رہتا ہے
چمک رہا ہے جو اسلام کربلا بولی
یہ پتھروں سے نچوڑا ہوا اُجالا ہے
ہے حرؑ کے ساتھ میں فرزند، بھائی اور غلام
حسینیت کا یہ پہلا جلوس نکلا ہے
ابھی صغیرؑ ہنسے گا ستم سے بولے حسینؑ
ہوائیں تیری ہیں لیکن چراغ میرا ہے
عزا نے میرے کھنڈر کو بنا دیا ہے محل
میں سب سے پوچھ رہا ہوں مکان کس کا ہے
کبھی جو ماتمِ زنجیر کا نشاں دیکھا
کہا ہے پھولوں نے یہ زخم ہم سے اچھا ہے
لکھا یزید تو چنگاریاں نکلنے لگیں
یہ نام وہ ہے کہ کاغذ بھی جس سے جلتا ہے
اُٹھا میں فرشِ عزا سے تو آئینہ بولا
غمِ حسینؑ سے چہرے کا حسن بڑھتا ہے
زمیں کی فرشِ عزا نے بتائی ہے اوقات
بلندیوں کا علَم نے مزاج پوچھا ہے
رکا نہ ماتمِ سرورؑ نہ کم ہوئی بارش
عزا کے فرش پہ دونوں میں کتنا ایکا ہے
یہ آ رہی ہے مُصلّوں کی مسجدوں سے صدا
ہمیں بھی فرشِ عزا پر نماز پڑھنا ہے
سرور آنکھوں کے بادل ہیں سب حسینؑ کے نام
برس برس کے بھی پانی بھرا ہی رہتا ہے

--- شرح نما ---

خضر بھی دیکھنے کو کرب و بلا آئیں ہیں
کس طرح خط کو بھی دیوار کیا جاتا ہے

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی
سینٹ جانس کالج، آگرہ

تشریح:

یہ نوجوان شاعر کیف غازی پوری کا شعر ہے۔ بظاہر یہ شعر کوئی خاص معلوم نہیں ہوتا۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ یہ شعر ایک بڑا شعر ہے تو آپ مسکرا کر انکاری لہجہ اختیار کریں گے۔ مگر مجھ کو یہ بھی یقین ہے کہ جب میں آپ کی توجہات شعر کے معانی کی طرف مبذول کراؤں گا تو استعجاب بے حجاب ہو جائے گا۔ اس شعر کا سارا معنوی ڈھانچہ خضر کی تلمیح سے بُنا گیا ہے۔ تلمیح اپنے واقعاتی تناظر کو سامنے لاتی ہے، اس شعر میں بھی خضر کے واقعات کو تناظر میں رکھا گیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ تلمیح اپنے اندر موجود تمام واقعات کو معانی کے تناظر میں صرف کرے۔ شاعر تلمیح کے اجزاء کو بھی معنوی ترسیل کا وسیلہ بنا سکتا ہے۔ اس شعر میں معلوم یہ ہوتا ہے کہ تلمیح کے جزے سے کام لیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ اس میں واقعات سے بڑھ کر تلمیح کا استعمال کیا گیا ہے۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے کہ دعویٰ بے دلیل دال پر نقطہ (ذلیل) ہے۔ ذلت سے تحفظ کا انتظام کچھ آگے بڑھ کر کروں گا، ابھی تمہیداً کچھ باتیں اور کرلوں۔

خضر کربلا کب آئیں ہیں؟ یہ بڑا معنی خیز سوال ہے۔ خضر نبی ہیں کہ نہیں، یہ اپنے آپ میں سوال ہے۔ اس مسئلہ پر دونوں پلوں میں آرا موجود ہیں لیکن نبی نہ ہونے کا پلہ بھاری ہے۔ اس شعر میں بھی نبی نہ ہونے کا اشارہ موجود ہے۔ آپ بھی کہیں گے کہ آپ بھی خوب بے پر کی اڑاتے ہیں۔ اس کے جواب میں عرض کروں گا کہ یہ بتایئے کہ کربلا میں انبیاء کی تشریف آوری کا ذکر روزِ عاشور ہے کہ نہیں ہے؟ جی! آپ کے ذہن میں یہ بات ٹھیک آ رہی ہے کہ اس سے نبی نہ ہونے کے اشارے سے کیا تعلق۔ جناب! خضر کی آمد خط کھینچے جانے سے پہلے ہے اور حضرت عباسؑ کا خط کھینچا جانا عاشور سے بہت پہلے ہے۔ لیجئے خضر کی آمد بھی طے ہو گئی۔ ذرا! اس پر بھی غور کر لیجئے کہ گروہِ انبیاء تو عصر سے پہلے ہی واپس ہو گیا تھا لیکن خضر کی واپسی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپ پوچھیں گے انبیاء کی گنجائش شعر میں کہاں ہے؟ تو میں عرض کروں گا کہ 'بھی' میں ہے۔ 'خضر بھی دیکھنے کو کرب و بلا آئے ہیں'۔

ایک سوال اور کریں! انبیاء کیوں تشریف لائیں ہیں؟ اس کے جواب میں آپ کہیں گے کہ اپنی اپنی نبوتوں کے قیام کی اساس دیکھنے تشریف لائیں ہیں۔ جی! آپ سے میں بھی متفق ہوں لیکن جناب خضر کیوں تشریف لائیں اور اتنے پہلے سے آئیں ہیں؟ آپ کے ذہن میں یہ جواب آ سکتا ہے کہ خضر سیکھنے آئیں کہ کس طرح خط کو دیوار کیا جاتا ہے۔ خوبصورت جواب کے باوجود شعر اس جواب پر صاد نہیں بناتا۔ شعر تو کہتا ہے کہ 'دیکھنے کو کرب و بلا آئیں ہیں'۔ آپ نے دیکھا کہ سیکھنے اور دیکھنے میں کیا فرق ہے؟ نہیں دیکھا! چلئے کوئی بات نہیں۔ سیکھنے اور دیکھنے کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

خضر علم لدنی کے مالک ہیں، اس علم میں اکتساب نہیں ہے۔ یہ اللہ کا ودیعت کردہ علم ہوتا ہے۔ سیکھنے کا مادہ تو انسان اور انسانی پیغمبروں میں ہوتا ہے۔ جناب موسیٰ کی ذات میں سیکھنے کا اشتیاق ہے جب کہ ان کا ذہن علت و معلول کا سرچشمہ ہے۔ علم لدنی یعنی خضریہ علم اپنی علت غیب میں رکھتا ہے۔ جس طرح موسیٰ کو مشاہدہ کرایا جا رہا ہے کہ علم کی ایک الگ دنیا بھی ہے اسی طرح خضر کو بھی مشاہدہ کرایا جا رہا ہے کہ مستقبل کو محفوظ کرنے کی ایک الگ دنیا اور بھی ہے۔ اب شعر پڑھئے:

خضر بھی دیکھنے کو کرب و بلا آئیں ہیں
کس طرح خط کو بھی دیوار کیا جاتا ہے

یقیناً اب آپ کو شعر کی بڑائی کا کچھ احساس ہوا ہوگا۔ اب یہ دیکھئے کہ خضر کے دیکھنے کا نتیجہ کیا ہے؟ اس شعر میں فقط خضر کی آمد کا ذکر ہے۔ جناب خضر کے متعلق یہ تصور ہے کہ وہ حیات ہیں اور بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھاتے ہیں۔ یہ تو ان کا انفرادی وجود ہے، دوسرا وجود ان کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ جناب خضر کے جتنے بھی تصور ہیں وہ اس شعر کے معنوی ڈھانچے میں سمائے ہوئے ہیں۔ اب یہ ہی دیکھئے کہ جناب خضر کے لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حیات ہیں اور آبِ حیات پیے ہوئے ہیں۔ جناب خضر کے اکہرے اور انفرادی تلمیحی معنی کو کربلا پر منطبق کر کے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ جناب خضر کو یہ دکھایا جا رہا ہے کہ دوامی حیات تشنگی سے بھی حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرے انفرادی تلمیحی معنی کہ وہ بھٹکوں کو راہ دکھاتے ہیں، اس رخ کو بھی کربلا پر منطبق کیجئے تو معلوم ہوگا کہ کربلا راہ بتاتی ہی نہیں ہے چل کر بھی دکھاتی ہے۔

پھر اسی سوال کو دہرایئے کہ کربلا کو دیکھنے کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس سوال کا جواب انفرادی تلمیح سے نہیں دیا جا سکتا۔ اب تلمیح میں جناب موسیٰ کو بھی شامل کرنا پڑے گا۔ جو جواب اس سوال کا ہوگا کہ موسیٰ کو خضر کے اعمال کا مشاہدہ کر کے کیا حاصل ہوا؟ کیا انھوں نے کچھ سیکھا؟ وہی جواب اس سوال کا ہوگا کہ خضر کو کیا حاصل ہوا۔ اب مذکورہ سوالوں کی روشنی میں اصل سوال کا جواب ہوگا کہ موسیٰ نے کچھ نہیں سیکھا اور مشاہدہ کر کے بس اپنے علم کے حدود ہی سے واقف ہوئے۔

اب ذرا! معلومات کے حصول کی فہرست بنانے کی کوشش کیجئے۔ جناب خضر کو یہ معلوم ہوا کہ جابر حکمران سے اشیاء کو عیب دار بنا کر ہی نہیں بچایا جاتا ہے بلکہ قیامت تک کے جابر حکمرانوں سے انسانیت کو بچانے کے عمل کا نام کربلا ہے۔ کربلا اپنے بچوں کو قربان کرتی ہے اور قیامت تک ہر ماں باپ کے غم کا مداوا بنتی ہے۔ حفاظت کا انتظام دیوار تعمیر کر کے نہیں فقط ایک خط کھینچ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو معانی کا اشاراتی خاکہ تھا اس خاکے میں قارئین مزید رنگ بھر سکتے ہیں۔ اب رخ شعر کی ساخت کی جانب کیا جائے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ اس شعر کا وزن بحرِ رمل کا ہے۔ اس کا ارکانی چہرہ 'فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن' ہے۔ یہ میں نے اس لئے کہا کہ مصرعِ اولیٰ اور مصرعِ ثانی کو ذرا بدل دیتے ہیں۔ خضر بھی کرب و بلا دیکھنے کو آئے ہیں، خط کو کس طرح سے دیوار کیا جاتا ہے۔ میں نے پہلے مصرع میں ترتیب اور دوسرے مصرع میں ایک لفظ اور ترتیب بدلی ہے۔ دیکھئے! شعر کا مزہ فوت ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ترتیب میں بھی شعر کا ساختیاتی ڈھانچہ موجود ہے۔ یہ ڈھانچہ شعر کے معنوی سانچے سے ہم آہنگ ہے۔ ساختیاتی اور معنوی ڈھانچوں کی یگانگت کیا ہے۔ اس پر بات کرنے سے پہلے میں وہ بات عرض کر دوں جو آپ جیسے کئی قارئین کے ذہن میں گردش کر رہی ہے۔ وہ یہ کہ ترتیب بدلنے سے ارتکاز تبدیل ہو گیا اصل مصرع میں دیکھنے پر توجہ مرکوز ہے اور تبدیل شدہ مصرع میں مرکز توجہ کربلا ہو جاتی ہے۔ دوسرے مصرع میں نظر خط پر ٹھہر جاتی ہے۔ جی! میں نے آپ کے دل کی بات کہہ دی لیکن یہ تو بتایئے کہ اس سے فرق کیا پڑا؟ جو بھی معانی میں نے اوپر عرض کئے ہیں وہ سب معانی تبدیل شدہ شعر میں بھی ہیں۔ کیا تبدیل شدہ شعر اصل شعر کے برابر ہے؟ آپ کی طرح میرا جواب بھی 'ہرگز نہیں' ہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ترتیب شعر کے معنوی ڈھانچے میں نہیں ساختیاتی معنی کے سانچے میں اضافہ کر رہی ہے۔ خضر کربلا کو دیکھنے آئے ہیں یا کربلا میں کیا ہو رہا ہے یہ دیکھنے آئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ خضر دیکھنے کو کرب و بلا آئے ہیں۔ اب خضر دیکھ رہے ہیں کہ شخصیت کیسی ہے، اس کا رعب و جلال کیسا ہے، اس کی دلوں پر ہیبت کیسی ہے، غیظ کا عالم کیا ہے، تلوار نکالنے کا انداز کیا ہے، مقابل افراد کی حالت کیا ہے، کس طرح تلوار خط کھینچ کر بڑھتے ہوئے قدموں کو روک دیتی ہے جیسے دیوار ہو۔ یہ ساری حالتیں اور کیفیتیں اس مصرع میں موجود ہیں 'کس طرح خط کو بھی دیوار کیا جاتا ہے'۔ میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ اس میں تلمیحاتی واقعات سے زیادہ مواد موجود ہے۔ اس بات کے ثبوت میں، میں آپ سے پوچھوں گا کہ مصرعِ ثانی میں موجود 'بھی' کا کیا مفہوم ہے۔ کس طرح خط کو بھی دیوار کیا جاتا ہے۔ جس طرح مصرعِ اولیٰ میں 'خضر بھی دیکھنے کو کرب و بلا آئیں ہیں' خضر کے علاوہ بھی آنے والے ثابت ہیں اسی طرح مصرعِ ثانی میں دیوار ہونے کے اور بھی واقعے ہیں۔ یہاں پر شعر قاری کے ذہن کو متحرک کر دیتا ہے اور اس کو مجبور کرتا ہے کہ کسی اور واقعے کی تلاش کرے۔ کیوں کہ کوئی بھی واقعہ بہت صاف نہیں ہے لہٰذا دیوار کے لفظ سے ذہن کبھی کعبے کی دیوار سے ٹکراتا ہے اور کبھی بہلول کے گھروندوں کی دیواروں کو جنت میں دیکھتا ہے۔ اس امکانی اور قیاسی تفہیم سے شعر میں لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی بات کو میں تلمیحی واقعات سے بڑھ کر بتا رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری اس دلیل کو تسلیم کریں گے اور نقطے کی دال نہیں گلنے دیں گے۔

☆☆☆

نجم آفندی کی رثائی شاعری: ایک تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

• امیر مہدی، برمنگھم، برطانیہ

اردو ادب کی تاریخ میں رثائی شاعری کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ یہ صنفِ سخن صرف سوگ و غم کا اظہار نہیں بلکہ روحانی وابستگی، جذباتی گہرائی اور فنی لطافت کا حسین امتزاج ہے۔ بالخصوص کربلا کے واقعات اور شہادتِ امام حسینؑ و اہلِ بیتؑ کی یاد میں کہی گئی رثائیاں اردو شاعری میں نہ صرف ایک مذہبی روایت کے طور پر موجود ہیں بلکہ یہ ہماری اجتماعی نفسیات اور تہذیبی ورثے کا بھی حصہ ہیں۔ اس صنف کے بڑے شعراء میں میر انیس، مرزا دبیر، حالی، جوش ملیح آبادی اور جدید دور کے کئی شعرا شامل ہیں۔ انہی میں ایک نمایاں نام **نجم آفندی** کا ہے، جنہوں نے رثائی شاعری میں ایک خاص ذوق، زبان و بیان اور روحانیت پیدا کی۔

نجم آفندی کی شاعری اپنے مخصوص انداز، سادگی اور سوز کے باعث دلوں کو چھو لیتی ہے۔ ان کے یہاں رثائی شاعری محض آنسو بہانے کی کیفیت نہیں بلکہ ایک فکری و جذباتی شعور کا آئینہ دار ہے۔ ان کے کلام میں کربلا کے کرداروں کی عظمت، امام حسینؑ کی قربانی کا فلسفہ اور انسانی زندگی کے لیے دروس واضح ہوتے ہیں۔

نجم آفندی کا تعارف اور حالاتِ زندگی

نجم آفندی کا اصل نام محمد نجم الدین آفندی تھا۔ وہ برصغیر کے اس علمی و ادبی ماحول میں پیدا ہوئے جہاں اردو زبان اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ان کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس میں مذہبی رجحانات کے ساتھ ساتھ ادب دوستی بھی موجود تھی۔ بچپن ہی سے انہیں مذہبی تقریبات اور مجالس میں شریک ہونے کا موقع ملا، جس نے ان کے دل میں رثائی شاعری کا شوق پیدا کیا۔

نجم آفندی کی تعلیم و تربیت نے ان کے ذہن کو وسعت دی۔ انہوں نے مذہبیات، فقہ اور ادب دونوں میں مطالعہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی رثائی شاعری میں علمی شعور اور فنی لطافت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ان کی شخصیت میں دین داری، شرافت اور نرم خوئی نمایاں تھی۔ مجالسِ عزا میں وہ اپنی رثائی شاعری کے ذریعے سامعین کے دلوں کو متاثر کرتے۔ ان کا شمار ان شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے رثائی شاعری کو محض روایتی انداز تک محدود نہ رکھا بلکہ اس میں نئے زاویے اور فکری جہتیں پیدا کیں۔

اردو میں رثائی شاعری کی روایت

اردو میں رثائی شاعری کی جڑیں دکن کے ابتدائی شعراء تک پہنچتی ہیں۔ بعد ازاں لکھنؤ میں میر انیس اور مرزا دبیر نے مرثیہ کو بامِ عروج تک پہنچایا۔ انیس و دبیر کے بعد بھی اردو میں رثائی شاعری کا سلسلہ جاری رہا۔ حالی نے بھی مرثیہ کہا اور بیسویں صدی میں جوش ملیح آبادی نے مرثیے کو انقلابی رنگ دیا۔

رثائی شاعری کے موضوعات زیادہ تر کربلا، امام حسینؑ کی قربانی، اہلِ بیتؑ کی عظمت، شہداء کی وفاداری اور باطل کے خلاف جدوجہد کے گرد گھومتے ہیں۔ اس صنف میں جذباتی اپیل کے ساتھ ساتھ مذہبی اور اخلاقی اقدار کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ اسی روایت میں نجم آفندی کی شاعری کو دیکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کربلا کے واقعات کو نہایت سادہ، پر اثر اور سوز و گداز سے بھرپور زبان میں بیان کیا۔ ان کے کلام میں کلاسیکی رثائی روایت کی جھلک کے ساتھ جدید شعور بھی نظر آتا ہے۔

نجم آفندی کی رثائی شاعری کے فکری پہلو

نجم آفندی کی رثائی شاعری میں کئی فکری پہلو نمایاں ہیں:

.1**کربلا کا پیغام قربانی اور حریت**

ان کے کلام میں امام حسینؑ کی قربانی کو انسانی آزادی اور اصولوں کی پاسداری کے لیے ایک مثالی نمونہ قرار دیا گیا ہے۔

سر کٹا سکتے ہیں لیکن جھک نہیں سکتے حسینؑ
درس دیتے ہیں بشر کو حریت کے کربلا

.2**ایمان اور وفا** ان کے مراثی میں امام حسینؑ کے جانثار ساتھیوں کی وفا اور ایثار کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

دوستوں کی بےمثالی دیکھ کر حیران ہوں
کون دیتا ہے وفا ایسی مثالیں کربلا

.3 **غمِ اہلِ بیت کی ازلی و ابدی کیفیت** نجم آفندی کے نزدیک یہ غم محض وقتی یا حادثاتی نہیں بلکہ یہ امتِ مسلمہ کی روحانی بیداری کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔

یہ غمِ شبیرؑ باقی ہے قیامت تک نجم
ہے چراغِ دین کی لو سے یہ جلا کربلا

نجم آفندی کی رثائی شاعری کے فنی اوصاف

فنی خصوصیات

.1**سادگی اور سلاست**

ان کے کلام میں مشکل تراکیب اور فلسفیانہ گنجلک باتوں کے بجائے سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے جو ہر سامع کے دل میں اتر جاتی ہے۔

.2**سوز و گداز**

رثائی شاعری کا اصل حسن سوز و گداز ہے، اور یہ وصف نجم آفندی کے کلام میں نمایاں ہے۔ ان کے اشعار پڑھنے اور سننے والے کو رلا دیتے ہیں۔

.3**تصویری پیکر تراشی**

ان کے کلام میں منظر کشی نہایت جاندار ہے۔ کربلا کے میدان کی پیاس، تلواروں کی جھنکار اور خیموں کی آگ کو وہ اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے سب کچھ آنکھوں کے سامنے ہو۔

ریت جلتی تھی قدم رکھنا بھی دشوار تھا
پیاس کی شدت میں ڈوبا ہر گلا کربلا

.4 **روایتی اور جدید اسلوب کا امتزاج** نجم آفندی نے انیس و دبیر کی روایت کو زندہ رکھا مگر ساتھ ہی جدید لہجے اور مختصر مصرعوں سے اپنے کلام کو الگ پہچان دی۔

منتخب اشعار و تجزیہ: ذیل میں نجم آفندی کے کچھ منتخب اشعار اور ان پر مختصر تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے:

.1**امام حسین کی عظمت**

خونِ شبیرؑ سے سینچا ہے چمن اسلام کا
ورنہ مرجھا جاتا پہلے دن ہی یہ کربلا

اس شعر میں نجم آفندی نے حسینؑ کی قربانی کو اسلام کی حیات بخش حقیقت قرار دیا ہے۔ خونِ شہادت کو ایک چمن کی آبیاری سے تشبیہ دینا نہایت دل آویز ہے۔

.2**اصحاب حسین کی وفا**

جان دے ڈالی مگر دین پہ آنچ آنے نہ دی
دوستوں نے لکھ دیا ایمان کا نقشہ کربلا

یہاں اصحاب حسینؑ کی وفاداری کو ایمان کا عملی نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ شعر رثائی شاعری کی اس روایت کی نمائندگی کرتا ہے جو ساتھیوں کی عظمت کو اجاگر کرتی ہے۔

.3**اہل بیت کا صبر و استقامت**

قافلہ اہل حرم کا صبر کی تصویر تھا
حوصلوں نے مات دی ہر ابتلا کربلا

یہ شعر صبر و استقامت کی تصویر پیش کرتا ہے۔ شاعر نے اہل بیتؑ کی عظمت کو حوصلے کی علامت قرار دیا ہے۔

نجم آفندی کی رثائی شاعری اردو ادب کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ انہوں نے کربلا کے سانحے کو صرف مذہبی یا جذباتی نقطہ نظر سے نہیں دیکھا بلکہ اسے انسانیت، آزادی، وفا اور اصولوں کی پاسداری کی ایک عالمی علامت کے طور پر پیش کیا۔ ان کے کلام میں سادگی، سوز، تاثیر اور منظر کشی ایسی خصوصیات ہیں جو انہیں دیگر رثائی شعرا کے درمیان ممتاز کرتی ہیں۔

نجم آفندی کی شاعری یہ پیغام دیتی ہے کہ کربلا کا غم صرف آنسو بہانے کا نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا ایک اصول ہے۔ امام حسین اور ان کے رفقا کی قربانی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ حق کے لیے سر کٹانا ممکن ہے مگر باطل کے آگے سر جھکانا ممکن نہیں۔ یوں نجم آفندی نے اپنی رثائی شاعری کے ذریعے نہ صرف مذہبی روایت کو آگے بڑھایا بلکہ انسانی اقدار اور اصولوں کی حفاظت بھی کی۔ ان کا کلام آج بھی مجالس میں پڑھا جاتا ہے اور دلوں کو منور کرتا ہے۔

خدا ہی جانے دل سے کیا کہا ہوگا نگاہوں نے
سکینہ کو خبر کیا تھی کہ زنداں ایسے ہوتے ہیں

☆☆

لکھنؤ کا چُپ تعزیہ

• سید خورشید انور، رومی نواب
غازی منڈی، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

بھولی بسری

لکھنؤ برصغیر ہندوپاک میں عہدِ قدیم سے ہی مرکزِ عزاداری رہا ہے اور آج جو ایامِ عزا دو ماہ آٹھ دن منائے جاتے ہیں، وہ بھی لکھنؤ ہی کی دین ہیں۔ لکھنؤ کی تاریخِ عزاداری میں تعزیوں کی ایک الگ پہچان تھی۔ یہاں مسلمانوں کے دونوں فرقوں کے علاوہ اہلِ ہنود بھی تعزیہ داری بڑے زور و شور سے کرتے چلے آرہے ہیں۔

یوں تو لکھنؤ کے مشہور تعزیوں میں: نوگزی تعزیہ، تاج محل کا تعزیہ، رسالدار کا تعزیہ، منصف الدولہ کا تعزیہ، پرنس سعید الدولہ کا تعزیہ، چھوٹی رانی کا تعزیہ، ممتاز الدولہ کا تعزیہ، بڑھیا کا تعزیہ، بخشو کا غذی کا تعزیہ، بھندن دائی کا تعزیہ، گنیشن دائی کا تعزیہ، سالارو کا تعزیہ، چٹائی کا تعزیہ، چوڑیوں کا تعزیہ، روئی کا تعزیہ، جَو کا تعزیہ، مور کے پروں کا تعزیہ اور چوپٹیوں کے بڈھے کا تعزیہ جیسے نہ جانے کتنے تعزیے لکھنؤ میں اُٹھتے تھے جن کا شمار ناممکن ہے۔ سن 1977ء میں حکومتِ ہند نے ہونے والے شیعہ سنی فسادات کی وجہ سے عزاداری پر مکمل پابندی لگادی تھی، جس کی وجہ سے لکھنؤ کے تعزیے کے جلوس بھی تقریباً بند ہوگئے۔ آج میں آپ کی خدمت میں عالمی شہرت یافتہ چپ تعزیے کی مختصر تاریخ بیان کر رہا ہوں، ملاحظہ فرمائیں۔

ابھی جنگِ آزادی کی ابتدا بھی نہ ہوئی تھی کہ سن 1856ء میں کانپور کے رہنے والے کسی احمد علی نامی شخص نے گورنر جنرل کی بیوی کو گولی ماردی تھی۔ کسی نے لکھنؤ میں واقع سرائے مالی خان کے نواب آغا احمد علی خان کا نام گورنر جنرل کو بتادیا۔ گورنر جنرل اپنی بیوی کے خون کا انتقام لینے کے لیے غضب ناک ہوکر نواب صاحب کے مکان پر آدھمکا اور سیدھے نواب صاحب کے باہری کمرے میں، جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے، گھس گیا۔ نواب صاحب سامنے ہی تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ گورنر جنرل نے چاہا کہ فوراً ہی نواب صاحب کو گولی ماردے مگر اس وقت نواب صاحب کے ایک ملاقاتی آغا جعفر صاحب اُن کے پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے گورنر جنرل کے ارادے کو بھانپ لیا اور چشمِ زدن میں گورنر جنرل کو دبوچ کر زمین پر گرادیا۔ اس طرح نواب صاحب کی جان تو بچ گئی مگر گورنر جنرل نے نواب صاحب کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ نواب صاحب گرفتار ہوکر جیل بھیج دیے گئے۔ نواب صاحب پر قتل کا مقدمہ چلا اور انگریزی عدالت نے انہیں پھانسی کی سزا سنادی۔

جب اصل قاتل کو ان تمام واقعات کا علم ہوا تو وہ کانپور سے لکھنؤ آیا اور عدالت میں حاضر ہوکر جج کے سامنے اقرارِ جرم کرلیا۔ اس کے اقبالِ جرم پر نواب صاحب رہا کردیے گئے۔ نواب صاحب چہلم کے قریب رہا ہوئے تھے۔ اُن کے گھر کا تعزیہ بروزِ چہلم شاہی شان و شوکت سے اُٹھتا تھا۔ مقدمہ وغیرہ میں کافی رقم خرچ ہوگئی تھی اور اسی بیچ نواب صاحب کے گھر چوری بھی ہوگئی تھی۔ نواب صاحب سخت پریشانی میں مبتلا ہوئے کہ اس دفعہ تعزیے کا انتظام کہاں سے کروں، کیونکہ تعزیے کے جلوس میں کافی رقم خرچ ہوتی تھی۔ نواب صاحب کے ایک مصاحب، جو بڑے حکیم کہلاتے تھے، انہوں نے نواب صاحب کو مشورہ دیا کہ "اس دفعہ آپ اپنا تعزیہ بجائے چہلم کے آٹھ ربیع الاول کو اٹھائیں کیونکہ یہ تاریخ گیارہویں امام کی شہادت کی تاریخ ہے، اس بیچ انتظام بھی ہوجائے گا۔"

نواب صاحب نے اس تجویز کو مان لیا اور اس امر کا اعلان شہر میں کروادیا کہ اس بار نواب احمد علی صاحب کا تعزیہ بجائے چہلم کے آٹھ ربیع الاول کو اٹھایا جائے گا۔ اللہ کو تو کچھ اور ہی منظور تھا، ربیع الاول میں بھی کوئی بندوبست نہ ہوسکا جس کی وجہ سے نواب صاحب بہت پریشان ہوگئے۔ اُن کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے اُن کے مصاحب 'بڑے حکیم' نے کہا کہ "اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ آٹھ ربیع الاول کے بعد تعزیے کی تاریخ بڑھانے کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ 9 ربیع الاول خوشی کی تاریخ ہے، لہٰذا اب تعزیہ بغیر جلوس کے صرف ایک نقیب کے ساتھ آٹھ ربیع الاول کو اٹھایا جائے۔"

اس طرح 1856ء میں یہ تعزیہ خاموشی کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد اٹھایا گیا، جس کی وجہ سے یہ تعزیہ 'چپ تعزیہ' کے نام سے مشہور ہوگیا۔ جو کہ آج بھی اپنی پُرانی شان و شوکت سے اُٹھ رہا ہے۔

سن 1856ء سے قبل اس کی کیا نوعیت تھی، وہ بھی جاننا ضروری ہے۔ تاریخی اوراق اور اُن کے اہلِ خاندان کے مطابق، مرزا علی خان افتخار الدولہ دلاور جنگ کی پانچویں پشت میں نواب آغا علی خان تھے، جن کی محل سرا مالی خان کی سرائے میں واقع تھی۔ نواب صاحب کا تعزیہ بروزِ چہلم، عشرۂ مجالس کے بعد، بہت تزک و اہتمام سے اُٹھا کرتا تھا، جس میں بینڈ باجے، ہاتھی، گھوڑے، ماہی مراتب وغیرہ ہوتے تھے۔ تعزیے کے پیچھے اونٹوں پر محمل اور کجاوے ہوتے تھے جن پر کالی پوشش پڑی ہوتی تھی۔ تعزیے کے آگے تابوت، گہوارۂ علی اصغر اور ذوالجناح (دلدل) ہوتا تھا۔ جلوس کے آگے دو علم ہوتے تھے۔ ان علموں کے آگے ہاتھی پر کالی جھول پڑی ہوتی تھی جس پر ایک پرچم بردار کالا پرچم لیے ہوئے سوار ہوتا تھا۔

یہ تعزیہ بروزِ چہلم دو بجے شب میں نواب صاحب کی محل سرا سے برآمد ہوتا تھا اور کونیشور چوراہے سے چوک بازار کی طرف مڑ کر اندرونِ چوک ہوتا ہوا پُل غلام حسین سے گزر کر منصور نگر کی چڑھائی اور پُشتِ روضۂ کاظمین ہوتا ہوا نمازِ فجر سے قبل مہندی گنج کی کربلا پہنچتا تھا۔ نماز کے بعد تعزیہ دفن ہوتا تھا اور روٹی سالن کا تبرک تقسیم کیا جاتا تھا۔ اس تعزیے کے دفن ہونے کے بعد جب مومنین تبرک لے کر گھروں کو واپس ہوتے تھے، تب مستورات سوگ بڑھاتی تھیں۔

چوک سے ہردوئی جانے والی سڑک کی تعمیر کے دوران نواب صاحب کی حویلی بیچ میں آجانے کی وجہ سے انگریزوں کے ہاتھوں حویلی کے انہدام اور سن 1886ء میں نواب احمد علی صاحب کے انتقال کے بعد، اُن کے فرزندِ اکبر نواب آغا محمد جعفر عرف نواب اغّن صاحب محلہ شاہ گنج میں نواب وزیر آغا صاحب کے مکان میں منتقل ہوگئے اور وہیں اپنا تعزیہ رکھا۔ یہ مکان مجلسِ ماتم کے لیے چھوٹا پڑتا تھا، اس لیے چند سال بعد سن 1896ء میں نواب اغّن صاحب نے یہ مکان چھوڑ دیا اور گلی شاہ چھڑا کے قریب ایک مکان کرائے پر لے کر سکونت اختیار کی اور یہیں اپنا تعزیہ استادہ کیا۔ جو اپنی سابقہ روایت کے ساتھ آٹھ ربیع الاول کو اُٹھایا جاتا تھا۔ سن 1928ء میں نواب اغّن صاحب نے اس مکان کو چھوڑ دیا اور آغا میر کی ڈیوڑھی میں موجودہ مدرسۃ الواعظین کے قریب ایک مکان کرائے پر لے کر سکونت اختیار کی۔ ایک سال بعد یعنی 1929ء میں نواب صاحب کا انتقال ہوگیا اور وہ امام باڑہ دلدار علی غفران مآب میں سپردِ خاک ہوئے۔ نواب اغّن صاحب نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی تھی۔

مرحوم نواب صاحب کے تین بیٹے، آغا علی حسین، آغا محمد حسین علی خان اور آغا محمد باقر علی خان نے لکھنؤ کے باہر مختلف شہروں میں سرکاری ملازمت اختیار کرلی تھی اور ان لوگوں کا لکھنؤ میں کوئی ذاتی مکان بھی نہ تھا۔ نواب صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے آغا محمد رضا علی خان عرف لڈن صاحب پہلے ہی سن 1922ء میں اپنے والد کی زندگی ہی میں گلی شاہ چھڑا والے مکان کی سکونت ترک کرکے کنکر کنویں کے سامنے والے مکان میں منتقل ہوگئے تھے۔ یہ مکان ناظم صاحب کی ملکیت میں تھا جو نواب لڈن صاحب کی اہلیہ کو اُن کے والد مرزا بہادر مرزا محمد عباس علی خان کے انتقال کے بعد ورثتاً ملا تھا۔ لڈن صاحب کے بڑے بھائیوں نے چپ تعزیے کا کل اختیار اور انتظام اپنے چھوٹے بھائی کے سپرد کردیا تھا۔ اس طرح سن 1930ء سے اب تک چپ تعزیہ اسی مکان سے برآمد ہوتا ہے۔

عزاداری پر عائد پابندی سے قبل یہ تعزیہ وکٹوریہ اسٹریٹ سے میڈیکل کالج کی طرف بڑھتا تھا اور چوراہے سے گول دروازے کی طرف مڑ کر اندرونِ چوک بازار ہوتا ہوا اکبری گیٹ سے گزر کر پُل غلام حسین ہوتا ہوا منصور نگر کی چڑھائی چڑھ کر روضۂ کاظمین جاتا تھا۔ سن 1977ء میں عزاداری پر عائد پابندی کے بعد یہ تعزیہ بھی اُٹھنا بند ہوگیا تھا۔ سن 1997ء میں ہونے والے معاہدے کے بعد تعزیے کا یہ جلوس دوبارہ شروع ہوا اور نواب لڈن صاحب کے مکان واقع کنکر کنواں سے برآمد ہوتا ہے۔ مگر اب اس کا قدیمی راستہ تبدیل ہوگیا ہے۔ اب یہ تعزیہ وکٹوریہ اسٹریٹ سے سیدھے چل کر بلوچ پورہ چوراہے سے اشرف آباد کی طرف مڑ کر سیدھے روضۂ کاظمین جاتا ہے۔

☆☆☆

نالۂ یتیم: تحقیقی و تحلیلی گفتگو

• ڈاکٹر سید تقی عابدی، ٹورنٹو (کینیڈا)

"نالۂ یتیم" مسدس کی ہیئت میں پینتیس (۳۵) بندوں پر مشتمل منسوخ نظم ہے جو علامہ اقبال کے متداول کلام میں شامل نہیں البتہ انجمن حمایتِ اسلام کی روئداد (رپورٹ) میں پہلی بار ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد عبدالرزاق حیدرآبادی کے "کلیاتِ اقبال" اور احمد الدین کی کتاب "اقبال" میں شائع ہوئی۔ اس نظم کو مرغوب ایجنسی اور شیخ مبارک علی نے بھی شائع کیا تھا۔ علامہ اقبال کے انتقال کے بعد یہ نظم باقیات کے تمام تر مجموعوں میں شامل رہی جن میں "رختِ سفر" (انور حارث)، "باقیاتِ اقبال" (عبدالواحد معینی)، "سرود رفتہ" (غلام رسول مہر)، "روزگارِ فقیر" (فقیر سید وحید الدین)، "ابتدائی کلامِ اقبال" (گیان چند)، "نوادرِ اقبال" (عبدالغفار شکیل)، "باقیاتِ شعرِ اقبال" (صابر کلوروی)، اور "باقیاتِ اقبال" (تقی عابدی) وغیرہ میں شامل ہیں۔

شاید علامہ نے اس نظم پر نظرِ ثانی کرکے شائع کرنے کی اجازت بھی دی ہو کیونکہ اس نظم کے متن میں جو مختلف مقامات سے شائع ہوئے ہیں کم از کم چوبیس (۲۴)، پچیس (۲۵) مقامات پر جزوی الفاظ میں تبدیلی کی گئی ہے جس کی نشان دہی گیان چند نے اپنی کتاب "ابتدائی کلامِ اقبال" کے صفحات ۳۵۱ الی ۳۵۳ پر کی ہے۔ مزید اس نظم کا تیسواں (۳۰) بند بعض کتابوں جیسے "باقیاتِ اقبال"، "کلیاتِ اقبال" (عبدالرزاق حیدرآبادی)، "رختِ سفر" (مرتب حارث)، "نوادرِ اقبال" عبدالغفار شکیل، "اقبال" احمد الدین وغیرہ میں شامل نہیں ہے جو یہ ہے۔

انجمن لاہور میں اک حامیٔ اسلام ہے
آسماں پر جس کا پیمانِ محبت نام ہے
جس کی ہر تدبیر تسکینِ دلِ ناکام ہے
جس کا نظارہ مرادِ چشمِ خاص و عام ہے
جمع ہیں عاشق مرے سب ہند اور پنجاب کے
تو وہاں جاکر مری امت کو یہ پیغام دے

"نالۂ یتیم" نظم اقبال نے انجمن حمایتِ اسلام کے پندرہویں جلسہ منعقدہ ۲۳ الی ۲۵ رفروری ۱۹۰۰ء کے تیسرے اجلاس جو ۲۴ رفروری کو ڈپٹی نذیر احمد کی صدارت میں ہوا، سنا کر بحیثیت ایک عمدہ شاعر شناخت اور اعتبار حاصل کیا یہ نظم بے حد پسند کی گئی چنانچہ دوسرے دن بھی اسے شوق و ذوق سے سنا گیا اس نظم کی کاپیاں جو پہلے سے شائع ہوچکی تھیں جلسہ گاہ میں چار چار روپے میں فروخت کی گئیں چنانچہ تین سو روپے سے زیادہ چندہ انجمن حمایتِ اسلام کے حساب میں یتیموں کی امداد کے لیے جمع ہوگیا۔

ڈپٹی نذیر احمد نے اقبال کی نظم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے دبیر اور انیس کی بہت سی نظمیں سُنیں ہیں مگر واقعی ایسی دل شگاف نظم کبھی نہیں سُنی۔"

سچ تو یہ ہے کہ لاہور جیسے بڑے علم دوست اور شعر فہم شہر میں اقبال نے بحیثیت شاعر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے اپنا گرویدہ بنالیا۔ مشاعروں کی غزلیں ہوں یا انجمن حمایتِ اسلام کی نظمیں، داغ کی شاگردی ہو یا اخباروں، رسالوں اور گلدستوں کی اشاعت، ارشد گرگانی کی تعریف ہو یا اساتذہ کی قدردانی سب نے مل کر اقبال کی شعری حیثیت کا سکہ مان لیا ورنہ اُس زمانے میں پینتیس بند (۳۵) کی نظم کو چار چار روپیوں میں خریدنا معمولی بات نہ تھی۔ اس نظم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اقبال ذود گو تھے چنانچہ ایک دو دن میں تمام تعلیمی، کاروباری اور فیملی کی مصروفیات کے باوجود سو سے زیادہ اشعار کہہ لیتے تھے جو ان کی علمی دانش اور فارسی عربی اُردو گرفت کے علاوہ شعری قادر الکلامی کی سند ہے۔ ہماری یہ مختصر تحریر اس نظم کے چند نکات کی جانب قارئین کی توجہ مبذول کرتی ہے۔ نظم "نالۂ یتیم" جس جلسہ میں سنائی گئی وہ انجمن حمایتِ اسلام کا پندرہواں جلسہ تھا مگر اقبال بحیثیت عمدہ شاعر اپنی نظم سنا رہے تھے۔ اس پینتیس (۳۵) یعنی ایک سو پانچ شعری کی مسدس نما نظم کی تاثیر اور تجلی اس میں پیوست نعتیہ اشعار ہیں جو حدیثِ دل ہیں۔ اُردو شاعری میں یہ منفرد نعتیہ انداز ہے جہاں روداد، شاعر حضورؐ کے ارشادات، حضورؐ کی گفتگو اور حضورؐ کے دہنِ مبارک سے نکلے ہوئے جملوں سے کرکے سوز و گداز سے دلوں کو عشقِ محمدیؐ اور احکامات و نصائحِ محمدیؐ سے سرشار کردیتا ہے۔

"نالۂ یتیم" درحقیقت یتیم کی فریاد ہے جو ایک نادر بے کس یہاں یتیم، دُرِ یتیم، یتیم عبداللہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کی بارگاہ میں بلند کرتا ہے۔ اس (۱۰۵) اشعار کی نعت میں اکیس (۲۱) بند یعنی ترسٹھ اشعار نعت کے ہیں، عجب نہیں کہ اقبال نے یہ تعداد بھی حضورؐ اکرم کی دنیاوی زندگی کے سالوں کے حساب سے رکھی ہو۔ اس نعتیہ اشعار میں دس بند یا تیس (۳۰) شعر حضورؐ کے دہنِ مبارک سے اقبال نے ادا کیے ہیں جو اُردو نعت کے لیے نئی تجلی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ عوام ہی نہیں بلکہ خواص نے بھی اس جانب خاص توجہ نہیں کی۔ گیان چند نے "ابتدائی کلامِ اقبال" میں جہاں کئی صفحات پر اس نظم کے متنی تحقیقی تجزیہ کیا ہے ایک لفظ بھی اس کے نعتیہ مضامین یا یہاں نعت کے لفظ کا بھی ذکر نہیں کیا۔

تقریباً تمام تر باقیات اور دوسرے جمع آوری کے مجموعوں کا بھی یہی حال ہے۔ بس سوائے کچھ جملے جو "نالۂ یتیم" کی بابت غلام رسول مہر کی کتاب "سرود رفتہ" اور صابر کلوروی کی "باقیاتِ شعرِ اقبال" میں رقم ہوئے ہیں جو ہم یہاں پیش کررہے ہیں۔

غلام رسول مہر "سرود رفتہ" کے صفحہ پندرہ کے فٹ نوٹ میں لکھتے ہیں۔

"واضح رہے کہ نعت کے تمام مضامین بالکل انوکھے اور اچھوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے بعض باتوں سے کسی کو اختلاف ہو مگر اس سے پیشتر ایسی نعت کی کوئی مثال نہیں ملتی اور یہ اقبال کا اُس وقت کا کلام ہے جب اُن کی پر عظمت شاعری کی صبحِ اوّل نمودار ہوتی تھی۔"

صابر کلوروی اپنے غیر مطبوعہ مقالے میں لکھتے ہیں۔

"یہ ایک طویل نظم ہے جس میں یتیم اپنی فریاد "یتیم ہاشمی" یعنی حضورِ اکرمؐ کے پاس لے جاتا ہے۔ نظم کے بعض بندوں میں اقبال کا حضورؐ کی ذات سے عقیدت کا جذبہ نمایاں ہے۔ یہ عقیدت آگے چل کر عشقِ رسولؐ کا محرک بنتی ہے۔ فنی لحاظ سے ہم اسے کامیاب نظم نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ اس میں فارسی تراکیب اور اضافتوں کی بھرمار ہے۔ نظم پر یاس انگیز کیفیت غالب ہے۔ تاہم مایوسی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں یتیم ہاشمیؐ کی ذات امید کی کرن بن کر نمودار ہوتی ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ نظم انسانی دکھوں پر اقبال کے اضطراب کو ظاہر کرتی ہے۔ نظم کے بند نمبر ۲، ۳، ۱۵، ۲۴، ۲۵، ۲۹، ۳۱۔ بہت عمدہ ہیں۔ نظم کا حاصل آخری بند ہے جس میں یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ اسلام کی بنیاد ایک یتیم نے رکھی۔"

اقبال نے "نالۂ یتیم" کے پہلے چودہ بندوں میں یتیم کا درد، اس کی محرومی کے مسایل، دُنیا کی بے توجہی، ہر چیز کی کمیابی، باپ کی موجودگی کی آسایش اور ننھے کمسن دل کی پُردرد فریاد کو پیش کیا ہے۔ یہ نظم اقبال کی ابتدائی نظموں میں شامل ہے۔ نظم کا پلاٹ اقبال کی فکر کی طرح بالکل جداگانہ اور منفرد ہے جس کی نظیر ہمیں اُردو کے نعتیہ مضامین میں نظر نہیں آتی جس کی وجہ سے جب یہ نظم سنائی گئی تو لوگوں کی آنکھوں سے اشک رواں تھے اور دل و جگر سوز و گداز کی تاثیر سے دوچار تھے۔ جہاں تک اس نظم کی لفظیات اور ساختیات کا مسئلہ ہے یہاں فارسی تراکیب اور بعض گنجلک غیر مانوس الفاظ کا انتخاب اور مصرعوں کا لہجہ ایک کمسن کی زبان کی پوری نمایندگی اچھے طریقے سے نہیں کرسکتا۔ ہم یہاں چند مصرعوں کو جوڑ کر یتیم کی گفتار اور فریاد کی جھلک کو پیش کرتے ہیں یہ نظم لفظ "آہ" سے شروع ہوتی ہے۔

ے : آہ! کیا کہیے کہ اب پہلو میں اپنا دل نہیں
بجھ گئی جب شمعِ روشن پھر [illegible] محفل نہیں
ع : ٹکڑے ٹکڑے جس کے ہوجائیں وہ پیمانہ ہوں میں
ے : لیں گے ہم ہنگامۂ ہستی میں اب کیا بیٹھ کر
روئیے جاکر کسی صحرا میں تنہا بیٹھ کر
ع : زخمِ دل کے واسطے ملتا نہیں مرہم مجھے
ع : ظلِ دامانِ پدر کا ہے ز بس ماتم مجھے
ے : دم کے بدلے میرے سینے میں دمِ شمشیر ہے
زندگی اپنی، کتابِ موت کی تفسیر ہے
ع : سایۂ رحمت ہے تو اے ظلِ دامانِ پدر
ع : رہنما ہے وادیٔ عالم میں تو مثلِ خضر
ے : ہے شہنشاہی جو طفلی تو ہما تاثیر ہے
تو نہ ہو تو زندگی اک قیدِ بے زنجیر ہے

اس یتیم کے نالے میں اقبال نے ایک فارسی شعر بھی اضافہ کیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ "یتیم پوچھ رہا ہے میرے رفیق اور یار جو مجھ سے قریب تھے اب میں انھیں نہیں دیکھ رہا ہوں، میرے دوست مجھ سے نہیں مل رہے ہیں، کیا دوستی ختم ہوگئی ہے۔"

ے : دوستی از کس نمے بینیم یاراں را چہ شد
دوستی کو آخر آمد دوستداراں را چہ شد

اس فریاد میں ایک خوبصورت روشن موڑ اُس وقت آتا ہے جب یتیم خیال کرتا ہے کہ اپنا دکھڑا ہر ایک کے سامنے رونا نہیں چاہیے بلکہ اپنا دکھ درد حضرت ختمی مرتبتؐ جو خود "یتیم ہاشمی" ہیں ان کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیے اور یہ سوچتے ہی اُس کے دل پر بصیرت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ اپنی بے زبانی سے حضورؐ کی خدمت میں آن کہی داستان سنانا شروع کردیتا ہے۔

ے : ہر کسی کے پاس یہ دکھڑا نہ رونا چاہیے
آستاں اس کو یتیمِ ہاشمیؐ کا چاہیے
ے : چشمِ باطن کی نظر بھی کیا سبک رفتار ہے
سامنے اک دم میں درگاہِ شہِ ابرارؐ ہے
ے : اے مددگارِ غریباں اے پناہِ بے کساں
اے نصیرِ عاجزاں! اے مایۂ بے مایگاں
ے : کارواں صبر و تحمل کا ہوا دل سے رواں
کہنے آیا ہوں میں اپنے درد و غم کی داستاں
ے : ہے تری ذاتِ مبارک حلِ مشکل کے لیے
نام ہے تیرا شفا دُکھتے ہوئے دل کے لیے

یتیم کہتا ہے کہ ہر آفت و مصیبت تو بیان ہوسکتی ہے لیکن صرف یتیمی کی مشکلات اور رنج و آفات بیان نہیں ہوسکتے اسی لیے

میری صورت ہی کہانی ہے دلِ ناشاد کی
ہے خموشی بھی مری سائل تری امداد کی

پھر یتیم مدحتِ رسولِ اکرمؐ شروع کرتا ہے۔ حضورؐ کی عظمت، رحمت، محبت، علم و حکمت وغیرہ بیان کرتا ہے اس نظم کا یہ حصہ بڑا تابناک ہے۔ ہم یہاں چند شعر پیش کررہے ہیں۔

بزمِ عالم میں طرازِ مسندِ عظمت ہے تو
بہرِ انساں جبرئیلِ آیۂ رحمت ہے تو
اے دیارِ علم [illegible]

اے ضیائے چشمِ ایماں زیبِ ہر مدحت ہے تو
درد جو انساں کا تھا وہ تیرے پہلو سے اٹھا
قلزمِ جوشِ محبت تیرے آنسو سے اٹھا
آبِ کوثر تشنہ کامانِ محبت کا ہے تو
جس کے ہر قطرے میں سو موتی ہوں وہ دریا ہے تو
طور پر چشمِ کلیم اللہ کا تارا ہے تو
معنیٔ "یٰسین" ہے تو مفہوم "اَوْ اَدْنیٰ" ہے تو
اس نے پہچانا نہ تیری ذاتِ پُر انوار کو
جو نہ سمجھا احمدِ بے میم کے اسرار کو
دل ربائی میں مثالِ خندۂ مادر ہے تو
مثلِ آوازِ پدر شیریں تر از کوثر ہے تو
جس سے تاجِ عرش کو زینت ہو وہ گوہر ہے تو
از پئے تقدیرِ عالم صورتِ اختر ہے تو
زیبِ حسنِ محفلِ اشرافِ عالم تو ہوا

تھی مؤخر گرچہ آمد پر مقدم تو ہوا
تیرا رتبہ جوہرِ آئینۂ لولاک ہے
فیض سے تیرے رگِ تاکِ یقیں نمناک ہے
تیرے سائے سے منور دیدۂ افلاک ہے
کیمیا کہتے ہیں جس کو تیرے در کی خاک ہے
تیرے نظارے کا موسیٰ میں کہاں مقدور ہے
تو ظہورِ "لن ترانی" گوئے اوجِ طور ہے
دوپہر کی آگ میں وقتِ درو دہقان پر
ہے پسینے سے نمایاں مہرِ تاباں کا اثر
یا محمدؐ کہہ کے اٹھتا ہے وہ اپنے کام سے
ہائے کیا تسکیں اسے ملتی ہے تیرے نام سے

مدحتِ سید المرسلینؐ کرکے اپنا مدعا پیش کرنے کے لیے یتیمی کا سہارا لیتا ہے۔

آ گرا ہوں تیرے در پر، وقت ہے امداد کا
سرفرازی چاہیے بدلہ مری اُفتاد کا
آ نہ سکتا تھا زباں تک بے کسی کا ماجرا
حوصلہ لیکن مجھے تیری یتیمی نے دیا

یہاں تک کا نظم کا پلاٹ بعض نعتیہ نظموں میں بعض اوقات جلوہ افروز ہوتا ہے لیکن اس مکالمے میں حضورؐ کی زبانِ مبارک سے گفتگو اگر نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے یہ اقبال کا جدید نعتیہ انداز ہے جو پُراثر ہے اسی لیے تو جس محفل میں اقبال ان اشعار کو سنا رہا ہے لوگ بخصوص عاشقانِ رسولؐ ہر مصرعے پر اشک اور دولت نچھاور کررہے تھے۔ نعت کے اس حصے سے جہاں حضورؐ کا خطاب شروع ہوتا ہے۔ یتیم کی زبان میں شاعر نے مؤدب اور مہذب رہنے کی تاکید بھی کی ہے اور پھر حضورؐ کا خطاب شروع کیا ہے۔ ہم مضمون کے اختصار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے چند اشعار یہاں جوڑتے ہیں تاکہ مضمون میں تشنگی نہ رہ جائے۔

ہاں ادب اے دل! یہ اعزاز مشتِ خاک کو
میں مخاطب ہوں جنابِ سیّدِ لولاک کو

اے گرفتارِ یتیمی اے اسیرِ قیدِ غم!
تجھ سے ہے آرامِ جانِ سیّدِ خیر الامم
کانپتا ہے آسماں تیرے دلِ ناشاد سے
ہل گیا عرشِ معظم بھی تری فریاد سے
میری اُمّت کیا شریکِ دردِ پیغمبرؐ نہیں
کیا جہاں میں عاشقانِ شافعِ محشر نہیں
جس طرح مجھ سے نبوت میں کوئی بڑھ کر نہیں
میری امت سے حمیت میں کوئی بڑھ کر نہیں
یہ دل و جاں سے خدا کے نام پر قربان ہیں
ہوں فرشتے بھی فدا جن پر یہ وہ انسان ہیں

یہاں ایک نکتہ یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ علامہ اقبال کا شعر جو اگرچہ باقیات میں ہے مگر وہ زبان زدِ عام ہے

ے : جس طرح مجھ کو شہیدِ کربلا سے پیار ہے
حق تعالیٰ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے

یہ شعر کو علامہ اقبال کی امام حسینؑ سے عقیدت کے طور پر ہر جگہ پیش کیا جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ عاشقِ امام حسینؑ تھے اور ان کی کئی نظمیں اور عمدہ شعر امام حسینؑ کے بارے میں ان کے متداول اور باقیات میں موجود ہیں لیکن یہ شعر جو "نالۂ یتیم" کا ہے حضورِ اکرمؐ کی زبان سے اس نظم میں رقم کیا گیا ہے۔ ہم اس شعر سے پہلے کے اشعار نقل کرتے ہیں۔

جمع ہیں عاشق مرے سب ہند اور پنجاب کے
تو وہاں جاکر مری امت کو یہ پیغام دے
جاکے یوں کہنا کہ "اے گلہائے باغِ مصطفیؐ
تم سے ہے برگشتہ نہ ہو جائے زمانے کی ہوا
عرصۂ ہستی میں از بہرِ حصولِ مدعا
رشکِ صد اکسیر ہوتی ہے یتیموں کی دعا
جس طرح مجھ کو شہیدِ کربلا سے پیار ہے
حق تعالیٰ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے

حضورؐ فرمارہے ہیں میرا نواسہ حسینؑ جو کربلا میں شہید ہوگا وہ میرا پیارا نواسہ ہے اور جیسا اُس نواسے شہیدِ کربلا سے مجھے پیار ہے اسی طرح اللہ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے اس لیے یتیموں کی خدمت حمایت اور مدد کرنی چاہیے تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں ان کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

اس نظم کے آخیر میں حضورِ اکرمؐ نے ملّت میں ہمت اور غیرت کو بڑھایا اور یتیموں کی مدد کرنے کی سفارش فرماتے ہیں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ صدرِ اسلام یعنی آغازِ اسلام سے یتیموں نے ہی اسلام کی بنیاد رکھی خود حضورِ اکرمؐ "دُرِیتیم" تھے چنانچہ یتیموں کا احترام اور ان کی مدد سیرتِ نبوی کا جزو ہے۔

جوش میں اپنی رگِ ہمت کو لانا چاہیے
احمدی غیرت زمانے کو دکھانا چاہیے
بندشِ غم سے یتیموں کو چھڑانا چاہیے
مل کے اک دریا سخاوت کا بہانا چاہیے
تھی یتیمی کچھ ازل سے آشنا اسلام کی
پہلے رکھی ہے یتیموں نے بِنا اسلام کی
کہہ رہی ہے اہلِ دل سے ابتدا اسلام کی
ہے یتیموں پر عنایت انتہا اسلام کی
تم اگر سمجھو تو یہ سو بات کی اک بات ہے
آبرو میری یتیمی کی تمہارے ہات ہے

□□□

-: حوالجات :-
۱۔ "ابتدائی کلامِ اقبال" ڈاکٹر گیان چند، ۲۰۰۴ء، ص: ۳۵۲
۲۔ "باقیاتِ شعرِ اقبال کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" ڈاکٹر صابر کلوروی، غیر مطبوعہ مقالہ، ۱۹۸۲ء، ص: ۹۶
۳۔ "ابتدائی کلامِ اقبال" ڈاکٹر گیان چند، ۲۰۰۴ء، ص: ۳۵۱ الی ۳۵۳
۴۔ "ابتدائی کلامِ اقبال" ڈاکٹر گیان چند، ۲۰۰۴ء، ص: ۶۸
۵۔ "سرود رفتہ" غلام رسول مہر، ۱۹۵۹ء، ص: ۱۵
۶۔ "باقیاتِ شعرِ اقبال کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" ڈاکٹر صابر کلوروی، غیر مطبوعہ مقالہ، ۱۹۸۲ء، ص: ۹۷
۷۔ "باقیاتِ اقبال" سید تقی عابدی، مطبوعہ بک کارنر، ۲۰۲۳ء

☆☆☆

سلام

• کوثر رضوی

سبیل پر جو یہ کوزے سجا کے رکھ دئے ہیں
فلک سمجھتا ہے سیارے لا کے رکھ دئے ہیں
غمِ حسینؑ کا سورج ہر اک فلک پر ہے
ہر ایک شام کے امکاں مٹا کے رکھ دئے ہیں
خیال کرب و بلا جب کبھی بھی آیا ہے
تو دل نے آنکھ میں آنسو اٹھا کے رکھ دئے ہیں
ادھر سلام کی رکھی تھیں ہم نے بنیادیں
ادھر مکان ملک نے بنا کے رکھ دئے ہیں
کلام کرب و بلا میں ہیں خطبۂ زینبؑ
کتابِ حق ہے تو سورے نسا کے رکھ دئے ہیں
وہ شیر خوار تھا پیاسا تھا ابر صبر بھی تھا
اسی نے سنگ کے بادل بنا کے رکھ دئے ہیں
نثار قافلۂ شاہِ دیں پر کوثرؔ
ہر اک غبار کے چہرے ہٹا کے رکھ دئے ہیں

☆☆☆

نظمِ معرّیٰ

• ممتاز لکھنوی

کہتی ہے رو رو کے سکینہ
بچھڑے ہیں پردیس میں بابا
کرب و بلا میں بے سر لاشہ
بر سرِ نیزہ فرقِ سرورؑ
پھپھیوں کے بازو میں رسّی
اس رسّی میں گردن میری
کس کے ظالم نے باندھی ہے
پنجوں کے بل کیسے چلوں میں
سوکھے گلے میں سانس ہے رکتی
اپنی بپتا اُس کو سناؤں
جس کے گلے میں طوق بندھا ہے
گھٹ گھٹ کے رستہ چلنا ہے
اور طمانچے بھی سہنا ہیں
میرے عمو پاس نہیں ہیں
بالی سکینہ کا نوحہ ہے
کیسے قلم ممتاز چلے اب
اشکوں سے تحریر ہوئی تر

☆☆☆

سلام

• میر نظیر باقری

ظلم پسپا ہو گیا صبر و وفا کے سامنے
ہر بلا دم توڑ بیٹھی کربلا کے سامنے
جب گلے اس کو لگا کر کر دیا شہ نے معاف
تھی شفاعت کی سند حر کی خطا کے سامنے
لاکھ بھی دنیا جلائے بغضِ حیدر میں چراغ
جل نہ پائیں گے ولایت کی ہوا کے سامنے
شام کے دربار میں جتنے بھی قیدی ہیں چراغ
بجھ نہیں سکتے حکومت کی ہوا کے سامنے
لہجہ حیدر میں جب دربار نے خطبہ سنا
ایک سناٹا تھا زینب کی صدا کے سامنے
جو مخالف تھے عزاداروں سے ٹکرائے مگر
ہوگئے ناکام زہرا کی دعا کے سامنے
یہ بھی اک منظر نگاہ وقت میں محفوظ ہے
چھوڑ دی نبیوں نے مسند فاطمہ کے سامنے
یہ خدا جانے کہ پھر کس کس پہ ٹوٹیگا عذاب
فاطمہ جب بال کھولیں گی خدا کے سامنے
مشکلیں بھی دیکھ کر خود مشکلوں میں پڑ گئیں
آ گئیں جس وقت بھی مشکل کشا کے سامنے
کربلا کی خاک نے کتنوں کو اچھا کر دیا
ہر دوا بیکار نکلی اس دوا کے سامنے
ذوالفقار اب تو بتا تو نے دیکھا ہے کبھی
ضرب حیدر سے بچا ہے کون آ کے سامنے
عمر بھر وہ خون کے آنسو رلاتے ہی رہے
شام کے منظر جو تھے زین العبا کے سامنے
روز محشر جب رکھا میزان میں ان کو نظیر
سب عمل ہلکے رہے اشکِ عزا کے سامنے

بہار کے عوام بی جے پی کی جیت کا رتھ روکنے کا کام کریں

بدقسمتی سے الیکشن کمیشن بی جے پی کا جگاڑ کمیشن بن گیا ہے اور غریبوں، استحصال زدہ اور پسماندہ لوگوں کے ووٹ چوری کرنے میں برسراقتدار پارٹی کی مدد کر رہا ہے

آرا:(یواین آئی) اتر پردیش کے سابق وزیراعلیٰ اور سماج وادی پارٹی (ایس پی) لیڈر اکھلیش یادو نے سنیچر کو کہا کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اودھ نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جیت کے رتھ کو روک دیا تھا اور اب مگدھ کی باری ہے کہ بہار کے اسمبلی انتخابات میں اسے شکست دے کر ملک کی سیاست کو ایک نئی سمت عطا کرے۔ مسٹر یادو نے آرہ میں کانگریس اور اتحادیوں کی ووٹر ادھیکار یاترا کے اسٹیج سے کہا کہ یادداشت بتاتی ہے کہ کبھی ایودھیا کی طرف بڑھ رہے بی جے پی کے رتھ کو بہار نے ہی روکا تھا اور اس بار بھی بہار ہی ان کی جیت کے رتھ کو روکنے کا کام کرے گا۔ ایس پی لیڈر نے کہا کہ ملک کے الیکشن کمیشن کا کام غیر جانبدار رہ کر عوام کے شہری حقوق اور آئین کی حفاظت کرنا ہے، لیکن بدقسمتی سے یہ بی جے پی کا جگاڑ کمیشن بن گیا ہے اور غریبوں، استحصال زدہ اور پسماندہ لوگوں کے ووٹ چوری کرنے میں مرکز میں برسراقتدار پارٹی کی مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر ادھیکار یاترا کی قیادت کرتے ہوئے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نہ صرف بہار میں بلکہ پورے ملک میں بیداری پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے بہار اسمبلی انتخابات میں ان کی پارٹی بی جے پی کے خلاف اپوزیشن کی مکمل حمایت کرے گی۔ مسٹر یادو نے کہا کہ جب آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو اقتدار میں تھے تو انہوں نے بہار سے نقلِ مکانی روکنے کے لیے بڑی تعداد میں نوجوانوں

کو روزگار دیا تھا اور ایک بار پھر اقتدار میں آنے کے بعد بہار حکومت نوجوانوں کے لیے روزگار کا بندوبست کرے گی اور ریاست سے ان کی نقل مکانی کو روکے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب نوجوان نہیں بلکہ بی جے پی بہار سے نقلِ مکانی کرنے والی ہے۔ ایس پی لیڈر نے کہا کہ ووٹ اور شہری حقوق کا تحفظ بہت ضروری ہے۔ ووٹ کا حق چھن جانے کے بعد راشن کارڈ، نوکری اور دیگر سہولیات سے محروم ہونے کا خطرہ ہے اور اس ناانصافی کے خلاف سب کو مل کر کھڑا ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹ خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) الیکشن کمیشن کا احمقانہ فیصلہ ہے۔ جس میں بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت میں بی جے پی ایک استعمالی پارٹی ہے جو ووٹروں کی فلاح و بہبود کے لیے کام نہیں کرتی بلکہ ان کا استعمال کرتی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستانی اشیا پر ٹیرف لگا کر ہمارے ملک کے تاجروں کو کافی نقصان پہنچایا ہے لیکن بی جے پی میں اس موضوع پر بولنے کی ہمت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ نے تاجروں کے کاروبار کے ساتھ بی جے پی پر بھی ٹیرف لگا کر اس کی بولتی بند کردی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر یادو کل بہار میں جاری ووٹر ادھیکار یاترا میں شامل ہونے کے لیے بہار آئے تھے اور آج انڈیا گٹھ بندھن کے لیڈروں کے ساتھ اسٹیج شیئر کرتے ہوئے انہوں نے بہار کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ووٹ کے حقوق کے تئیں بیدار رہیں اور بی جے پی کو شکست دیں۔

ایس آئی بھرتی امتحان منسوخ ہونے سے بی جے پی کا دوہرا کردار آیا سامنے: گہلوت

جے پور:(یواین آئی) راجستھان کے سابق وزیراعلیٰ اشوک گہلوت نے کہا ہے کہ پولیس سب انسپکٹر (ایس آئی) بھرتی امتحان 2021- پر ہائی کورٹ کے فیصلے نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دوہرے کردار کو عوام کے سامنے ظاہر کردیا ہے۔ مسٹر گہلوت نے ہفتہ کو یہاں اپنے بیان میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی عوام میں تو اس امتحان کے بارے میں مختلف باتیں کرتی ہے لیکن عدالت میں کوشش کرتی رہی کہ اس امتحان کو منسوخ نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں بے روزگاری نے ایسا ماحول بنا دیا ہے کہ تمام ریاستوں اور مرکزی حکومت کی طرف سے منعقدہ بھرتی امتحانات میں پیپر لیک ہونے کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ فوج، عدلیہ اور میڈیکل کے این ای ای ٹی امتحانات تک کے پرچے لیک ہوئے جس سے ملک بھر میں تنازعہ ہوا۔ اتر پردیش، گجرات، بہار، مہاراشٹر، پنجاب، مغربی بنگال سمیت کئی ریاستوں میں پیپر لیک کے 50 سے زیادہ واقعات پیش آئے۔ راجستھان بھی اس سے اچھوتا نہیں رہا لیکن راجستھان میں اٹھائے گئے سخت اقدامات پورے ملک میں ایک مثال بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں پیپر لیک کے خلاف پہلے 10 سال تھی، پھر اسے بڑھا کر عمر قید تک کی سزا اور 10

کروڑ روپے جرمانہ، قصورواروں کی جائیداد قرق جیسے سخت قانون سب سے پہلے راجستھان میں سابقہ کانگریس حکومت نے ہی بنایا تھا۔ اس قانون کے بعد ہی مرکزی حکومت نے قانون بنایا لیکن سزا کا التزام نہیں رکھا۔ انہوں نے کہا کہ سال 2021 میں کانگریس حکومت نے سابق آئی پی ایس اور آر پی ایس سی چیئرمین مسٹر مہندر کماوت کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے امتحانی عمل کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز دیں، جس کی بنیاد پر امتحانی نظام میں بہتری لائی گئی۔ ہماری حکومت کے دور میں پیپر لیک، نقل وغیرہ کے خلاف کارروائی کے لیے ایک اینٹی چیٹنگ سیل بنایا گیا تھا، جس نے اس طرح کی کارروائیوں میں ملوث سینکڑوں افراد کو جیلوں میں ڈال دیا۔ مسٹر گہلوت نے کہا کہ ہماری حکومت کے دوران جس امتحان میں بے قاعدگیوں کا انکشاف ہوا تھا اس کے مجرموں کو گرفتار کر کے امتحان منسوخ کر دیا گیا تھا۔ آر پی ایس سی ممبر بابولال کٹارا کو بھی کانگریس حکومت کے دوران عہدے پر رہتے ہوئے گرفتار کیا گیا جس سے ایک پیغام دیا جا سکے کہ ملزم چاہے وہ کسی بھی سطح کا ہو، بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت کے دوران ریٹ امتحان کی سطح کے امتحان میں بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا تھا، جسے حکومت نے منسوخ کر کے مقررہ وقت میں دوبارہ امتحان کا انعقاد کیا اور اسامیوں کی تعداد 32 ہزار سے بڑھا کر 50 ہزار سے زائد نوجوانوں کو نوکریاں دیں۔

بھوپال: وزیراعلیٰ موہن یادو نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی کہ ہر شہری دیسی مصنوعات کا استعمال کرے اور دوسروں کو بھی اس کیلئے ترغیب دے۔

گریز کے تلیل گاؤں میں تباہ کن آگ، 20 ڈھانچے خاکستر

سری نگر:(یواین آئی) سرحدی ضلع باںڈی پورہ کے گریز سیکٹر میں لائن آف کنٹرول کے قریب تلیل کے کشپتھ گاؤں میں ہفتے کی علی الصبح لگی آگ نے تباہی مچا دی، جس میں کم از کم 20 ڈھانچے مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گئے اور کئی کنبے کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے۔ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کے ایک عہدیدار نے یواین آئی کو بتایا کہ آگ اچانک ایک مکان سے شروع ہوئی اور چند ہی لمحوں میں تیز شعلوں نے پورے محلے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ چونکہ زیادہ تر مکانات لکڑی سے تعمیر شدہ تھے اس لئے آگ جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور تمام تر کوششوں کے باوجود قیمتی ڈھانچے لمحوں میں راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہوگئے۔ عینی شاہدین کے مطابق، آسمان کو چھوتی لپٹیں اور گھنا دھواں میلوں دور تک دکھائی دے رہا تھا، جبکہ گاؤں کے مرد، عورتیں اور بچے گھبراہٹ کے عالم میں گھروں سے باہر نکل آئے۔ کئی متاثرہ کنبے صرف تن کے کپڑوں کے ساتھ گھروں سے باہر بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ عہدیدار نے بتایا کہ آگ پر اگرچہ بروقت قابو پا لیا گیا، تاہم 20 ڈھانچے مکمل طور پر جل جانے سے لاکھوں روپے مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوش قسمتی سے کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی، البتہ مکینوں کا سب کچھ اس آگ میں راکھ میں بدل گیا۔ دریں اثنا انتظامیہ نے ابتدائی راحتی امداد بھیجنے کی یقین دہانی کرائی ہے، تاہم گاؤں والے بڑے پیمانے پر سرکاری مدد اور باز آبادکاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

فوج کے جوانوں کے قتل کا معاملہ

پانچ ماؤنوازوں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی

نئی دہلی:(یواین آئی) نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے ہفتہ کو کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماؤنواز) کے پانچ کارکنوں کے خلاف 2023 میں چھتیس گڑھ کے کانکیر ضلع میں ایک فوجی جوان کے قتل میں ملوث ہونے کے الزام میں ایک ضمنی چارج شیٹ داخل کی۔ جگدل پور کی این آئی اے کی خصوصی عدالت میں داخل کی گئی سپلیمنٹری چارج شیٹ میں ملزمان بھون لال جین، سریش کمار سلام، شیلیندر کمار بکھیل، اندورام سلام اور سونو ہیملا پر تعزیرات ہند، آرمس ایکٹ اور یواے پی اے کی مختلف دفعات کے تحت فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ ہندوستانی فوج کے ایک جوان موتیرام اچالا کو فروری 2023 میں ضلع کانکر کے امبیڑا علاقے کے یوسلی گاؤں میں ایک میلے میں سی پی آئی (ماؤسٹ) کے مسلح ارکان نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ وہ اپنے اہل خانہ سے ملنے گیا تھا۔ این آئی اے کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بھون لال جین، سریش کمار سلام، شیلیندر کمار بکھیل، اندورام سلام اس واقعہ میں سرگرم عمل تھا جبکہ سونو ہیملا سی پی آئی (ماؤنواز) کے شمالی بستر ڈویژن کی کویماڑی ایریا کمیٹی کا مسلح کارکن تھا۔ ان لوگوں نے موتی رام اچالا کو پہچان کر مقامی بازار میں قتل کر دیا۔ این آئی اے نے ان پانچوں کو اس سال مارچ میں مقامی لوگوں میں دہشت پھیلانے کی سازش کے سلسلے میں گرفتار کیا تھا۔

جموں وکشمیر ہمیشہ سے قدرتی حسن اور سیاحت کی اصل پہچان رہا ہے: عمر عبداللہ

سری نگر:(یو این آئی) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر کا خطہ ہمیشہ سے قدرتی حسن اور سیاحت کی اصل پہچان رہا ہے جبکہ آج کئی خطے اپنی شناخت دلکش نعروں کے ذریعے قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بات جمعہ کی شام شیر کشمیر انٹرنیشنل کانفرنس سنٹر (ایس کے آئی سی سی) سری نگر میں منعقدہ ایچ ڈی ایف سی بینک کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے بینک کی ترقی، لچک اور جموں وکشمیر کے ساتھ طویل مدتی وابستگی کو سراہا۔ عمر عبداللہ نے وادی کی سیاحتی تاریخ کو اجاگر کرتے ہوئے یاد دلایا کہ صدیوں پہلے لال قلعے کی دیواروں

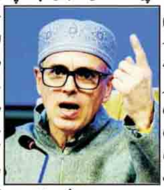

پر کشمیر کو جنت ارضی کے طور پر کندہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کی سیاحتی کامیابی کا اصل پیمانہ یہ ہوگا کہ یہاں آنے والے مہمان دوبارہ اپنے اہل خانہ اور دوستوں کے ساتھ لوٹ کر آئیں۔ انہوں نے شرکا کو دعوت دی کہ وہ سری نگر کے علاوہ وادی کے دوسرے خوبصورت مقامات کی بھی سیر کریں۔ ان کا کہنا تھا، 'ہماری کامیابی کا معیار یہ نہیں ہوگا کہ ہم آپ کو یہاں ایک بار لے آئیں، بلکہ اصل کامیابی یہ ہوگی کہ آپ بار بار واپس آئیں۔' بینکاری کے شعبے پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایچ ڈی ایف سی بینک جموں وکشمیر کی اقتصادی ترقی کا ایک اہم شراکت دار بن چکا ہے۔

محبوبہ مفتی کا مرکز سے جموں وکشمیر کیلئے فوری مالی امدادی پیکیج کا مطالبہ

سری نگر:(یواین آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے مرکزی حکومت سے جموں وکشمیر میں حالیہ سیلاب، بادل پھٹنے اور لینڈ سلائیڈنگ سے ہونے والے متاثرین کے لئے اسی نوعیت کے مالی امدادی پیکیج کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا ہے جس نوعیت کا اعلان سال 2014 کے سیلاب کے وقت کیا گیا تھا۔ انہوں نے ساتھ ہی کہا کہ تاہم اس وقت جموں صوبے کی طرف خصوصی توجہ دی جانی چاہئے جہاں کشمیر کے مقابلے میں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ موصوف صدر نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کو 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کیا۔ انہوں نے کہا:' حالیہ سیلاب، بادل پھٹنے اور لینڈ سلائیڈنگ نے جموں وکشمیر میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے اور جموں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، جانیں

ضائع ہوئی ہیں، گھر تباہ ہوئے ہیں، بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا ہے اور کئی کنبوں کے پاس کچھ نہیں بچا ہے'۔ محبوبہ مفتی نے مرکزی حکومت سے متاثرین کے لئے مالی امدادی پیکیج کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا: ' مرکزی حکومت کو فوری طور پر سال 2014 کے سیلاب کی طرح کے مالی امدادی پیکیج کا اعلان کرنا چاہیے اور اس بار جموں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے جہاں سب زیادہ نقصان ہوا ہے'۔

ایم بی بی ایس داخلہ گھوٹالہ

کشمیر میں 6 مقامات پر سی بی کے چھاپے

سری نگر:(یو این آئی) کرائم برانچ کشمیر کے اقتصادی جرائم ونگ نے ہفتے کے روز کہا کہ وہ بنگلہ دیش میں ایم بی بی ایس کے داخلوں کے فرضی وعدوں سے متعلق ایک گھوٹالے میں ملوث چار افراد کے خلاف درج ایف آئی آر کے سلسلے میں چھ مختلف مقامات پر تلاشی لے رہی ہے۔ سی بی کے کے ایک ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ایک شکایت وصول ہونے کے بعد، تحقیقات کا حکم دیا گیا تھا، جس میں انکشاف ہوا کہ میڈیکل داخلوں کو محفوظ بنانے کے جھوٹے بہانے سے بھاری رقم اکٹھی کی گئی تھی تاہم یہ رقم کبھی کسی میڈیکل کالج میں جمع نہیں کروائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تفتیش میں دھوکہ دہی کے الزامات کی تصدیق ہو گئی اور اس کے مطابق دھوکہ دہی اور مجرمانہ سازش سے متعلق جرائم کے لئے چار افراد کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے، جو دفعہ 420 اور 120-B آئی پی سی کے تحت قابل سزا ہے۔ ملزموں کی شناخت پیر زادہ عابد ولد پیر زادہ محمد نعیم ساکن بجبہاڑہ حال آزاد بستی نٹی پورہ سری نگر، سید وسیم ولد سید بشیر احمد ساکن کریم آباد پلوامہ حال آزاد بستی نٹی پورہ سری نگر، سید سہیل اعجاز ولد سید اعجاز قادری ساکن تکیہ ماگام کوکرناگ حال مسلم آباد بمقابل این آر کالونی بمنہ سری نگر اور ضیغم خان ولد گلزار خان ساکن بمنہ کے طور کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی نتائج سے معلوا ہوا ہے کہ پیرزادہ عابد یورپ کنسلٹنسی سنٹر کے نام سے ایک تعلیمی کنسلٹنسی کے مالک ہیں جبکہ باقی تین ملزمان سید وسیم، سید سہیل اعجاز اور ضیغم خان اوورسیز کنسلٹنسی کے مالکان ہیں۔

مگدھ/گیا: اورنگ آباد میں قیدی کی موت پر دن بھر ہنگامہ، پولیس کا لاٹھی چارج۔ ایم ایل اے خاموش تماشائی بنے رہے۔

کمیٹیاں حکومت کے ساتھ مل کر کام کریں تو حکومت میں شفافیت بڑھے گی: برلا

بھونیشور:(یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج یہاں کہا کہ کمیٹیاں حکومت کے ساتھ مل کر کام کریں تو حکومت میں شفافیت اور جوابدہی بڑھے گی، جس سے معاشرے کو مضبوط بنانے کا مقصد پورا ہوگا۔ مسٹر برلا نے یہاں پارلیمنٹ اور ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی اسمبلیوں کی درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کی بہبود سے متعلق کمیٹیوں کے قومی کنونشن کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کمیٹیوں کا مقصد حکومت کی نکتہ چینی کرنا نہیں بلکہ منصوبوں کو اور زیادہ عوام پر مبنی بنانے کے لیے تخلیقی تجاویز دینا ہے۔ کمیٹیاں حکومت

کے ساتھ مل کر کام کریں تو حکومت میں شفافیت اور جوابدہی بڑھے گی، جس سے معاشرے کو مضبوط بنانے کا مقصد پورا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ رج فہرست ذات/ درج فہرست قبائل (ایس سی/ ایس ٹی) کمیونٹی کو آئینی حقوق اور حکومت کے منصوبوں کا مکمل فائدہ ملنا چاہیے۔ اس کے لیے کمیٹیوں کو بجٹ کے مؤثر استعمال اور منصوبوں میں ضروری تبدیلیوں کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا۔ اسپیکر موصوف نے بتایا کہ ہمارے ایس سی/ ایس ٹی نوجوان آج تعلیم، کاروبار، اسٹارٹ اپ اور اختراع کے میدان میں نئی بلندیوں کو حاصل کر رہے ہیں۔ یہی نوجوان 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے مضبوط ستون بنیں گے۔

وشنو نے ملک میں الیکٹرانکس آلات کے تمام پرزے بنانے کی اپیل کی

نئی دہلی:(یواین آئی) مرکزی الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر اشونی وشنو نے ہفتہ کو پہلی سہ ماہی میں ملک کی جی ڈی پی کی شرح نمو 7.8 فیصد حاصل کرنے پر خوشی کا اظہار کیا اور صنعت سے اپیل کی کہ وہ الیکٹرانکس آلات کے تمام اجزاء ہندوستان میں ہی بنائے۔ یہاں الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کمپنی اوپٹیمس کے رائنوٹیک ٹیمپرڈ گلاس مینوفیکچرنگ پلانٹ کے افتتاح کے موقع پر مسٹر ویشنو نے کہا کہ "ملک کی جی ڈی پی (مجموعی گھریلو پیداوار) پہلی سہ ماہی میں 7.8 فیصد کی شرح سے بڑھی ہے۔ جب پوری دنیا میں اتھل پتھل ہے، اس غیر یقینی ماحول میں ہندوستان ایک مستحکم، اختراعی مصنوعات بنانے والی معیشت کے طور پر ابھرا ہے۔ پوری دنیا کی امیدیں ہندوستان سے وابستہ ہیں۔" میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک میں مجموعی طور پر موبائل فونز اور الیکٹرانکس کا پورا ایکو سسٹم ترقی کر چکا ہے۔ ان 11 سالوں میں الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ چھ گنا بڑھ

کر تقریباً 11.5 لاکھ کروڑ روپے کی صنعت بن گئی ہے۔

ہندوستان سے تقریباً 3.5 لاکھ کروڑ روپے کی برآمدات شروع ہوئی ہیں۔ یہ اپنے آپ میں ایک بہت بڑی کامیابی ہے، وزیر اعظم نریندر مودی کے 'میک ان انڈیا' کے عزم کی ایک بہت اچھی مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ "مرحلہ وار طریقے سے موبائل فون اور الیکٹرانکس کے سامان میں استعمال ہونے والے تمام پرزہ جات ملک میں تیار کیے جائیں، ان تمام پرزوں کی تحقیق اور ڈیزائننگ ملک میں کی جائے، ہندوستان ان تمام پرزوں میں عالمی لیڈر بن جائے، ہم اس کوشش میں مصروف ہیں۔" مرکزی وزیر نے کہا کہ ٹیمپرڈ گلاس کی طرح بہت جلد ملک میں 'میڈ ان انڈیا' سیمی کنڈکٹر چپس بنائے جائیں گے۔ چند روز قبل سیمی کنڈکٹر پلانٹ کی پہلی پائلٹ لائن شروع کی گئی تھی۔ اسی طرح اب ملک میں لیپ ٹاپ اور سرور بھی بنائے جا رہے ہیں۔ مجموعی طور پر ملک میں الیکٹرانکس کی ماحولیات بہت اچھی ہوتی جارہی ہے، اور اس وقت تقریباً 25 لاکھ لوگ اس میں کام کر رہے ہیں، اور یہ ایک تیزی سے ترقی کرنے والی صنعت ہے۔

امریکہ سے زیادہ درآمدی محصولات کے باوجود ہندوستان تیزی سے ترقی جاری رکھے گا

نئی دہلی:(یو این آئی) وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے رکن سنجیو سانیال نے ہفتے کے روز کہا کہ امریکہ میں ہندوستانی مصنوعات پر 50 فیصد درآمدی ڈیوٹی اور دیگر عالمی عوامل ملکی معیشت کے لیے کچھ مسائل کا باعث بن سکتے ہیں، لیکن کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینے کے لیے معاشی اصلاحات مستقبل میں ہندوستان کی ترقی کو برقرار رکھیں گی۔ مسٹر سانیال نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں توقع سے بہتر جی ڈی پی نمو پر یواین آئی سے بات کرتے ہوئے کہا، "2025-26" کی پہلی سہ ماہی کے لیے جی ڈی پی کی نمو کا 7.8 فیصد کا تخمینہ ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستانی معیشت دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشت کے طور پر مضبوط رفتار کو برقرار رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکی درآمدی محصولات اور عالمی معیشت میں اتھل پتھل یقینی طور پر مستقبل میں ہندوستان کے لیے کچھ مسائل کا باعث بنے گی۔ تاہم، کم افراط زر، تجارت کا مضبوط توازن اور مالیاتی نظام میں مناسب سرمایہ کے ساتھ، پالیسی سازوں کے پاس پالیسیوں کے صحیح امتزاج کو شامل کر کے کسی بھی بیرونی جھٹکے سے نمٹنے کے لیے کافی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معاشی اصلاحات پر زور دینا ہوگا

جس سے مستقبل میں ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے کاروبار کرنا آسان ہو اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہم پریشان نہ ہوں۔ 29 اگست کو قومی شماریاتی دفتر کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، رواں مالی سال 2025-26 کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی جی ڈی پی کی شرح نمو 7.8 فیصد ہوگئی۔ 2024-25 کی پہلی سہ ماہی میں یہ شرح 6.5 فیصد تھی۔ اس میں زراعت اور خدمات کے شعبے کا تعاون اہم تھا زراعت، مویشی پروری، جنگلات اور ماہی گیری نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 3.7 فیصد کی شرح نمو ریکارڈ کی جو ایک سال قبل 1.5 فیصد تھی۔ فنانس، رئیل اسٹیٹ اور پروفیشنل سروسز 6.6 فیصد سے بڑھ کر 9.5 فیصد ہوگئیں۔ تجارت، ہوٹلوں، ٹرانسپورٹ، مواصلات اور نشریات سے متعلق خدمات کی شرح نمو ایک سال قبل 5.4 فیصد کے مقابلے میں 8.6 فیصد رہی۔ اس کے علاوہ مینوفیکچرنگ سیکٹر میں پہلی سہ ماہی میں 7.7 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی سہ ماہی میں یہ شرح 7.6 فیصد تھی۔ پبلک ایڈمنسٹریشن، دفاع اور دیگر خدمات کی شرح نمو 9.0 فیصد سے بڑھ کر 9.8 فیصد ہوگئی۔ بجلی، گیس، پانی کی فراہمی اور دیگر یوٹیلیٹی خدمات کی شرح نمو تیزی سے 0.5 فیصد تک گرگئی۔ گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ 10.2 فیصد تھا۔ کان کنی کے شعبے کی ترقی کی شرح 3.1 فیصد پر صفر سے نیچے رہی یعنی اس شعبے میں سرگرمی میں کمی واقع ہوئی۔ ایک سال پہلے اس کی شرح نمو 6.6 فیصد تھی۔

دہرادون: رودر پریاگ میں لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرین کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے امدادی سامان پہنچایا جارہا ہے، بارش نے بڑی تباہی مچائی ہے۔

’ریاستی حکومت ہمارے صبر کا امتحان نہ لے‘

مراٹھا برادری کو تعلیم اور نوکریوں میں ریزرویشن دینے کے مطالبے پر فیصلہ لینے میں تاخیر ہوئی تو اگلے 2 دنوں میں پانی پینا بھی بند کردوں گا: ممبئی میں مراٹھا ریزرویشن تحریک کے دوسرے دن منوج جارنگے پاٹل کا انتباہ

ممبئی: مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جارنگے کی بھوک ہڑتال کا آج دوسرا دن ہے۔ جارنگے بدھ کو جالنا سے ممبئی کے لیے روانہ ہوئے۔ انہوں نے 29 اگست کو ممبئی آزاد میدان میں احتجاج کا آغاز کیا۔ جارنگے نے اعلان کیا کہ جب تک کمیونٹی کے مطالبات پورے نہیں ہوتے وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ منوج جارنگے نے خبردار کیا کہ ہم اپنے حقوق مانگ رہے ہیں، یہ ہماری آخری لڑائی ہے۔ حکومت عوام کے صبر کا امتحان نہ لے۔ اگر مراٹھا برادری کو تعلیم اور نوکریوں میں ریزرویشن دینے کے مطالبے پر فیصلہ لینے میں تاخیر ہوئی تو وہ اگلے 2 دنوں میں پانی پینا بند کردیں گے۔

جارنگے کا مطالبہ ہے کہ تمام مراٹھوں کو ملازمتوں اور تعلیم میں ریزرویشن کے لیے او بی سی کے تحت کنبی کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ جمعہ کو ممبئی پہنچنے والے سینکڑوں حامیوں نے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس میں پناہ لی۔ کئی مظاہرین نے رات اپنی گاڑیوں میں گزاری۔ جارنگے کے احتجاج کے درمیان، مہاراشٹر حکومت نے نسب نامہ کمیٹیوں کی مدت میں 30 جون 2026 تک توسیع کردی ہے۔ یہ کمیٹیاں تعلقہ کی سطح پر تشکیل دی گئی ہیں تاکہ کنبی ذات کے اہل مراٹھا برادری کے لوگوں کو ذات اور ذات کے جواز کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جاسکے، جو او بی سی زمرے میں آتی ہے۔

آج ہفتہ کو ممبئی میں سی ایس ایم ٹی اور آس پاس کے علاقوں میں ٹریفک مکمل طور پر ٹھپ ہوگئی۔ پولیس کو مظاہرین کو سڑک خالی کرنے پر راضی کرنے کی جدوجہد کرنا پڑی۔ مظاہرین بیت الخلاء، پانی اور پناہ گاہ جیسی بنیادی سہولیات کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ سنٹرل ریزرو پولیس فورس، سنٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس اور ریپڈ ایکشن فورس کے اہلکاروں کو امن و امان برقرار رکھنے کے لیے تعینات کیا گیا ہے۔

31 اگست تک احتجاج کرنے کی اجازت

ممبئی پولیس کی تازہ ترین معلومات کے مطابق، آزاد میدان میں جاری مراٹھا ریزرویشن ایجی ٹیشن جس کی قیادت کارکن منوج جارنگے پاٹل کررہے تھے، کو ایک اضافی دن کی اجازت مل گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق احتجاج کے منتظمین کی باضابطہ درخواست کے بعد حکام نے احتجاج کو مزید ایک دن یعنی 31 اگست تک جاری رکھنے کی اجازت دی ہے۔ ہفتہ کو دوسرے دن بھی جاری رہنے والے احتجاج نے پورے مہاراشٹر سے ہزاروں حامیوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور مراٹھا برادری کے لیے تعلیم اور ملازمت میں 10 فیصد ریزرویشن کا مطالبہ کیا۔

مراٹھوں کے مسائل کو حل کرنا ہماری اولین ترجیح: دیویندر فڑنویس

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ہم مراٹھوں کے مسائل کو حل کرنے کے بارے میں مثبت ہیں، چاہے وہ سماجی اور مالی نوعیت کے ہوں اور سیاسی ریزرویشن سے متعلق نہ ہوں۔ کابینہ کی ذیلی کمیٹی جارنگے کے مطالبات پر بحث کررہی ہے اور آئینی فریم ورک کے تحت اس کا حل نکالے گی۔

ریاست کی ہر کمیونٹی کو انصاف ملنا چاہیے: اجیت پوار

مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے کہا کہ ریاستی حکومت نے رادھا کرشن وکھے پاٹل کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اور ان کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مذاکرات سے کوئی نہ کوئی حل ضرور نکلے گا۔ مہاراشٹر میں ہمارا ماننا ہے کہ ریاست کی ہر کمیونٹی کو انصاف ملنا چاہیے۔ اسلئے ہمیں امید ہے کہ مراٹھا برادری کو بھی ضرور انصاف ملے گا۔

مراٹھا برادری کے لیے بنائی گئی جینالوجی کمیٹی کی میعاد میں توسیع

ممبئی: حکومت نے ریاست میں مراٹھا برادری کے اہل افراد کو کنبی، مراٹھا-کنبی اور کنبی-مراٹھا ذاتوں کے ذات کے سرٹیفکیٹ اور ذات کی تصدیق کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے تحصیلدار کی صدارت میں تشکیل دی گئی جینالوجی کمیٹی کی مدت میں توسیع کردی ہے۔ حکومت نے میعاد میں 30 جون 2026 تک توسیع کردی ہے۔ اس سلسلے میں حکومتی فیصلہ سماجی انصاف اور خصوصی معاونت کے محکمے نے جاری کیا ہے، سماجی انصاف کے وزیر سنجے شرسات نے بتایا ہے۔

انجمن سپاہِ حسینی کی جانب سے قدیمی عشرۂ مجالس کا سلسلہ جاری ہے، جنہیں مولانا میثم زیدی صاحب اپنے علم وحکمت سے لبریز بیانات کے ذریعے خطاب فرمارہے ہیں۔ اس عشرہ کا عنوان ”قرآن و انسان“ ہے۔ بروز اتوار، 31 اگست، شب بیداری کا سلسلہ ہوگا۔ جبکہ بروز پیر، 1 ستمبر، قدیمی الوداعی جلوس دوپہر 4 بجے امامبارگاہ زینبیہ سے برآمد ہوگا، جو اپنے قدیمی شہروں سے گزرتا ہوا رحمت آباد میں اختتام پذیر ہوگا۔

مہاراشٹر میں 34 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری متوقع

مختلف شعبوں کی 17 کمپنیوں کے ساتھ معاہدے کے بعد 33 ہزار نئی نوکریاں پیدا ہونے کی ریاستی حکومت کو امید

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے مختلف شعبوں کی 17 کمپنیوں کے ساتھ سرمایہ کاری کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس سے ریاست میں 34000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ہوگی اور تقریباً 33000 نئی ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس جنہوں نے اس معاہدے کو دیکھا، نے دعویٰ کیا کہ مہاراشٹر سرمایہ کاری کے معاملے میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی پہلی پسند ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے تاکہ جن کمپنیوں کے ساتھ آج معاہدہ کیا گیا ہے انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جمعہ کو الیکٹرانکس، اسٹیل، سولر انرجی، الیکٹرک بسوں اور ٹرکوں، دفاع اور مختلف متعلقہ شعبوں میں کام کرنے والی کمپنیوں کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کیے گئے ہیں۔ یہ سرمایہ کاری شمالی مہاراشٹر، پونے، ودربھ، کوکن میں ہوگی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ فڑنویس نے میتری پورٹل کے ون اسٹاپ تصور کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ حکومت جلد از جلد صنعتوں کے لیے زمین، پرمٹ اور دیگر منظوری دے رہی ہے۔ توانائی سے متعلق فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے، فڑنویس نے کہا کہ حال ہی میں ریاست میں 5 سالہ کثیر سالہ ٹیرف کو منظوری دی گئی ہے۔ بجلی کے نرخ سال بہ سال کم کیے جائیں گے۔ پہلے بجلی کے نرخ ہر سال 9 فیصد بڑھتے تھے لیکن اب بجلی کے نرخ کم کیے جائیں گے جو صنعتوں کے لیے بڑا ریلیف ہوگا۔

مضافات میں جدید اسپورٹس کمپلیکس تیار کیا جائے گا: آشیش شیلار

ممبئی: ممبئی مضافاتی کے سرپرست وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار نے کہا کہ آج کے دور میں پڑھائی کے ساتھ کھیل کود بھی اہم ہے۔ حکومت کی جانب سے کھلاڑیوں کو تمام ضروری مدد فراہم کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ممبئی مضافاتی ضلع میں ایک جدید اسپورٹس کمپلیکس ان برسوں میں ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر آفس کے تحت تیار کیا جارہا ہے اور اس میں مختلف قسم کی کھیلوں کی سہولیات دستیاب ہوں گی۔ حکومت مہاراشٹر کے اسپورٹس اینڈ یوتھ ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کے تحت ضلع اسپورٹس آفیسر کے دفتر، ممبئی مضافات کی طرف سے 29 اگست کو اتر بھارتیہ سنستھا ہال، باندرہ ایسٹ میں میجر دھیان چند کے یوم پیدائش کے موقع پر قومی کھیلوں کے دن کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت سرپرست وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار نے کی۔

ہم پر ایک یا دو بار نہیں بلکہ ہزاروں بار حملے ہوئے

فلسطین میں ہونے والی نسل کشی کے خلاف منعقدہ اجلاس میں فلسطین کے سفیر عبداللہ ابوشاویش کا بیان

ممبئی: انڈین فلسطین سولیڈیرٹی فورم کے صدر فیروز میٹھی بور والا کی صدارت میں آج شام ساڑھے پانچ بجے فلسطین میں ہونے والی نسل کشی کے خلاف اور فلسطین کے ساتھ ہندوستانی عوام کی یکجہتی کے لیے ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے مرکزی مقرر سفیر فلسطین ایچ ای عبداللہ ابوشاویش نے کہا کہ آپ لوگوں اور ان تمام ہندوستانیوں کا شکریہ جو فلسطین کے ساتھ کھڑے ہیں۔ یہ دو ملکوں کی لڑائی کا نہیں انسانیت کا معاملہ ہے۔ ہم پر ایک یا دو بار نہیں بلکہ سینکڑوں نہیں ہزاروں بار حملے ہوئے۔ ہمارے مہاجر کیمپوں، ہوائی اڈوں، اسپتالوں، اسکولوں اور بستیوں پر بمباری کی گئی۔ بچے اور عورتیں ماری گئیں۔ 7 اکتوبر کا معاملہ صرف اسرائیل اور امریکہ کا پروپیگنڈہ ہے، ہم 1949 سے اپنی سرزمین اور انصاف کی جنگ لڑ رہے ہیں، سب جانتے ہیں کہ ہماری سرزمین پر قبضہ کیا گیا، فلسطینیوں کو مارا گیا اور اسرائیلیوں کو آباد کیا گیا۔ نیتن یاہو جس طرح غزہ کو خالی کرانے کی کوشش کررہے ہیں وہ جرم ہے۔ یہ بین الاقوامی اور مقامی قانون کے تحت جرم ہے۔ یہ دہشت گردی کی کارروائی ہے۔ کامریڈ پرکاش ریڈی نے پہلے سفیر عبداللہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم دو بنیادوں پر فلسطین کی حمایت کررہے ہیں، پہلا انسانیت اور دوسرا سیاسی، کیونکہ فلسطین کا آزادی کا مطالبہ جائز ہے۔ اسرائیل فلسطین کی سرزمین پر قابض ہے۔ نیتن یاہو کو فلسطین میں ہونے والی نسل کشی پر جیل میں ڈالا جائے، انہیں عالمی عدالت میں گھسیٹا جائے۔ اداکارہ سوارا بھاسکر نے اپنے خطاب کا آغاز فری فری فلسطین کے نعرے سے کیا اور کہا کہ ہم نے غزہ میں نسل کشی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہاں کیسے بچے اور عورتیں ماری جاتی ہیں، وہاں کے تمام نوجوان فوج میں شامل ہوچکے ہیں اور لڑنے اور مرنے کے لیے تیار ہیں۔ خود یہاں بیٹھے فلسطین کے سفیر عبداللہ نے اس نسل کشی میں اپنی ماں کو کھو دیا ہے۔ دنیا نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ 3 یا 4 سال کے بچے مارے جارہے ہیں، ان بچوں کا کیا قصور ہے۔ کامریڈ ڈاکٹر ریگے سی پی آئی ایم نے کہا کہ فلسطین میں 60 ہزار افراد مارے جاچکے ہیں جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین شامل ہیں۔ یہ فوجوں کے درمیان جنگ نہیں ہے، بستیوں پر بمباری کرکے لوگ مارے جارہے ہیں، مقصد فلسطینیوں کو وہاں سے ہٹا کر اسرائیلیوں کو آباد کرنا ہے۔ لیکن دنیا میں اس کے خلاف بڑے مظاہرے ہورہے ہیں۔ نیویارک، سڈنی سمیت دنیا کے کئی ممالک میں لاکھوں لوگ اس نسل کشی کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔ کانگریس رہنما عارف نسیم خان نے کہا کہ ہماری پالیسی ہمیشہ فلسطین کے ساتھ رہی ہے لیکن گزشتہ 12 سال سے ایک ایسی حکومت برسراقتدار آئی ہے جس نے ظالم ملک اسرائیل کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے۔ فلسطین میں جس طرح سے نسل کشی ہورہی ہے، اس کے خلاف بین الاقوامی قانون نافذ کیا جائے، اگر اسرائیل نہیں مانتا تو دنیا کے تمام ممالک اس کے خلاف لڑیں۔ سابق رکن پارلیمنٹ حسین دلوائی نے کہا کہ آج ہمارے ملک کی حکومت اسرائیل سے پیگاسس جیسے ہتھیار اور جاسوسی کے آلات خرید رہی ہے جس سے فلسطینی بچوں اور خواتین کو قتل کیا جاتا ہے اور اس رقم سے فلسطین میں نسل کشی کی جارہی ہے۔ اسپتالوں، اسکولوں، کالجوں پر بمباری ہو رہی ہے۔ ہم فلسطین میں ہونے والے اس ظلم کی مخالفت کرتے ہیں۔ نسیم خان (این سی پی) نے کہا کہ غزہ میں ہونے والی نسل کشی دنیا کی سب سے بڑی خونریزی ہے لیکن اس کے باوجود ہماری حکومت اس خونخوار اسرائیل کے ساتھ کھڑی ہے، یہ ہندوستانی عوام کے لیے شرم کی بات ہے۔ عیاں رہے کہ میٹنگ ایس پی لیڈر سعید خان کررہے تھے۔

ششی کانت شندے کے علاوہ کوئی بھی ایم ایل اے مراٹھا مظاہرین کی مدد نہیں کررہا؟

فی الحال تو دیکھنے میں یہی آرہا ہے کہ ان کے علاوہ کوئی بھی بمبئی شہر کا ایم ایل اے مظاہرین کی مدد کو نمایاں طور پر سامنے نہیں آرہا ہے بہر حال اس کا کیا سبب ہے یہ تو وہی بہتر بتا سکتے ہیں

ممبئی: ممبئی میں مظاہرین کو ہونے والی تکلیف اور میونسپل کارپوریشن آف گریٹر ممبئی کی جانب سے مبینہ تعاون کی کمی کا سامنا کرتے ہوئے، ہزاروں مراٹھا مظاہرین اب نئی ممبئی میں آباد ہوگئے ہیں۔

جمعہ سے 35 ہزار سے زیادہ مظاہرین واشی کے سڈکو ایگزیبیشن سینٹر میں پناہ لیے ہوئے ہیں اور بہت سے لوگ شہر کے دوسرے حصوں میں بھی پہنچ چکے ہیں۔ نمائشی مرکز مکمل طور پر بھرا ہوا ہے، مظاہرین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ریلوے اسٹیشن کے احاطے جیسے کہ نیرول اور بیلاپور، ایک مقامی کالج اور کھیل کے میدان اور یہاں تک کہ اے پی ایم سی مارکیٹ کے علاقے میں پناہ لیں۔ ہفتہ کو منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں سکل مراٹھا سماج کے نمائندوں نے انتظامیہ کی تیاری کے فقدان پر سخت نکتہ چینی کی۔ انہوں نے ٹریفک پولیس، سی آئی ڈی سی او، این ایم ایم سی اور یہاں تک کہ ریاستی حکومت پر ’عدم تعاون‘ کا الزام لگایا، جس سے مظاہرین کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔ ایک نمائندے نے کہا کہ یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ کوئی انتظام نہیں ہے۔ بجلی، پانی اور طبی امداد جیسی بنیادی سہولیات سے لے کر ٹریفک کے انتظام اور متبادل ٹرانسپورٹ کے انتظامات جیسے اہم مسائل تک، کچھ بھی منصوبہ بندی نہیں کی گئی ہے۔

سوسائٹی نے سیاسی حمایت نہ ملنے پر بھی مایوسی کا اظہار کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کوئی لیڈر، کونسلر یا اپوزیشن بھی احتجاج کی مدد کے لیے آگے نہیں آیا ہے۔ ایم ایل اے ششی کانت شندے کے علاوہ، کسی سیاسی نمائندے نے حمایت نہیں کی ہے۔

سکل مراٹھا سماج بمشکل مظاہرین کی روزمرہ کی ضروریات کو چندہ کے ذریعے پورا کر پاتا ہے۔ اگر انتظامیہ نے آنکھیں بند کیں تو ہم ہار ماننے پر مجبور ہوجائیں گے اور انتظامیہ کا بوجھ آخر کار حکومت پر پڑے گا۔

ایکناتھ شندے سے پوچھیں کہ مراٹھا ممبئی کیوں آئے ہیں؟

گزشتہ سال ریزرویشن تنازع کو حل کرنے کے سابق وزیر اعلیٰ کے دعوے پر راج ٹھاکرے نے سوال کیا

ممبئی: ممبئی میں منوج جارنگے پاٹل کی قیادت میں جاری مراٹھا ریزرویشن تحریک کے درمیان، مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے ہفتہ کے روز نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر سخت حملہ کیا اور انہیں جاری تحریک کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے یاد کیا کہ کس طرح انہوں نے گزشتہ سال نوی ممبئی میں اس معاملے کو ’حل‘ کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ ایکناتھ شندے سے پوچھیں کہ مراٹھا ممبئی کیوں آئے ہیں؟ اس کا جواب صرف وہی دے سکتے ہیں۔ وہ پہلے بھی جارنگے پاٹل سے ملے تھے۔ اگر وہ پہلے (جنوری 2024 میں) نوی ممبئی گئے تھے اور مراٹھا ریزرویشن کا مسئلہ حل کرنے کا دعویٰ کیا تھا، تو وہ اب کیوں آئے ہیں؟ میرے خیال میں اس مسئلے کے بارے میں شندے سے سب کچھ پوچھا جانا چاہیے۔ صرف وہی جواب دے سکتے ہیں۔

ایم این ایس سربراہ 27 جنوری 2024 کا حوالہ دے رہے تھے، جب جارنگے پاٹل ہزاروں مراٹھوں کے ساتھ نئی ممبئی آئے تھے۔ دو دن کے غور و خوض اور میٹنگوں کے بعد اس وقت کے وزیر اعلیٰ شندے احتجاجی مقام پر پہنچے اور ایک سرکاری قرارداد کا اعلان کیا جس میں اہل مراٹھوں کو کنبی ذات کے سرٹیفکیٹ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد جارنگے پاٹل نے شندے کا جوس پی کر اپنا انشن توڑ دیا اور اپنے پیروکاروں سے شندے کی تعریف کرنے اور ان کی تعریف کرنے کی تاکید کی۔ ماحول خوشی سے گونج اٹھا اور ہجوم نے شندے کو ’ایک مراٹھا بیٹا‘ قرار دیتے ہوئے خوشی اور تالیاں بجائیں جس نے طویل عرصے سے انصاف فراہم کیا ہے۔ ٹھاکرے کا یہ تبصرہ ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب جارنگے پاٹل اور ان کے ہزاروں حامی ہفتہ کو مسلسل دوسرے دن ممبئی کے آزاد میدان میں خیمہ زن ہیں اور کنبی کی حیثیت سے او بی سی زمرے کے تحت ریزرویشن کا مطالبہ کررہے ہیں۔

مرکزی وزیر امت شاہ نے لال باغ کے راجہ کا درشن کیا

ممبئی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ گنیش اتسو کے تہوار کے موقع عرس البلاد ممبئی کے دو روزہ دورے پر ممبئی کے مشہور گنیش منڈلوں میں سے ایک لال باغ چا راجہ سمیت چار مقامات پر جاکر گنپتی کا درشن کیا۔ کل رات ممبئی پہنچے امیت شاہ نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ لال باغ کے راجہ کا درشن کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور دیگر موجود تھے۔ مسٹر شاہ ہر سال اپنے اہل خانہ کے ہمراہ لال باغ چا راجہ کا درشن کرتے ہیں۔ مسٹر امت شاہ نے وزیر اعلیٰ فڑنویس کی رہائش گاہ ورشا؛ کابینی وزیر آشیش شیلار اور اندھیری کے ایک گنپتی منڈل کا بھی دورہ کیا۔

مرکزی وزیر ایک ایسے وقت میں ممبئی پہنچے جب مالیاتی دارالحکومت مہاراشٹر مراٹھا ریزرویشن کے احتجاج کی لپیٹ میں ہے اور ہزاروں مراٹھا شہر کے مختلف مقامات پر اپنے سڑکوں پر ڈیرہ جمائے ہوئے ہے اور احتجاج کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ دورے کے دوران شاہ نے سرکاری ریسٹ ہاؤس سیہادری میں نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے آر ایس ایس کے جوائنٹ جنرل سکریٹری لیمئے؛ بی جے پی اسٹیٹ صدر رویندر چوہان ممبئی صدر امیت سانٹم اور دیگر سے ملاقات بھی کی۔ ان لیڈران نے انھیں ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال، نیز جاری مراٹھا احتجاج اور مہاراشٹر کے میگا بلدیاتی انتخابات کی تیاریوں سے آگاہ کیا۔

مراٹھا آندولن: ایم آئی ایم کی جانب سے مظاہرین میں ضروری اشیاء تقسیم

ممبئی: آزاد میدان میں منوج جارنگے پاٹل کی قیادت میں پورے مہاراشٹر سے مراٹھا سماج کے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ ممبئی میں لگاتار موسلا دھار بارش کے باوجود مراٹھا سماج اپنی مانگ یعنی ریزرویشن حاصل کرنے کے لیے متحد ہوکر ڈٹے ہوئے ہیں۔

حکومت نے بار بار مراٹھا سماج کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ وقتاً فوقتاً حکومت نے مراٹھا برادری کو ریزرویشن دینے کا اعلان کیا لیکن بعد میں اسے روک دیا گیا۔ حکومت کی اسی فریب کاری کی پالیسی کی وجہ سے منوج دادا جرانگے پاٹل نے اس بار ’کرو یا مرو‘ کا موقف اختیار کیا ہے اور آزاد میدان پر لاکھوں مراٹھا بھائیوں کو ساتھ لے کر احتجاج کررہے ہیں۔ لیکن ہزاروں کی تعداد میں موجود مراٹھا سماج کے لیے حکومت نے کوئی ضروری سہولت فراہم نہیں کی۔ مظاہرین کے لیے ناقص انتظامات کیے گئے۔ ہزاروں مراٹھا بھائیوں کو کھانے پینے، رہائش اور آرام کرنے کے مسائل کا سامنا ہے۔

اس صورتحال کا نوٹس اے آئی ایم آئی ایم کے قومی صدر اسدالدین اویسی نے لیتے ہوئے صوبائی کارگزار صدر حاجی فاروق شابدی کو حکم دیا کہ پارٹی کی جانب سے جو بھی ممکنہ مدد ہو وہ فوری طور پر مراٹھا سماج کو دی جائے۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آج آزاد میدان میں جمع مراٹھا بھائیوں کے لیے پینے کے پانی اور ناشتے کا انتظام کیا گیا۔ ساتھ ہی یہ یقین دہانی بھی کرائی گئی کہ آئندہ کسی بھی قسم کی پریشانی پیش آئی تو اے آئی ایم آئی ایم پارٹی کی طرف سے مکمل تعاون فراہم کیا جائے گا۔

اے آئی ایم آئی ایم پارٹی صرف مسلم سماج کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام ذات اور مذہب کے لوگوں کے لیے کام کررہی ہے اور کرتی رہے گی۔ وقت پڑنے پر مراٹھا سماج کے ساتھ مسلم سماج بھی سڑکوں پر اتر کر احتجاج میں شامل ہوگا، یہ یقین دہانی بھی دی گئی۔

جعلی موبائل ایپ کے ذریعہ ڈرائیور کے بینک اکاؤنٹ سے 1.95 لاکھ روپے نکال لیے گئے

ممبئی: جوگیشوری ویسٹ کے ایک 35 سالہ کار ڈرائیور کو مبینہ طور پر 1.95 لاکھ روپے کا دھوکہ دیا گیا جب اس نے نادانستہ طور پر ایک واٹس ایپ گروپ پر شیئر کی گئی جعلی موبائل ایپ ڈاؤن لوڈ کی۔ شکایت کنندہ، گلشن نگر کے رہائشی شعیب محمد غلام حسین شیخ نے پولیس کو بتایا کہ 28 اگست کو صبح تقریباً 9.30 بجے، اسے اپنے بینک اکاؤنٹ سے تین مشکوک ڈیبٹ: 59935 روپے، 99000 روپے اور 37000 روپے کے الرٹ موصول ہوئے۔

اس نے اپنا اکاؤنٹ بلاک کروانے کے لیے فوری طور پر بینک سے رابطہ کیا اور بعد میں پولیس کو ٹرانزیکشن کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ تفتیش کے دوران پولیس کو اس کے فون پر ٹریفک چالان ایپ نامی ایک خفیہ ایپلی کیشن ملی۔ شیخ کو بعد میں یاد آیا کہ 21 اگست کو آفتاب عالم نامی شخص نے نیرل وانگنی بدلاپور نامی واٹس ایپ گروپ پر ایپ شیئر کی تھی۔ اس نے اسے بغیر کسی شک وشبہ کے ڈاؤن لوڈ کیا تھا۔ تفتیش کاروں کا خیال ہے کہ ایپ نے دھوکہ بازوں کو اس کے بینک کی تفصیلات تک رسائی دی، جس سے وہ رقم نکال سکتے تھے۔ متاثرہ نے نیشنل ہیلپ لائن 1930 کے ذریعے سائبر فراڈ کی شکایت درج کرائی ہے۔ اوشیوارہ پولیس نے انڈین جسٹس کوڈ 2023 کی دفعہ 318(4) (نقلی بنا کر دھوکہ دہی) اور 319(3) (دھوکہ دہی) کے ساتھ ساتھ سیکشن 66C (شناختی معلومات کی چوری) اور کمپیوٹر وسائل کا استعمال کرتے ہوئے معلومات چوری (6) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس اب اس اسکینڈل میں آفتاب عالم اور دیگر نامعلوم افراد کے کردار کی تفتیش کررہی ہے۔

ممبئی کے سات بڑے آبی ذخائر میں پانی کی سطح 96.80 فیصد تک پہنچ گئی

ممبئی: ممبئی کو پینے کا پانی فراہم کرنے والی جھیلوں کے پانی کی سطح ان کے زیر قبضہ علاقوں میں شدید بارشوں کے بعد بلند ہوئی ہے۔ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اعداد و شمار کے مطابق شہر کو پانی فراہم کرنے والے سات آبی ذخائر میں پانی کی مجموعی سطح اب 96.80 فیصد ہے۔

ہفتہ یعنی 30 اگست کو بی ایم سی کے مطابق ان آبی ذخائر میں پانی کا کل ذخیرہ 1400994 ملین لیٹر ہے، جو ان کی کل صلاحیت کا 96.80 فیصد ہے۔ بی ایم سی اپر ویترنا، موڈک ساگر، تانسا، درمیانی ویترنا، بھاتسا، وہار اور تلسی جھیلوں سے روزانہ پینے کے پانی کی سپلائی کرتا ہے۔

اپر ویترنا میں پانی کی سطح 603.30 میٹر ریکارڈ کی گئی، جو اس کے 603.51 میٹر کے مکمل سپلائی لیول سے تھوڑا نیچے ہے۔ آبی ذخائر اپنی مفید ذخیرہ کرنے کی گنجائش کا 97.03 فیصد بھر گیا ہے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں 12 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے اور کل موسمی بارش 1922 ملی میٹر ہے۔

موڈک ساگر 163.16 میٹر پر تھا، جو موثر طریقے سے 100 فیصد ذخیرہ کرنے کی صلاحیت پر بھرا ہوا تھا، گزشتہ 24 گھنٹوں میں 28 ملی میٹر بارش اور کل بارش 3020 ملی میٹر تھی۔

تانسا جھیل 128.57 میٹر پر تھی، جو تقریباً 99.26 فیصد پانی سے بھری ہوئی تھی۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں 22 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی اور اس سیزن میں کل 2748 ملی میٹر بارش ہوئی۔

مدھیہ ویترنا میں پانی کی سطح 283.82 میٹر ریکارڈ کی گئی، جس میں 96.67 فیصد پانی بھرا ہے۔ جھیل میں گزشتہ روز 52 ملی میٹر بارش ہوئی جس سے کل موسمی بارش 3100 ملی میٹر ہوگئی۔

اس کے علاوہ بھاتسا جھیل کی پانی کی سطح 140.90 میٹر (95.52 فیصد بھری ہوئی)، وہار جھیل کی 80.29 میٹر (100 فیصد بھری) اور تلسی جھیل کی سطح 139.22 میٹر (100 فیصد بھری) ریکارڈ کی گئی۔ بھاتسا میں 35 ملی میٹر، وہار میں 75 ملی میٹر اور تلسی میں 42 ملی میٹر بارش ہوئی۔

مالونی میں منشیات کی اسمگلنگ کا ریکیٹ بے نقاب

پولیس نے 72 لاکھ روپے مالیت کے 200 کلو سے زائد گانجہ ضبط کرکے چھ افراد کو گرفتار کیا

ممبئی: ممبئی میں مالونی پولیس نے ہفتے کے روز کہا کہ اس نے منشیات کی اسمگلنگ کے ایک ریکیٹ کا پردہ فاش کیا ہے اور چھ لوگوں کو گرفتار کیا ہے جن سے 204.60 کلوگرام گانجہ برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ضبط شدہ منشیات کی بین الاقوامی مارکیٹ میں مالیت 72 لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ اہلکاروں نے ایک ملزم سے دیسی ساختہ پستول اور چار زندہ کارتوس بھی برآمد کرلیے۔ پوچھ گچھ کے دوران انکشاف ہوا کہ یہ ہتھیار اڈیشہ سے لایا گیا تھا۔ ممبئی پولیس کے مطابق ملزمان بار بار مجرم ہیں اور منشیات کی بین ریاستی نقل وحمل میں ملوث رہے ہیں۔ ملزمان کے زیر استعمال دو کاروں میں گانجہ چھپایا گیا تھا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ آپریشن کے پیچھے نیٹ ورک اور سپلائی چین کا پتہ لگانے کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔

مرادآباد ضلع میں 26 اکتوبر تک امتناعی حکم جاری

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) آنے والے تہواروں عید میلاد، دسہرہ، گاندھی جینتی، مہارشی والمیکی جینتی، نرک چترد شی، دیوالی، گووردھن پوجا وغیرہ اور مرادآباد ضلع میں منعقد ہونے والے مختلف امتحانات کے پیش نظر نظم و نسق قائم رکھنے اور امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ نے بی این ایس سیکشن 2023 کی دفعہ 163 کے تحت بھارتی سیکورٹی کو برقرار رکھنے کے لئے امتناعی احکامات جاری کیے ہیں۔ یہ امتناعی حکم مرادآباد ضلع میں 26 اکتوبر 2025 تک نافذ رہے گا۔ اگر کوئی شخص اس امتناعی حکم کی ایک یا زیادہ شرائط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ انڈین جسٹس کوڈ 2023 کی دفعہ 223 کے تحت سزا کا مستحق ہوگا۔

اسٹیشن انچارج سمیت چھ پولیس اہلکار لائن حاضر

کانوڑیاتری کو لاوارث لاش کے طور پر جلائے جانے کے معاملے میں ایس ایس پی نے کارروائی کی

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) پاکبڑہ پولیس نے حادثے میں جان کی بازی ہارنے والے کانوڑیے کی شناخت کی کوئی کوشش کیے بغیر اسکی لاوارث لاش کے طور پر آخری رسومات ادا کردی۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب اہل خانہ نے ایس ایس پی سے شکایت کی۔ سنگین لاپرواہی پر پاکبڑہ اسٹیشن انچارج ونود کمار سمیت چھ پولیس اہلکاروں کو لائن بھیج دیا گیا۔

کانوڑترا کے دوران پیش آئے حادثے میں پولیس کی لاپرواہی کا ایک بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ تھانہ پاکبڑہ نے کانوڑیے کی موت کے بعد اس کی شناخت کی کوئی کوشش نہیں کی اور اسے لاوارث لاش کے طور پر آخری رسومات ادا کردی۔ اہل خانہ کو اس بات کا علم ہوا تو پولیس کی بددیانتی بے نقاب ہوگئی۔ اس معاملے میں ایس ایس پی نے اسٹیشن انچارج سمیت چھ پولیس اہلکاروں کو فوراً سے لائن حاضر کردیا۔ معلومات کے مطابق ایک خاتون نے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مرادآباد کو درخواست دی اور بتایا کہ اس کا بیٹا ساون کے برج گھاٹ سے گنگا جل لینے گیا تھا۔ راستے میں تھانہ ڈیڈولی ضلع امروہہ کے علاقے میں حادثہ پیش آیا۔ اس کے بعد تھانہ ڈڈولی پولیس نے زخمیوں کو ٹی ایم یو اسپتال میں داخل کرایا اور پاکبڑہ پولیس کو اطلاع دی۔ نوجوان علاج کے دوران دم توڑ گیا۔

الزام ہے کہ پاکبڑہ پولیس نے متوفی کی شناخت اور لواحقین کی تلاش میں کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی اور متوفی کو لاوارث لاش سمجھ کر آخری رسومات ادا کر دی۔ بعد میں جب لواحقین سامنے آئے تو پولیس نے کہا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ تبھی دی جائے گی جب مقتول کی والدہ کوئی کارروائی نہ کرنے کی تحریری رضامندی دے گی۔ خاتون نے اس سے انکار کردیا اور سارا معاملہ لے کر ایس ایس پی کے پاس گئی۔

واقعہ کی مکمل معلومات ملتے ہی ایس ایس پی بھی حیران رہ گئے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے پاکبڑہ کے انسپکٹر ونود کمار، ایس ایس آئی سریندر سنگھ، قصبہ چوکی انچارج اظہار علی، انسپکٹر وشال چودھری، ہیڈ کلرک امیت کمار اور خاتون کانسٹیبل پریا کو لائن حاضر کردیا۔

صحت مراکز پر ضروری ادویات کی دستیابی کو برقرار رکھنے کی ہدایت

ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹی کا جائزہ میٹنگ ڈی ایم کی صدارت میں اختتام پذیر

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹی کی ماہانہ جائزہ میٹنگ ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ کی صدارت میں کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں اختتام پذیر ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے ضلع کے تمام مراکز صحت پر مقررہ معیار کے مطابق ادویات کی دستیابی کو برقرار رکھنے کی ہدایت کی۔ او پی ڈی کا جائزہ لیتے ہوئے ڈی ایم نے او پی ڈی خدمات کو مزید ترقی یافتہ بنانے کو کہا ساتھ ہی جننی تحفظ یوجنا کے تحت اس ماہ تک 33 فیصد کی پیشرفت کے مقابلے میں صرف 23 فیصد پیش رفت ہونے پر ڈی ایم نے ہسپتال میں ڈیلیوری کرانے کی ہدایت دی۔ جننی تحفظ یوجنا کے تحت، ضلع

مجسٹریٹ نے بلاری میں 59 فیصد اور کندرکی میں 70 فیصد ادائیگی ہونے پر 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ پردھان منتری ماتر وتو اتحفظ یوجنا میں ضلع کی 16.32 فیصد پیش رفت پر، ضلع مجسٹریٹ نے کام کی پیشرفت کو بڑھانے کی ہدایات دی ہیں۔ باقاعدگی سے ٹیکہ کاری کا جائزہ لیتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے اس میں بہتر کوششیں کرنے اور پہلے مقام پر رہنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے خاندانی منصوبہ بندی، آر سی ایچ پورٹل، نیشنل چائلڈ ہیلتھ پروگرام، قومی نابینا پن اور بصارت سے متعلق کنٹرول پروگرام، قومی جذام کے خاتمے کے پروگرام، قومی ٹی بی کے خاتمے کے پروگرام، قومی تمباکو کنٹرول پروگرام وغیرہ کا بھی جائزہ لیا۔ ڈی ایم نے ڈی آئی او ایس کو ہدایت کی کہ اسکول کے 100 میٹر کے اندر گٹکے، تمباکو اور دیگر نشہ آور اشیاء کی دکانیں نہیں ہونی چاہئیں۔ میٹنگ میں چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کلدیپ سنگھ، ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر جی بی پاٹھک، ڈپٹی سی ایم او ڈاکٹر سنجیو بیلوال، سی ایم ایس، ایم او آئی سی، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر، ڈبلیو ایچ او، یونیسیف، کور پی سی آئی وغیرہ کے نمائندے موجود رہے۔

جلوس محمدیؐ میں شامل ہو کر بھیجتے رہیں درود و سلام

مرکزی جمعیۃ اہل سنت کی لال مسجد میں منعقد میٹنگ میں علماء کرام نے کی اپیل

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) مرکزی جمعیت اہلسنت کے زیر اہتمام جلوس محمدی کے حوالے سے شہر کے معززین کی میٹنگ لال مسجد میں منعقد ہوئی۔

مفتی اعظم مرادآباد مفتی ایوب خان نے میٹنگ کی صدارت کی اور نظامت کے فرائض رضوان الرحمٰن نے ادا کئے۔ مرکزی جمعیت اہلسنّت کے نائب امیر نے تمام لوگوں کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس محمدی کے آداب اس کے پورے روٹ اور اوقات کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

نوجوان عالم دین مفتی دانش قادری نے کہا کہ آج محمد کا 15 سوواں یوم ولادت ہے، اس لیے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جمعہ کے دن جلوس محمدی میں بھرپور جوش و جذبے کے ساتھ شامل ہوں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ہماری وجہ سے کسی کو کوئی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نئے کپڑے پہن کر، عطر لگا کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے جوش و جذبے کے ساتھ اور وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلوس میں شریک ہونا ہے۔ مرکزی جمعیت اہلسنّت کے سربراہ مفتی عبدالمنان کلیمی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اس جلوس محمدی میں زیادہ سے زیادہ شرکت کر کے عشق مصطفیٰ اور غلامی مصطفیٰ کا ثبوت دیں۔ انہوں نے وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھنے پر بھی زور دیا۔ مفتی ایوب خان نعیمی نے بھی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی قسم کے بھڑکتے اور عجیب و غریب نعروں کا استعمال نہ کریں۔

افواہوں پر توجہ نہ دیں۔ درود و سلام پڑھتے ہوئے آنکھیں نیچی رکھ کر جلوس میں شرکت کریں۔ اس میٹنگ میں شہر امام سید معصوم علی آزاد، نائب شہر مفتی سید فہد علی، سابق ایم پی ڈاکٹر ایس ٹی حسن، دیہات ایم ایل اے حاجی ناصر قریشی، منصور عثمانی، سابق کونسلر سلیم وارثی، شجاعت اشرف، رئیس اشرف اور شہر کے دیگر مشہور و معروف لوگوں نے شرکت کی۔

پراسرار طور پر 100 سے زائد بھیڑ بکریوں کی موت

محکمہ مویشی پروری کی ٹیم موقع پر پہنچیں، کسان کو 20/لاکھ کا نقصان

دیوبند (عارف عثمانی) ناگل قصبہ کی نئی بستی کالونی میں گزشتہ شب بھیڑ بکری پالک رشی پال ولد کنٹو پال کے باڑے میں موجود درجنوں بھیڑ بکریاں پراسرار حالات میں ہلاک ہوگئیں۔ واقعے سے متاثرہ خاندان میں کہرام مچ گیا اور پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ رشی پال نے بتایا کہ اس کے پاس تقریباً 120 بھیڑ بکریاں تھیں۔ حسب معمول شام انہیں چرا کر باڑے میں بند کر کے گھر آ گیا۔ لیکن صبح تقریباً چار بجے جب وہ دیگر جانوروں کو چارہ ڈالنے گیا تو منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ باڑے میں 70/بھیڑیں اور 16/بکریاں مردہ حالت میں پڑی تھیں، جن کی کل مالیت تقریباً 20 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اس واقعے سے پورے گھرانے میں کوہرام مچ گیا۔ اطلاع ملتے ہی محکمہ مویشی کے ڈاکٹروں کی تین رکنی ٹیم موقع پر پہنچی۔ نائب چیف ویٹرنری آفیسر سمیرت شرما، ویٹرنری افسران ڈاکٹر انکیت کمار اور ڈاکٹر راہل سنگھ نے موقع پر پہنچ کر مردہ جانوروں کا پوسٹ مارٹم کیا اور انہیں گڑھے میں دفن کرایا۔

ساتھ ہی چار زخمی بھیڑوں کا علاج شروع کیا گیا۔ ابتدائی جانچ میں ماہرین نے شبہ ظاہر کیا کہ رات کے وقت کسی کتے یا کسی دیگر جانور کے باڑے میں گھس آنے سے جانوروں میں بھگدڑ مچ گئی ہوگی۔ اس خوف و ہراس کے باعث زیادہ تر بھیڑ بکریوں کا دم گھٹنے سے موت ہوگئی۔ متاثرہ کسان نے انتظامیہ سے فوری مالی مدد اور معاوضے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ اس بھاری نقصان کے بعد وہ اپنے کنبے کا گزر بسر جاری رکھ سکے۔

سڑک حادثے میں زخمی سی او کے سرکاری باورچی کی موت

دیوبند (عارف عثمانی) سی او کی رہائش گاہ میں کام کرنے والے سرکاری باورچی جگدیش (56) جو دو دن قبل سب جیل کے قریب تیز رفتار اسکوٹر کی زد میں آکر زخمی ہوگیا تھا، اس کی میرٹھ میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ پولیس نے معاملے میں نامعلوم شخص کے خلاف رپورٹ درج کر لی ہے۔ واضح رہے کہ اتراکھنڈ کے رودرپریاگ کے رہنے والے جگدیش بدھ کی رات کسی کام سے سول کورٹ کے احاطے کی طرف جا رہے تھے۔ اس دوران پیچھے سے آنے والے ایک تیز رفتار اسکوٹر نے اسے ٹکر ماردی۔ سر پر چوٹ لگنے سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ انہیں سرکاری اسپتال سے میرٹھ ریفر کیا گیا تھا، کومہ میں ہونے کی وجہ سے انہیں آئی سی یو میں رکھا گیا تھا۔ سی او روی کانت پراشر نے کہا کہ جگدیش کی آج موت ہوگئی، خاندان والے لاش اپنے ساتھ لے گئے۔

جلوس، شادی یا کسی خوشی پر ڈی جے و آتش بازی پر پابندی

گاؤں محمد ابراہیم پور میں علماء اور ائمہ حضرات نے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ لیا حلف

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ضلع مرادآباد کی تحصیل بلاری کے نزدیکی گاؤں محمد ابراہیم پور میں، گاؤں کے علماء اور ائمہ حضرات نے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ مل کر 5 ستمبر کو روایتی طور پر نکالے جانے والے عید میلاد النبی کے جلوس کی تیاری کے لیے میٹنگ میں کئی اہم فیصلے لیے۔ میٹنگ میں طے کیا گیا کہ گاؤں میں جلوس، شادی بیاہ یا کسی خوشی کے موقع پر نہ تو ڈی جے اور نہ ہی آتش بازی کی جائے گی اور نہ ہی کوئی غلط اسلامی رسم ادا کی جائے گی بلکہ یوم وفات، تیجے یا چالیسویں دن وغیرہ کے موقع پر پہلے سے رائج تمام غلط رسومات کو بھی روکا جائے گا۔

دیر شب مدرسہ عظیم العلوم میں منعقد میٹنگ میں گاؤں کی مذہبی قیادت ائمہ حضرات کے سپرد کرنے، گاؤں کو صدفی صد تعلیم یافتہ بنانے اور گاؤں کے نوجوانوں کو غلط لت سے روکنے کے لیے موثر اقدامات کرنے کا فیصلہ بھی اتفاق رائے سے کیا گیا۔ جامع مسجد کے امام مولانا شان عالم، کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں نوری مسجد کے امام قاری شاہ رخ حسین، مدینہ مسجد کے امام قاری اسلم رضا، مسجد اقصیٰ کے امام قاری فرید حسین، مدرسہ عظیم العلوم کے مدرس مولانا مشرف حسین و مولانا نور عالم اور محمد عثمان ازہری نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں محمد روبید، بھورے حسین، محمد غفران، راحت علی، انور حسین، عبدالقادر، مشاہد حسین، محمد نفیس، طاہر حسین، محمد اکرم، محمد یونس، محمد انیس، فہیم سلمانی اور نذیر ملک نمایاں طور پر موجود رہے۔ میٹنگ کے اختتام پر شرکاء نے میٹنگ میں کیے گئے فیصلے پر عمل درآمد کے لیے تعاون کا عہد بھی کیا۔

نامعلوم گاڑی کی زد میں آ کر بائک سوار نوجوان کی موت

تحریر ملنے کے بعد نامعلوم گاڑی اور اس کے ڈرائیور کی تلاش کر کے قانونی کارروائی کی جائے گی: پولیس افسران

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند مظفر نگر اسٹیٹ ہائی وے پر واقع سائیں دھام مندر کے قریب نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے ایک بائک سوار نوجوان کی موت ہوگئی۔ پولیس نے لاش کا پنچ نامہ بھر کے پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ تفصیل کے مطابق گذشتہ دیر شام مظفر نگر کے کوتوالی دیہات رام پور تراہا کے باشندہ 30/سالہ انل ولد جے پال بذریعہ بائک قسط جمع کرنے کے لئے دیوبند آرہے تھے لیکن جیسے ہی انل سائیں دھام مندر کے پاس پہنچے تو مظفر نگر کی جانب سے آنے والی ایک تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے ان کی گاڑی میں زبردست ٹکر ماری جس کے نتیجہ میں انل کی موقعہ پر ہی موت ہوگئی، اس حادثہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے لاش کا پنچ نامہ کرنے کے بعد مرنے والے نوجوان کے اہل خانہ پہنچنے سے قبل ہی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا، حادثہ کا شکار ہونے والے انل کے چچا ویدپرکاش نے بتایا کہ انل اپنے گھر سے چھ بجے کے بعد دیوبند جانے کے لئے نکلا تھا، انہوں نے بتایا کہ انل کے حادثہ میں فوت ہوجانے کی اطلاع انہیں گھر پر ہی مل گئی تھی، ویدپرکاش کا کہنا ہے کہ انل کے اہل خانہ جب رات 9/بجے کے بعد دیوبند پہنچے تو پولیس لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج چکی تھی، پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے وقت پر انل کے اہل خانہ کو حادثہ کی اطلاع دے دی تھی، پولیس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اہل خانہ کی جانب سے تحریر ملنے کے بعد نامعلوم گاڑی کے ڈرائیور کی تلاش اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مظفر نگر کے ہر دل عزیز حاجی بشیر تہاری والوں کا انتقال

جامعہ قاسمیہ والصنعہ دیوبند میں ایک تعزیتی میٹنگ کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) مظفر نگر کی معروف ترین شخصیت مفتی ذوالفقار علی کے والد نیز علماء و صلحاء کے تربیت یافتہ ضلع مظفر نگر کے ہر دل عزیز حاجی بشیر تہاری والوں کا انتقال ہو گیا ہے۔ موصوف کچھ عرصہ سے ضعیف العمری کے باعث بستر پر تھے۔ اس دوران بس اپنے بچوں سے ایک ہی اصرار تھا کہ میرے پاس قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہو۔ مرحوم کا خلوص 'امانت داری' معاملہ فہمی' خدا ترسی ' سنجیدگی اور متانت علاقے میں ضرب المثل تھی، مسجد اور اعمال صالحہ آپ کا اوڑھنا بچھونا تھے۔ جہاں تک آپ کی پیشہ ورانہ زندگی کا تعلق ہے تو مظفر نگر کی تہاری کو تمام ہندوستان میں روشناس و ممتاز کرانے میں بھی حاجی بشیر تہاری والوں کا ہی کردار نمایاں رہا۔ مرحوم کی نماز جنازہ آج بعد عشاء 9 بجے مسجد فکر شاہ (مرکز) مظفر نگر میں ادا کی جائیگی۔ حاجی بشیر کے انتقال پر جامعہ

قاسمیہ والصنعہ دیوبند میں ایک تعزیتی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ آج علما نواز بلکہ ان پر جان نچھاور کرنے والی پڑوس میں واقع مظفر نگر کی ایک نہایت مخلص شخصیت اس دارفانی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگی ہے 'انہوں نے بتایا کہ مظفر نگر کی معروف ترین شخصیت سابق درجہ حاصل وزیر مفتی ذوالفقار علی کے والد نیز علماء و صلحاء کے تربیت یافتہ ضلع مظفر نگر کے ہر دل عزیز حاجی محمد بشیر قریشی (تہاری والوں) کا آج انتقال ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک آپ کی پیشہ ورانہ زندگی کا تعلق ہے تو مظفر نگر کی تہاری کو تمام ہندوستان میں روشناس و ممتاز کرانے میں بھی حاجی بشیر تہاری والوں کا ہی کردار نمایاں رہا۔ تعزیت پیش کرنے والوں میں تنظیم و ترقی دار العلو کے ناظم اعلی مولانا سید محمد راشد علی، اشرف عثمانی، فکر شاہ مسجد کے امام و خطیب مولانا خالد زاہد قاسمی، مسلم فنڈ ٹرسٹ کے منیجر سہیل صدیقی، معروف شاعر ڈاکٹر نواز دیوبندی سابق ایم ایل اے معاویہ علی کے نام قابل ذکر ہیں۔

سلام

S M Majid

سیّد محمد ماجدؔ، لکھنؤ

حضورِ احمد مرسل کا مدعا آنسو
جناب فاطمہ زہرا کی التجا آنسو
غریب و بیکس و بیبس کا آسرا آنسو
پڑا جو وقت تو ہتھیار بن گیا آنسو
رہ نجات میں ٹھوکر وہ کھا نہیں سکتا
ہے جس کی پلکوں پہ جلتا ہوا دیا آنسو
کوئی بھی ظلم کی آندھی انہیں بجھا نہ سکی
چراغ بن کے چمکتے رہے سدا آنسو
بہارِ گلشنِ ہستی اُجاڑنے والو
تمہاری موت کا پیغام بن گیا آنسو
گلوئے حضرتِ شبیرؑ کاٹنے والو
تمہارے ظلم کا پرچار کر گیا آنسو
نبی کی آل پہ گزرے جو روزِ آشورہ
انہیں غموں کا سناتا ہے ماجرا آنسو

سلام

ضیا تقوی، لکھنؤ

غمِ حُسینؑ میں جب آنکھ سے چلا آنسو
دکھا گیا مجھے جنّت کا راستہ آنسو
گرا جو دامنِ صد چاک پر کبھی میرے
غموں کی میرے کہانی سنا گیا آنسو
اگر چہ قطرہ ہوں ضامن ہوں تیری بخشش کا
یہ میری آنکھوں سے کہتا ہوا چلا آنسو
غمِ حُسنؑ میں روئے ہیں انبیاءِ صلف
اسی عظیم عمل کا ہے سلسلہ آنسو
جو بات نیزہ و خنجر سے بھی ادا نہ ہوئی،
وہ بات کتنی روانی سے کہہ گیا آنسو
اسے حقیر نہ سمجھو، بہت عظیم ہے یہ،
مجھے بہشت دلائے گا، یہ مرا آنسو
کسی میں دم ہو، تو اس غم کو روک دے ماجد
مچا رہا ہے زمانے میں تہلکہ آنسو
مری نجات کا ضامن بنا خدا کی قسم
غمِ حُسینؑ میں جو آنکھ سے گرا آنسو
یہ سجدہ گاہِ کی زینت، یہ عاجزی کا امین
اسی لیے نہ کبھی ہوگا بے صدا آنسو
نہ خوفِ جاہ و حشم اور نہ فکرِ جبر اسے
بہت دلیر رہا ہے غریب کا آنسو
لگے گی ضرب جو دل پر تو اشک نکلیں گے
بنیں گے درد و غمِ دل کا آئینہ، آنسو
خیالِ اجرِ رسالت رکھو سدا دل میں
نبی و بنتِ نبی کا ہے مدعا، آنسو
چمک اٹھا جو مصلّی کی بامِ مژگاں پر
ہے انتہائے ندامت کا آئینہ، آنسو
یہ انبیا کی ہے سنت، یہ اوصیاء کا طریق
بشر کے واسطے بخشش کا آسرا آنسو
جو اِس کو کہتے ہیں بدعت، یہ روزِ حشر وہی
بہ طرزِ سیل بہائیں گے بے وجہ، آنسو
جو چھیڑا تذکرۂ شیر خوار مجلس میں
ہر ایک آنکھ کو خوں رنگ کر گیا آنسو
تری لحد میں ضیا روشنی لٹائے گا
بنا جو زینتِ رومالِ فاطمہ، آنسو

جو بھی دو ریاستی حل میں رکاوٹ ڈالے، اسے سزا ملنی چاہیے: ہسپانیہ

یورپ اسرائیل کے ساتھ تعلقات صرف انسانی حقوق کے احترام کی بنیاد پر رکھ سکتا ہے: ہسپانوی وزیر خارجہ

میڈریڈ: ہسپانوی وزیر خارجہ خوسے مانوئیل الباریز نے اعلان کیا ہے کہ انھوں نے یورپی یونین میں خارجہ و سلامتی امور کی اعلیٰ ذمے دار کو ایک خط بھیجا ہے۔ خط میں محصور غزہ کی پٹی کے حوالے سے ایک جامع یورپی اقدام کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یورپ اس حوالے سے بہت کم اقدامات کر رہا ہے۔ الباریز نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہسپانیہ نے غزہ کے لیے ایک منصوبہ پیش کیا ہے، جو اسرائیل کو یورپی اسلحہ جات کی فروخت پر پابندی سے شروع ہوتا ہے۔ اس منصوبے میں مزید افراد کو پابندیوں کی فہرست میں شامل کرنے اور اس میں ان سب کو شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے جو دو ریاستی حل کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ یہی واحد حل ہے جو مشرق وسطیٰ میں امن اور استحکام لا سکتا ہے۔

ہسپانوی منصوبے میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی کو بڑی مالی امداد فراہم کی جانی چاہیے۔ وہ اس وقت مشکلات کا شکار ہے کیوں کہ اسرائیل نے اُن ٹیکسوں کو روک رکھا ہے جو فلسطینی اتھارٹی کو واپس ملنا چاہیے۔

منصوبے میں یہ بھی شامل ہے کہ عالمی عدالت انصاف کے تمام فیصلوں اور مشاورتی آراء پر عمل درآمد ضروری ہے، کیونکہ ان پر عمل کرتے ہوئے غیر قانونی بستیوں سے آنے والی تمام تجارت کو بند کیا جا سکتا ہے۔

پانچویں نکتے میں، منصوبے نے یورپی یونین اور اسرائیل کے درمیان موجودہ معاہدے کو مکمل طور پر معطل کرنے کی تجویز دی۔ وزیر خارجہ نے زور دے کر کہا کہ جب غزہ میں انسانی تباہی ہو رہی ہے، جہاں ہزاروں فلسطینی بھوک سے مر رہے ہیں جن میں بچے اور شیر خوار بھی شامل ہیں، تو ایسے میں اسرائیل کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کیا جا سکتا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

الباریز کے مطابق یورپی یونین اسرائیل کے ساتھ صرف اسی صورت میں تعلق رکھ سکتی ہے جب انسانی حقوق کا احترام کیا جائے، جبکہ اس پر بڑے پیمانے پر اور منظم انداز میں خلاف ورزیوں کے الزامات ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب متعلقہ کمیٹی کسی رپورٹ میں سنگین خلاف ورزیوں کی تصدیق کرتی ہے، تو پھر کارروائی لازمی ہے۔ ہسپانوی وزیر خارجہ نے کہا "اب باتوں کا وقت نہیں بلکہ عمل کا وقت ہے۔ جنگ کو روکنے اور غزہ کے اسرائیلی محاصرے کو توڑنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔" ہسپانوی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ تجویز کردہ منصوبہ کسی غیر معمولی اقدامات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ صرف یورپی قوانین اور بین الاقوامی قانون پر عمل درآمد کی دعوت دیتا ہے۔

انھوں نے اقوام متحدہ کی اس کانفرنس کی بھی بھرپور حمایت کی جو دو ریاستی حل پر عمل درآمد کے لیے بلائی گئی ہے۔ الباریز کا کہنا تھا "ہم نے ہسپانیہ میں ایک سال سے زیادہ پہلے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے عمل کا آغاز کیا تھا۔ مجھے توقع ہے کہ تقریباً 10 مزید ممالک فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کریں گے۔ بہت جلد زیادہ تر یورپی ممالک فلسطین کو تسلیم کر لیں گے، اور یہ اسی راستے کا حصہ ہے جس کی قیادت ہسپانیہ نے کی ہے"۔ انھوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ فلسطینی وفد اور صدر محمود عباس کو اقوام متحدہ کے اجلاسوں سے محروم کرنا اور اس کی سلامتی اور استثنا سے محروم رکھنا ناقابل قبول ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ ایک ایسا اصول ہے جس پر عالمی اتفاق رائے ہے اور یورپی یونین کو اس کے دفاع میں قیادت کرنی چاہیے۔ یہ منصوبہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب اقوام متحدہ اور دنیا بھر سے سخت تنقیدیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ادھر بین الاقوامی انسانی تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں بگڑتی صورت حال اور بڑھتی بھوک کے باعث ایک بڑی تباہی منڈلا رہی ہے۔

پوتن ہندوستان کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں: مشیر روسی صدر

ماسکو (یو این آئی) روسی صدر ولادیمیر پوتن رواں سال دسمبر میں ہندوستان کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں وہ وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کریں گے۔ خبر رساں ایجنسی اے پی کی رپورٹ کے مطابق روسی صدر کے خارجہ امور کے مشیر یوری یوشاکوف نے صحافیوں کو بتایا کہ مسٹر پوتن پیر کو چین میں ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ اپنے آئندہ دسمبر کے دورے پر بات کریں گے۔ واضح رہے کہ پوتن اور نریندر مودی چین میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سالانہ سربراہی اجلاس کے موقع پر ملاقات کریں گے۔ روسی صدر سربراہی اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں اور 31 اگست سے 3 ستمبر تک چین کے چار روزہ دورے کے ایک حصے کے طور پر سائیڈ لائنز پر متعدد دوطرفہ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ وہ چینی ہم منصب شی جن پنگ کے ساتھ بھی اہم ملاقات کریں گے جبکہ دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کی 80ویں سالگرہ کی یاد میں ایک بڑی فوجی پریڈ میں شرکت کریں گے۔ ہندوستانی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کے علاوہ وہ ترک صدر رجب طیب اردوان اور ایرانی صدر مسعود پیزشکیان کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتوں کے علاوہ دیگر رابطے بھی طے کرنے والے ہیں۔ روسی حکام پوتن اور شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان کے درمیان بیجنگ میں دوطرفہ ملاقات کے امکان پر بھی کام کر رہے ہیں۔ پوتن کی مودی کے ساتھ اس سال پہلی ملاقات ہوگی لیکن دونوں نے بارہا ٹیلی فون پر رابطہ برقرار رکھا ہے۔

مودی جاپان کے کامیاب دورے کے بعد چین روانہ

ٹوکیو/نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی جاپان کے اپنے دو روزہ کامیاب دورہ کے اختتام پر ہفتہ کو چین روانہ ہو گئے۔ چین کے لیے روانہ ہونے کے بعد مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ان کا جاپان کا دورہ بہت نتیجہ خیز رہا اور یہ دونوں ممالک کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوگا۔ غور طلب ہے کہ مسٹر مودی جاپان اور چین کے چار روزہ دورے پر جمعرات کی رات ٹوکیو پہنچے تھے۔ دورے کے پہلے مرحلے میں مسٹر مودی نے جمعہ کو اپنے جاپانی ہم منصب شگیرو ایشیبا کے ساتھ 15ویں ہندوستان-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کی۔ دونوں وزرائے اعظم نے انڈیا-جاپان اکنامک فورم کی میٹنگ سے خطاب کیا۔ آج دورے کے دوسرے دن مسٹر مودی نے اپنے جاپانی ہم منصب کے ساتھ شنڈائی میں ایک سیمی کنڈکٹر کمپنی کا دورہ کیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم اشیبا نے مسٹر مودی کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا جس کے بعد مسٹر مودی چین روانہ ہو گئے۔ مسٹر مودی چین کے شہر تیانجن میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہان مملکت کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ وہ صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن اور دیگر عالمی رہنماؤں سے دوطرفہ بات چیت کریں گے۔

سعودی عرب: 60واں طیارہ غزہ کے لیے امدادی سامان لیکر روانہ

ریاض (یو این آئی) سعودی عرب کی جانب سے فلسطینی عوام کے لیے امدادی کارروائیوں کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے، شاہ سلمان مرکز برائے امداد و انسانی خدمات کے تحت 60 ویں خصوصی پرواز مصر کے العریش کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچ گئی۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امدادی سامان سعودی وزارت دفاع اور مصر میں سعودی سفارتخانے کے اشتراک سے شاہ سلمان مرکز کی جانب سے روانہ کی گئی۔ رپورٹس کے مطابق امدادی سامان میں فوڈ باسکٹس ہیں جنہیں غزہ میں متاثرہ فلسطینیوں تک جلد پہنچایا جائے گا۔ سعودی عرب کا یہ اقدام غزہ کی پٹی کے فلسطینی شہریوں کو شاہ سلمان مرکز کے ذریعے فراہم کی جانے والی سعودی امداد کا حصہ ہے تاکہ قحط کی سنگین صورتحال اور غزہ کے رہائشیوں کے مصائب کو دور کیا جا سکے۔ شاہ سلمان مرکز کا کہنا ہے کہ امداد کا یہ سلسلہ جاری رہے گا تاکہ جنگ اور محاصرے کے شکار فلسطینی بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جا سکے۔ دوسری جانب حماس القسام بریگیڈز کے ترجمان ابوعبیدہ نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کا غزہ کی پٹی پر قبضے کا منصوبہ [؟] اس کی سیاسی اور عسکری قیادت کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا [؟]۔ ابوعبیدہ نے ٹیلی گرام پر حماس کی طرف سے شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں کہا کہ اور دشمن کی فوج اپنے سپاہیوں کے خون سے قیمت ادا کرے گی۔ ترجمان نے یہ بھی متنبہ کیا کہ اگرچہ حماس اسرائیلی اسیران کی زندگیوں کو [؟] اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق [؟] محفوظ رکھے گی لیکن انہیں غزہ میں فلسطینی گروپ کے جنگجوؤں کی طرح ہی خطرات لاحق ہیں۔ ابوعبیدہ نے کہا کہ اسرائیلی فوج اور حکومت کسی بھی قیدی کی موت کی [؟] مکمل ذمہ داری اٹھائے گی [؟]۔

فلسطینی حکام کے ویزے منسوخ، محمود عباس کا شدید ردعمل

واشنگٹن (یو این آئی) امریکہ نے محمود عباس سمیت 80 فلسطینی حکام کے ویزے منسوخ کر دیے ہیں جس پر فلسطینی اتھارٹی کے صدر نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ نے محمود عباس سمیت 80 فلسطینی نمائندوں کو ویزا جاری کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکی اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے ترجمان ٹومی پیگوٹ نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ آج ٹرمپ انتظامیہ اعلان کر رہی ہے کہ فلسطین لبریشن آرگنائزیشن اور فلسطین اتھارٹی کے اراکین کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے قانون کے مطابق ویزے نہیں دیے جائیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ امن میں سنجیدہ شراکت دار تصور کرنے سے پہلے فلسطین لبریشن آرگنائزیشن اور فلسطین اتھارٹی کو مکمل طور پر دہشت گردی کو مسترد کرنا ہوگا اور یک طرفہ طور پر ریاست تسلیم کرنے کے لیے کوششیں ترک کرنی ہوں گی۔ فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس نے امریکی فیصلے کی شدید مذمت کی اور کہا کہ امریکی محکمہ خارجہ کا فیصلہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ روئٹرز کے مطابق امریکا فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس کو اگلے ماہ اقوام متحدہ کے عالمی رہنماؤں کے اجتماع کے لیے نیویارک جانے کی اجازت نہیں دے گا، جہاں کئی امریکی اتحادی فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ محمود عباس مین ہٹن میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں سالانہ اعلیٰ سطحی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے لیے نیویارک جانے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ وہ وہاں ایک سربراہی اجلاس میں بھی شرکت کرنے والے تھے جس کی میزبانی فرانس اور سعودی عرب کریں گے، جہاں برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا اور کینیڈا نے فلسطینی ریاست کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کا عہد کیا ہے۔

گلوبل صمود فلوٹیلا 44 ممالک کے سیکڑوں افراد شریک

پاک وفد کی قیادت سابق سینیٹر مشتاق احمد خان کریں گے

اسلام آباد (یو این آئی) جماعتِ اسلامی کے سابق سینیٹر مشتاق احمد خان غزہ کے لیے عالمی 'صمود فلوٹیلا' میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ واضح رہے کہ رواں ماہ کے آغاز میں اعلان کیا گیا تھا کہ پاکستان اسرائیلی محاصرے کو توڑنے کے لیے غزہ جانے والے 'گلوبل صمود فلوٹیلا' میں شریک ہوگا، یہ اعلان پاک-فلسطین فورم کی جانب سے انسٹاگرام پوسٹ کے ذریعے کیا گیا تھا، جو فلسطینی مقصد کی حمایت کو آگے بڑھانے کے لیے قائم ایک پلیٹ فارم ہے۔ فلوٹیلا کی ویب سائٹ کے مطابق یہ 'زیادہ تر چھوٹی کشتیوں پر مشتمل ایک مربوط اور پُرامن بیڑہ ہے جو بحیرہ روم کے مختلف بندرگاہوں سے روانہ ہو کر اسرائیلی قبضے کے غیر قانونی محاصرے کو توڑنے کے لیے غزہ پہنچے گا'۔ رائٹرز نے رپورٹ کیا کہ امداد سے لدی درجنوں کشتیاں اسپین اور تیونس سے غزہ کے لیے روانہ ہوں گی، ان میں سویڈش کارکن گریٹا تھنبرگ اور پرتگالی بائیں بازو کی سیاستدان ماریانا مورٹاگوا سمیت 44 ممالک کے سیکڑوں افراد شریک ہیں، 'صمود' کا مطلب 'استقامت' ہے۔ پاکستان کی جانب سے پانچ رکنی وفد اس فلوٹیلا میں شامل ہے، جس کی قیادت سابق سینیٹر مشتاق احمد خان کر رہے ہیں۔ ڈان ڈاٹ کام سے گفتگو میں سابق سینیٹر نے بتایا کہ یہ فلوٹیلا 4 ستمبر کو تیونس کے دارالحکومت سے روانہ ہوگا، جو تاریخ کی سب سے بڑی شہری امدادی مہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یکم سے 3 ستمبر تک تیونس میں جہاز پر تربیت دی جائے گی، اس مہم میں 50 سے زائد ممالک کے 100 سے زیادہ جہاز شامل ہیں، یہ شہریوں کی قیادت میں سب سے بڑی انسانی ہمدردی کی کارروائی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ فلوٹیلا چار مختلف اتحادوں پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک 'صمود نسانترا' ہے، جس میں فلپائن، تھائی لینڈ، مالدیپ، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، ملائیشیا اور پاکستان کے وفود شامل ہیں، جس کی قیادت وہ خود کر رہے ہیں۔ سینیٹر مشتاق احمد نے بتایا کہ دیگر اتحادوں میں 'مغرب صمود فلوٹیلا'، 'فریڈم فلوٹیلا کولیشن' اور 'گلوبل موومنٹ تو غزہ' شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یورپ کا فریڈم فلوٹیلا یکم ستمبر کو بارسلونا (اسپین) سے روانہ ہوگا، جبکہ پاکستان سمیت دیگر ایشیائی ممالک کا قافلہ 4 ستمبر کو روانہ ہو کر 5 ستمبر کو [illegible]

امریکی پالیسیوں میں سختی کے بعد شمالی راستوں کو بند کرنے سے واپسی کی تعداد میں اضافہ ہوا: رپورٹ

اقوام متحدہ (یو این آئی) ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً 14,000 تارکین وطن جو امریکہ جانے کی کوشش میں تھے، جنوبی امریکہ واپس لوٹ گئے ہیں، اسے الٹی ہجرت کی ایک بے مثال لہر قرار دیا جا رہا ہے۔ کولمبیا، پناما اور کوسٹا ریکا کی حکومتوں کی جانب سے جمعہ کو جاری کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جنوب کی طرف نقل مکانی میں جنوری سے جولائی کے دوران نمایاں طور پر اضافہ ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کی سرپرستی کے حامل سہ فریقی مشن نے 21 جولائی سے یکم اگست تک تینوں ممالک میں اہم ہجرتی راستوں اور چیک پوائنٹس کی نگرانی کی۔ رپورٹ میں کہا گیا، "اس مشن نے ہمیں یہ تصدیق کرنے کا موقع دیا کہ دارین جنگل میں ٹرانزٹ پابندیوں کے ساتھ ساتھ امریکہ میں سخت امیگریشن پالیسیوں نے جنوری سے اگست 2025 کے درمیان غیر قانونی شمالی ہجرت میں 97 فیصد تک گراوٹ آئی ہے۔" یہ صورتحال 2024 کے اسی عرصے میں 260,000 سے زیادہ تارکین وطن کے مقابلے میں بالکل مختلف ہے، جنہوں نے اس وقت یہ راستہ اختیار کیا تھا۔ اس عرصے میں واپس لوٹنے والے تارکین وطن میں زیادہ تر وینزویلا کے شہری تھے، جو دستاویزی طور پر جنوبی ہجرت کے 97 فیصد حصے پر مشتمل تھے، اور ان میں سے زیادہ تر ہمسایہ ملک کولمبیا کی طرف جا رہے تھے۔ واپسی کرنے والوں سے جمع کیے گئے 182 بیانات کی بنیاد پر، رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ 49 فیصد نے کہا کہ وہ اس لیے واپس لوٹے کیونکہ امریکہ میں داخل ہونا ناممکن تھا، جبکہ 46 فیصد نے گرفتاری اور ملک بدری کے خوف کو اپنی واپسی کی بنیادی وجہ قرار دیا۔ اس تحقیق نے اس خطے میں ہجرتی راستوں پر پُرتشدد واقعات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مسلح ڈکیتی، بھتہ خوری اور خاص طور پر خواتین اور کم عمر لڑکیوں پر جنسی تشدد، تارکین وطن کے خلاف کیے جانے والے سب سے عام جرائم کے طور پر رپورٹ ہوئے ہیں۔

اپنے فن پاروں سے تعمیراتی ورثے کو دستاویزی شکل دینے والی سعودی مصورہ

ریاض (یو این آئی) سعودی مصورہ سمر القحطانی اپنے فنکارانہ سفر کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وہ ملک کے جنوب، جدہ اور ریاض کے لوک فن اور روایتی فن تعمیر کو ایک ہم عصر انداز میں ملا کر پیش کرتی ہیں۔ ان کا فن تاثراتی آزادی اور ہندسی درستگی کا حسین امتزاج ہے۔ وہ اس ورثے کو محض بچپن کی یادوں سے ایک ایسے فنکارانہ منصوبے میں تبدیل کرنا چاہتی ہیں جو سعودی تعمیرات کی خصوصیات کو دستاویزی شکل دے۔

العربیہ کے مطابق جدہ اور جنوبی سعودی عرب کے شہر ابھا میں پرورش پانے کی وجہ سے سمر القحطانی کا لوک فن سے گہرا تعلق قائم ہوا۔ ان کے مطابق جغرافیائی تنوع کے اس امتزاج نے ان کے فنکارانہ ذوق پر ایک نمایاں اثر ڈالا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ فنکارانہ تجربات کا ذخیرہ میرے ذوق میں ابھرنے کے لیے بے تاب تھا۔ یہ سب میری تعلیمی عرصے اور باقاعدہ فنکارانہ کام کرنے کے عرصے میں ہو رہا تھا۔

انہوں نے کہا پھر سعودی 'ویژن 2030' اور ورثے میں میری دلچسپی نے مجھے اس میدان میں شوق کو مزید گہرا کر دیا۔

سمر القحطانی نے مزید کہا ان کے لیے مصوری محض جمالیاتی اظہار نہیں ہے بلکہ یہ سعودی شناخت کو مٹنے سے بچانے اور اجتماعی یادداشت کو محفوظ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ ہم ایک ہم عصر نقطہ نظر سے ورثے کو دوبارہ پڑھ رہے ہیں، اسے محفوظ کر رہے ہیں اور اسے نئی زندگی دے رہے ہیں۔ پینٹنگ ایک ایسا پل بن جاتی ہے جو دیکھنے والے کو مقامی روح سے جوڑتا ہے۔

سعودی عرب کی مصورہ سمر القحطانی کا ماننا ہے کہ لوک سجاوٹ اور روایتی فن تعمیر ایک خاموش لیکن انتہائی بھرپور زبان رکھتے ہیں کیونکہ یہ ایسے سادہ انسان کی روح کی نمائندگی کرتے ہیں جس نے اپنی ذات اور شناخت کا اظہار نقوش اور رنگوں کے ذریعے کیا ہے۔

سمر القحطانی نے کہا کہ اس ورثے کی طرف لوٹنا محض ایک جمالیاتی تلاش نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہم عصر فنکار کی ذمہ داری ہے جو ماضی کو حال سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ سمر القحطانی نے بتایا کہ انہیں 'القط العسیری' (ایک روایتی آرٹ فارم) میں خاص دلچسپی ہے اور وہ اس سے متعلق ہر شائع ہونے والی چیز کا مسلسل جائزہ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ حجازی فن تعمیر اور لباس کی تاریخ پر مبنی کتابیں اور دستاویزات بھی جمع کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں جدہ، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے قدیم علاقوں کے بار بار دورے کرتی ہوں تاکہ ان تفصیلات کو قریب سے دیکھ سکوں۔ یہ تفصیلات مجھے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ حال ہی میں الدرعیہ اور حی طریف کے مسلسل دوروں کے بعد میں نے مسجد کے فن تعمیر اور اس کی سجاوٹ کے بارے میں مزید تحقیق شروع کر دی ہے۔

اپنے کاموں، جو تاثراتی انداز اور لوک سجاوٹ کو یکجا کرتے ہیں، کے بارے میں بات کرتے ہوئے سمر القحطانی نے کہا کہ آزادی اور ضبط ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں بلکہ یہ دو مکمل طور پر مربوط عناصر ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں سجاوٹ کو دقیق ہندسی اکائیوں کے طور پر دیکھتی ہوں لیکن میں رنگوں اور تاثرات کو روح اور حرکت پیدا کرنے کے لیے جگہ دیتی ہوں۔ یہ توازن اکثر میرے کام کے دوران خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی یہ توازن فنی الہام اور احساس کی بے ساختگی کے ساتھ ہوتا ہے۔

سمر القحطانی نے برش اور پینٹنگ نائف کے ساتھ ایکریلک کے استعمال کے بارے میں بھی بات کی اور کہا کہ "میرے لیے اوزار احساس کی توسیع اور ایک ذریعہ ہیں جس کے ذریعے میں اپنے تصور کو حقیقت میں بدلتی ہوں۔ کبھی مجھے برش کی نرمی کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی پینٹنگ نائف میں مجھے اشکال کو نمایاں کرنے کے لیے ضروری قوت اور تیزی ملتی ہے۔ تکنیک کو خیال پر مسلط نہیں کیا جاتا بلکہ خیال ہی مناسب وسیلے کا تعین کرتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ ان کے کاموں کو ایک خاص توانائی اور تاثر دیتا ہے۔

اسرائیل کا غزہ شہر میں مستقل موجودگی کا منصوبہ، یورپی ممالک کی جانب سے مذمت

برسلز (یو این آئی) آئس لینڈ، آئرلینڈ، لکسمبرگ، ناروے، سلووینیا اور اسپین کے وزرائے خارجہ نے غزہ کی پٹی میں شروع کردہ حالیہ اسرائیلی جارحیت اور علاقے میں مستقل موجودگی قائم کرنے کے اعلان کی شدید مذمت کی ہے، یہ بات انہوں نے جمعہ کو ایک مشترکہ بیان میں کہی۔ اسرائیلی فوج نے تقریباً دو سال کی تباہ کن جنگ کے بعد فلسطینی سرزمین کے سب سے بڑے شہر کو فتح کرنے کے لیے ایک وسیع حملے کا منصوبہ بنایا ہے اور اس سے قبل جمعے کے روز غزہ شہر کو "خطرناک جنگی زون" قرار

دے دیا۔ اسرائیل پر جنگ ختم کرنے اور علاقے میں امداد کے داخلے کی اجازت دینے کا شدید دباؤ ہے لیکن اسرائیلی فوج لڑائی کو وسعت دینے اور غزہ شہر پر قبضہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے اور اس کے عربی زبان کے ترجمان افیخائی ادرعی نے جمعہ کو کہا: "ہم انتظار نہیں کر رہے۔" انہوں نے ایکس پر کہا، "ہم نے ابتدائی کارروائیاں اور غزہ شہر پر حملے کے ابتدائی مراحل شروع کر دیئے ہیں اور ہم اس وقت شہر کے مضافات میں بڑی طاقت کے ساتھ کارروائی کر رہے ہیں۔" اقوام متحدہ کا اندازہ ہے کہ اس وقت تقریباً دس لاکھ لوگ غزہ گورنری میں رہتے ہیں جس میں علاقے کے شمال میں واقع غزہ شہر اور اس کے اردگرد کی آبادیاں شامل ہیں۔ اقوام متحدہ نے گذشتہ ہفتے غزہ گورنری میں قحط کا اعلان کرتے ہوئے اسرائیل کی طرف سے انسانی امداد کی ترسیل میں "منظم رکاوٹ" کا الزام لگایا تھا۔ جمعہ کے روز فوج کے ایک بیان میں کہا گیا، غزہ شہر میں پیش رفت سے یہ "ایک خطرناک جنگی علاقہ بن گیا ہے" اور امداد کی تقسیم میں سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے فوجی سرگرمیوں میں روزانہ وقفہ اب وہاں نافذ نہیں ہوگا۔ فوج نے آبادی سے فوری طور پر وہاں سے نکلنے کا مطالبہ نہیں کیا لیکن ادرعی نے اس ہفتے کے شروع میں کہا تھا کہ شہر سے لوگوں کا انخلاء "ناگزیر" تھا۔

اسرائیل پورے مغربی کنارے کو ضم کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے: فلسطینی مندوب

نیویارک (یو این آئی) اقوام متحدہ میں فلسطینی مندوب ریاض منصور نے کہا ہے کہ اسرائیل پورے مغربی کنارے کو ضم کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ نیویارک میں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں غزہ میں جنگ روکنے کے لیے بین الاقوامی حمایت ملی ہے۔ اسرائیل کی سول ایڈمنسٹریشن سے منسلک سپریم پلاننگ کمیٹی نے ای ون پراجیکٹ کے تحت نئی بستیاں قائم کرنے کے منصوبے کو حتمی منظوری دے دی ہے جس کا اعلان انتہا پسند وزیر خزانہ سموٹریچ نے 14 اگست کو کیا تھا۔ سموٹریچ نے کہا تھا کہ یہ ایک ایسا قدم ہے جو فلسطینی ریاست کے قیام کے امکان کو مکمل طور پر ختم کر دے گا۔

ای ون منصوبہ ایک بستی کاری کا منصوبہ ہے جسے اسرائیلی حکومت نے 1999 میں منظور کیا تھا۔ اس میں 12,000 دونم (تقریباً 12 ملین مربع میٹر) فلسطینی اراضی شامل ہے۔ یہ اراضی اسرائیلی-فلسطینی تنازع میں سب سے زیادہ حساس علاقوں میں سے ایک ہے۔

اس منصوبے کا مقصد مشرقی القدس کو مغربی کنارے میں اس کے مشرق میں واقع معالی ادومیم جیسی متعدد اسرائیلی بستیوں سے جوڑنا ہے۔ یہ اس علاقے میں فلسطینی اراضی پر قبضہ کر کے اور نئی بستیاں قائم کر کے کیا جائے گا۔ 31 عرب اور اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ، عرب لیگ، اسلامی تعاون تنظیم اور خلیج تعاون کونسل نے "ای ون" علاقے میں بستیوں کے اس منصوبے کی شدید مذمت کر دی ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی فوری طور پر اس منصوبے کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ تنظیم "سلام ناو" نے اسے اسرائیل کے مستقبل اور پرامن دو ریاستی حل کے کسی بھی موقع کے لیے مہلک قرار دیا۔ تنظیم نے کہا اس منصوبے سے خونریزی کے مزید سال یقینی بن جائیں گے۔

امریکا کو فلسطینیوں کی اقوام متحدہ اجلاس تک رسائی نہیں روکنی چاہیے: فرانس

پیرس (یو این آئی) فرانس کا کہنا ہے کہ امریکہ کو فلسطینیوں کی اقوام متحدہ کے اجلاس تک رسائی نہیں روکنی چاہیے۔ فرانسیسی وزیر خارجہ ژاں نوئل بَرو نے کہا ہے کہ آئندہ ماہ ہونے والے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس تک رسائی پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے ڈنمارک میں یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ایک ایسا عالمی پلیٹ فارم ہے جہاں سب کو رسائی حاصل ہونی چاہیے، اس پر کسی قسم کی پابندی یا رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ فرانسیسی وزیر خارجہ کا یہ بیان امریکہ کے فلسطینی اتھارٹی کے بعض ارکان کو ویزا جاری نہ کرنے کے فیصلے کے بعد سامنے آیا ہے۔ امریکہ کا مؤقف ہے کہ بعض فلسطینی نمائندے سکیورٹی خدشات کی وجہ سے ویزے کے اہل نہیں ہیں۔ تاہم یورپی یونین کے کئی رکن ممالک اس فیصلے پر تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ فلسطینیوں کو عالمی برادری میں اپنی آواز بلند کرنے کا مساوی حق حاصل ہونا چاہیے۔

30 سال پرانا لباس زیب تن، امل کلونی وینس فلم فیسٹول میں سب سے زیادہ خوبصورت نظر آئیں

پیرس (یو این آئی) نامور وکیل امل کلونی وینس فلم فیسٹیول کے 82 ویں ایڈیشن میں [illegible] کے پریمیئر میں سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرالی۔ وہ 30 سال پرانے لباس میں بھی جدید اور انتہائی خوبصورت دکھائی دیں۔ امل کلونی کا یہ لباس [illegible] فلم 'جے کیلی' کے پریمیئر کے دوران نظر آیا تھا۔ انہوں نے یہ لباس فرانسیسی فیشن ہاؤس [illegible] لوئس شریر' کے 1995 کی خزاں کلیکشن میں سے منتخب کیا تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ یہ شولڈرلیس فوشیا رنگ کا ٹافیٹا لباس اب 30 سال پرانا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے 'ایکوازورا' کی گولڈن سینڈل اور 'جمی چو' کا اسی رنگ کا بیگ بھی استعمال کیا۔ اس سے قبل امل کلونی نے وینس پہنچنے پر بھی اپنی خوبصورتی سے سب کو متاثر کیا تھا تب انہوں نے 'بالمین' کا ہلکے پیلے رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ساتھ اسی فیشن ہاؤس کا سفید بیگ اور سفید جوتے بھی تھے۔

وینس فلم فیسٹیول 27 اگست کو شروع ہوا اور 6 ستمبر تک جاری رہے گا۔ [illegible]

[illegible] لباس پہنے نظر آئیں جو ان کے لیے فرانسیسی فیشن ہاؤس 'لوئس وٹون' نے ڈیزائن کیا تھا۔

برطانوی سٹار نائومی واٹس نے ایک خوبصورت، شولڈرلیس خاکستری رنگ کا ملبوس پہنا جو ٹیول کی تہوں سے بنایا گیا تھا اور اس پر رنگین پھولوں کی کڑھائی کی گئی تھی۔ ان کا لباس فرانسیسی فیشن ہاؤس 'ویلنٹینو' کا تھا۔

اداکارہ گریٹا گیرویگ نے ایک کندھے والا کالا لباس زیب تن کیا جس کی خصوصیت اس کا کلاسیکی انداز اور اس پر ہلکی کڑھائی تھی۔

اداکارہ لورا ڈورن نے اپنی بیٹی کے ساتھ اس تقریب کے ریڈ کارپٹ پر شرکت کی۔ انہوں نے [illegible] لباس پہن رکھا تھا۔ ایک بھورے رنگ کا بلاؤز تھا جس پر کڑھائی تھی اور ایک سادہ ڈیزائن والی لمبی خاکستری سکرٹ تھی۔ انہوں نے اپنی اس خوبصورت لُک کو ایک بڑے ہیرے کے ہار سے مکمل کیا تھا۔

سعودی کاروباری خاتون نجود الرمیحی شولڈرلیس کالے لباس میں نظر آئیں۔ اس لباس کو جسے کالے کرسٹل کے دانوں سے سجایا گیا تھا۔ ان کا لباس لبنانی ڈیزائنر رامی قاضی کا تھا جبکہ زیورات انہوں نے اطالوی برانڈ 'رابرٹو کوائن' سے منتخب کیے تھے۔

اطالوی اداکارہ اور مصنفہ ایمانویلا فانیلی، جو فیسٹیول کی افتتاحی اور اختتامی تقریبات کی میزبانی بھی کر رہی ہیں، [illegible] فیشن ہاؤس 'البرٹا فیریٹی' کا تھا۔

روزنامہ صحافت اردو یو۔کے ایڈیشن برمنگھم [illegible] ، پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com ،موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے بارے میں ادارہ [illegible] ذمہ دار نہیں ہوگا۔